اللهم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلم
کتاب
سیف
المسلمین
بقالب طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین —

امابعد یہہ خلاصہ ہی سیف المسلمین کا زیادہ مضمونون کے ساتھہ جسکو اسی کتاب کے مصنف جناب شیخ حیدر علی صاحب قریشی نے لکھا تھا اور عام مسلمین کے نفع کے واسطے چھاپنے فرمایا جزاہ اللہ خیرا و رحمۃ اللہ علیہ —

او میان خادم دین عیسوی

تم نے پیش از مطلب شروع کرنیکے تعرض کیا ہی آپ ہم لوگون کو نصرانی گردانتے ہین ہم لوگ تو نصرانی نہین ہین مگر عیسائی ہین انجیل مقدس مین خداوند نے عیسی مسیح کو ناصری کرکے کہا کیونکہ آپ ناصرہ کے شہر مین پرورش پائے

جواب

انجیل مقدس مین تو خداوند نے مسیح کو ناصری نہین کہا مگر متی نے اپنی انجیل کی دوسری فصل کے آخر مین یہہ لکھا ہی کہ اور ایک شہر مین جسکا نام ناصرہ تھا آکر رہا تا وہ جو نبیون کی معرفت سے کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلاویگا پورا ہووے انتہی — اب تم بتلایا چاہئے کہ یہہ بات کسی نبی کی نبوت کی کتاب مین ہی کہ وہ ناصری کہلاویگا تم کیا خاک بتلاؤگے کہ تمہارے سب علما قائل ہو چکے ہین کہ کسی نبوت مین اس بات کا ٹھکانا نہین ہی چنانچہ ہولی بیبل ڈکشنری مین جو میلز مارتن ڈیل کی تصنیف سنہ ۱۸۱۹ عیسوی کی چھاپی ہوئی ہی مرقوم ہی دیکھ لو بھلا اب تمہین کہو کہ جو بات انبیا کی کتابون مین نہو انکی کتابون مین ہی کہنا خدا اور انبیا پر بہتان اور افترا نہین تو کیا ہی سوا اسکے سنئے کہ نصارا جمع نصرانی یا ناصری سے اور لفظ ناصری بعوض مسیحی کے لقب عیسی کا ٹھہرا پھر تمہین برا کیون لگتا ہی تم لوگ فی الحقیقت مسیح کے دین پر کہان ہو جو مسیح کے کہلاؤ دین تو ان شیطان و نفس کے فریب سے اپنے تراشے ہوئے ناصری کے خیالی طریقے پر متفرق راہین تراش کر مانے کیا کرتے ہو [illegible] سے کہا کرتے ہو ہمکو اس ناصری کی طرف نسبت کرتے نصرانی و نصاری کہلانا ضرور لیکن تمہاری جو [illegible] ہی [illegible]

Holy Bible Dictionary
Miles Martindale

کو بد صورت لکھی ہی تو چھنجھلا اتر یہان ایک بات کام کی کہنی ضرور ہی سو یہہ ہی کہ متی نی یسوع مسیح کو ناصری کہلانیکا سبب ناصرہ کی
شہر کی سکونت کو ٹھہرایا ہی اور ظاہر ہی کہ ناصری عبرانی مین یا نسبت ہی ناصرہ کے شہر کی طرف یعنی ناصرہ کا رہنی والا ناصرہ
کی شہر مین رہنی والی کی حق مین کسی طرح کی بشارت کسی نبوت کی کتاب مین نصارین اب تک نہین پائی ہی لیکن انجیل
مجتمعہ کی تحشیون نی جسکو ۱۸۱۶ عیسوی مین چھاپا ہی چنانچہ اسکا مذکور آگی ہو چکا ہی سو کہا کہ یہہ کلمی یعنی
کہ وہ ناصری کہلایگا سو کسی نبوت کی کتابمین نہین واقع ہوئی مگر کتاب القضات کی تیرھوین فصل کی پانچوین فقرے مین
جو لکھی کہ واقع ہوئی ہین سو یہہ ہین کہ وہ سچ نذری کہلایگا سو شمعون کی حق مین وارد ہی جو یسوع کے تولد سے پہلی گیارہ سو
اٹھہ برس کے پیدا ہوا تھا اور قضات کی کتاب عیدوم کی قول سے جو ایک عالم نصارا کا تھا نبوت کی صحیفون مین
داخل ہی یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اسواسطے متی نی ان باتون کو یسوع پر لگایا ہی جو اصل مین شمعون کی احوال سے علاقہ
رکھتی تھین کیونکہ وہ مسیح قات تعالی الی حضر الخر لغات اور عبرانی توریت کی سفر القضات مین ہی کہ وہ یعنی شمعون
اپنی ماکی پیٹ ہی مین سے نذر الوہیم کہلایگا یعنی ناذر الہی اور انگریزی توریت کی سفر القضاۃ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ
سچا یعنی شمعون اپنی ماکی پیٹ ہی مین سے نذریت کہلایگا نذر اور نذریت کے معنی وہی ہین جو آگے چلکی نذری کے معنی
مذکور ہونگی اب یہان عاقل منصف نظر تامل سے دیکھی تو نصارون کی چوریان معلوم ہو وین کہ کہان ناصری اور کہان نذری
دونو کی املا مین اور نسبت مین اور اشتقاق مین بالکل تفاوت ہی اور شمعون مین اور عیسی مین کچھ مناسبت نہین پھر
کی بات کو ادھر کھینچ لانا ایسی تحریف و تصحیف کے ساتھہ ویسی ہی نقل ہی کہ جتنی کالی وہ سبی تیر باپ کے سالی اور نذری جو
ہی سو دین یہود کی اصطلاح مین وہ شخص ہی کہ مسکرات اور حیوانیات اور سر منڈانی کو ایک مدت بھر لیکی واسطے ترک
کرتا ہی لیکن شمعون نذر مدت العمر اس ترک مین ہی مگر یسوع عمر بھر ایسی نذری نتھی پھر نذری کہلانا اس معنے سے کیسا نہیر
صحیح ہوگا صحیح ہونا تو در کنار بلکہ غلط ہوگا پر ناصری کہلانا ناصرہ کے شہر مین رہنی کی سبب سے صحیح ہی ہو اسبات کی بشارت
کسی نبوت مین آئی ہی نہین اس ناصری کہلانی کی نسبت سے یسوع کا دم مارنے والون کو یہود لوگ ناصرا اور نصرانی کہا کرتے
تھی اسکا جمع عربی مین نصاری ہی اسکی واحد کو نصرانی کہتی ہین سو اسواسطی اس لقب سے اب نصاری جو کھاتی
آئی اور عربی اصطلاح مین عیسوی اور مسیحی کہلاتی ہین اور فرنگی لہجے مین کرسطیان اور انگریزی لہجہ مین کرستیان کیونکہ
کرستس یونانی زبانمین چھوئی ہوئی کو کہتی ہین اسکا ترجمہ عربی مین مسیح اور عبرانی مین مشیح اور مشیحہ ہی

نذر کا املا عبرانی زبانمین
נזר

ناصرہ کا املا عبرانی زبانمین
נצרה

خادم دین [illegible] کا قول اللہ تعالی کے رسول نے یہ پانچ پیغمبر طور پر بیان کیے ہیں

ان کی پاکیزگی و پرہیزگاری توریت میں ان باتوں سے پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالی نے ابتدا میں آدم کے لئے ایک جورو مقرر کی اسکے مطابق موسی نے بھی سوا ایک شادی کے دوسری جورو نہ رکھا تھا اور اگرچہ اسکی جورو حبشی تھی اور اسکی بہن ہارون

اور اسکی بہن مریم نے اس پر طعن کیا تو بھی اسنے اسکو نہ چھوڑا اور اگرچہ وہ سارے بنی اسرائیل کا حاکم تھا اسنے اپنی جورو کو ترک نہ کیا اور نہ اسکی زندگی بھر اسکے سوا دوسری سے بیاہ کیا اسیطرح موسی نے اپنی پرہیزگاری اور پاکیزگی ثابت کی اور عیسی مسیح کی پاکیزگی

و پرہیزگاری ہر ایک شخص پر جو انجیل مقدس کو دیکھتا یا سنتا ہے عیان ہے کیونکہ خلق بہت جانتی ہے عیسی مسیح کی بیداغی

اور خصلت پاکیزہ و بہتر تھی اور اسکی پرہیزگاری تو مشہور ہے اسکو مفصل بیان کرنا زائد ہے محمد کی پرہیزگاری و پاکیزگی

قرآن کی دلیل سے ثابت کرنا محال ہے کیونکہ قرآن کے مقامات سے ثابت ہے کہ محمد فقط ایک جورو پر قناعت نکرتا تھا بلکہ

اسکی بہت سی جورویں تھیں اور اسکو اس امر میں گناہ تصور نکرتا تھا کہ خدا کے حکم سے ہیں جو کسی پیغمبر نے کبھی نہیں کیا

چنانچہ سب مسلمان اس بات کے مقر ہیں اور قرآن کے بہت مقامات سے بھی ثابت ہے کیونکہ لکھا ہے کہ جتنے جوروں چاہے اتنے

اسکے لئے جائز ہیں چنانچہ سورہ احزاب کی ۵۰ آیت میں یوں لکھا ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ

اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ

وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اے نبی

حلال رکھیں تجھکو تیری عورتیں جنکی مہر تو دیچکا اور جو مال تیرے ہاتھ کا ہو جو ہاتھ لگاوے تجھکو خدا اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں

کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا تیرے ساتھ اور کوئی عورت ہو مسلمان اگر بخشے

اپنی جان نبی کو اگر چاہے نبی اسکو نکاح کر لے یہ نری ہے تجھی کو سوا سب مسلمانوں کے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر دوسرے کی جورو

کو خواہش کرے تو اسکے لئے وہ حلال ہے اور اسکے شوہر کو وہ حرام کیونکہ اسنے اپنے لیپالک بیٹا زید کی جورو کو یعنی زینب

کو بھی چھوڑا چنانچہ سورہ احزاب کی ۳۷ آیت میں لکھا ہے وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَ

اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

فِی اَزْوَاجِ اَدْعِیَائِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ
حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ یعنے اور جب تو کہنے لگا اُس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنے
دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اسکو کھولا چاہتا ہے اللہ اور تو ڈرتا تھا
لوگون سے اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجھکو پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہمنے وہ تیرے نکاح مین دی
تا نہ رہے سب مسلمانون کو گناہ نکاح کر لینا جورون سے اپنے لے پالکون کی جب وہ تمام کرین انسے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم
کرنا نبی پر کچھہ مضائقہ نہیں اس بات مین جو ٹھہرا دی اللہ نے اسکے واسطے اس پاکیزگی و پرہیزگاری کی دلیل کرو انتہی

محمد کا جواب

ہے یہ تھا لکھا فرنگی جسطرح تقریر کا خادم کہلاتا ہے سو طریقہ دین نہین
یعنے دین اللہ نہیں اور اسکا منسوب الیہ عیسیٰ ابن مریم نہین علیہا السلام کیونکہ دین مو تکلیفیہ کا مجموعہ ہی جو اللہ کی
طرف سے پہلے رسول کی دفعتہ یا تدریجا یعنے یکبارگی یا بار بار نازل ہوتی تا اُن امور کو اپنی امت سے بیان کرے اور امتی کو
انکا التزام و بموجب امر کے صحیح رہین یا کرلے اور دین کی علت فاعلی صفت تشریعیۃ الٰہیہ ہی اور اسکے قایم مقام صفت تبلیغیہ رسول
ہی اور اسکی علت مادی امور تکلیفیہ ہین باجمیعہا اعتقاداً او عملاً اور اسکی علت صوری اعتقاد کی جہت سے صور ذہنیہ ہین اور عمل
کی جہت سے ہیئات فعلیہ ہین اور اسکی علت غائی بندہ کی جانب سے اللہ کی طرف نسبت کرتے وقت محض فرمانبرداری و بندگی
اور بیچارگی ہی اور امتی کی جانب سے رسول کی طرف نسبت کرتے حسن طاعت بجمیع جو اس رسول کی خاصیتین اور اسی بندہ ہی
کی طرف نسبت کرتے تحصیل مرضیات الٰہی اور تہذیب نفس بموجب شرع و فضائل کے حاصل کرنے کیلئے اور رذائل کے چھوڑنے سے
جو سعادت دنیوی و اخروی کا موجب ہے اب ہم پوچھتے ہین کیا اس خادم کی آئین جسکو آپ نے دین عیسوی قرار دیا ہی سو کیا دین اللہ
پر حقیقت شرعی سے دلالت کر سکتی ہی نہین یا مطابقت سے دلالت کر سکتی ہی سو بھی نہین جب مطابقت سے دلالت نکرے
ضمنی دلالت اور التزامی دلالت البتہ باطل ہی کیونکہ تضمن و التزام بعد وقوع مطابقت کے یا نہین جاتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ اس خادم
کی آئین کو دین اللہ کے ساتھہ تساوی کی نسبت نہیں عموم و خصوص مطلق کی نہ من وجہ کی کیونکہ اعمال تکلیفیہ اس خادم کی آئین میں
بالکل برطرف ہین اگرچہ یہ باتمامہا نہین تو دو ہی ہین ایک صلوٰۃ بدنی دوسری عشاء ربانی یعنے رات کا کھانا صلوٰۃ بدنی کی صورت
یہہ ہی کہ بے طہارت اور بے قید یہہ باتین پڑھنی اے ہمارے باپ جو آسمان مین ہی مقدس ہو نام تیرا آوے تیری مرضی جیسی
آسمان میں ہی ویسی زمین پر ہووے ہمکو آج ہماری روزانہ روٹی دے اور معاف کر ہمکو گناہون سے جیسے ہم معاف کرتے ہین لینے

انگریزی ۱۸۳۲ع میں لندن کی چھپی ہوئی کا ترجمہ۔ ورچارڈ واطس کی لندن مین ۱۸۳۱ سنہ ع کی چھاپی ہوئی عربی بائبل جو رومیہ عظمیٰ مین ۱۶۷۱ سنہ ع کی چھاپی ہوئی عربی بائبل کے موافق ہی بیان کی یہہ عبارت ہی کہ
بیاصحاح الثانی عشر فارسل الرب الی داؤد ناثان النبی الی تعلمہ ووھبت لک بیت مولاک و نساء سیدک و اضطجعت فی حضنک و وھبت لک
بیت اسرائیل و یہوذا اذا کانت ھذہ قلیلۃ فازیدک مثلھن و مثلھن الخ یہ عبارت عبرانی سفر لفظی ترجمہ کے برابر ہی یہہ عبرانی مجموعہ عہد عتیق کا الا کے مقام میں بارہ ۱۸۲۶ سنہ ع کی تاریخ میں چھاپا گیا ہی ۱۲ نور الحق

تو ضد ہر دوں کو ہمکو تجربے ہیں بہت لا بلکہ نجات دے شیطان سے کیونکہ مجاہدہ و بلندی اور بقا ٹھیکی کو بھی بدابدا۔ اور عشاء ربانی
کی صورت یہہ ہے رسمت کو یاد رہتی تو کر دیتا ہے کہ یہہ لہو اور کہا ولہ یہہ عیسیٰ کا گوشت ہے جو تمہارے واسطے سولی پر دیا گیا
اور بلا دیتا ہے کہ لو اور پیو کہ یہہ عیسیٰ کا لہو ہے جو تمہارے واسطے بہا گیا باقی اگر کچھہ اعمال خیر کی وصیت ہو تو ایک امر طبعی
ہی اسکا مقتضا رقت بشریہ مشترکہ جیسا ہندوؤں کے یہاں و آتش پرستوں وغیرہ کے یہاں بھی ملیں پوچھے
سے ہندویت اور آتش پرستی دین اللہ ہو نہیں سکتی جیسا کہ کرسٹانیت دین اللہ ہو نہیں سکتی اور واضح
اسکی آئین کا مجموعہ تثلیث ہی سو وہ الٰہ حقیقی نہیں اور اسکا نبی جو ثالث ثلثہ ہی سو نبی نہیں اور اسکو عیسیٰ بن مریم ٹھہرانا
بھی باطل وجہ یہ ہے کہ تو عیسیٰ بن مریم جنے گئے ہیں سو خدا کے بیٹے ہونیکے لایق نہیں دوسرا متی اور لوقا کی انجیل سے اور
یوحنیا کے بیان کے بڑھانوں سے عیسیٰ یوسف نجار کا بیٹا ہونا ثابت ہے سو اسکو تو ہم مسلمان لوگ عیسیٰ نہیں مانتے کیونکہ وہ عیسیٰ
کے مفہوم کا خلاف ہی ان سببوں سے ہم اس خادم کو خادم دین عیسوی نہیں کہینگے بلکہ خادم آئین کرسٹانیت کہا کرینگے بیان
دوسرا یہہ ہی کہ متی کی انجیل سے کوہ پر کے وعظ ملفوظات میں توریت کے غیر منسوخ رہنے کا اقرار واثق ہو چکا ہی
باوجود اسکے دین موسوی کے سب شرایع و قواعد کو اس خادم کے آئین والوں نے بیفایدہ محض ٹھہرا کے بلکہ کان
لم یکن جان کر چھوڑ دیا ہی سو اسواسطے خادم کی آئین ترک دین اللہ المعروف ہی یعنی دین اللہ ہیں اس خادم کی آئین میں اور
دین اللہ میں تباین کی نسبت ہی جو تضاد محض ہی یعنی اس خادم کی آئین اور دین اللہ نقیض ہیں جنکا اجتماع محال
اور پاکیزگی و پرہیزگاری جسکو مسلمان لوگ عصمت کہتے ہیں نبی کو ضروری ہی اور سب انبیا کی عصمت مسلمانوں کے پاس بے شبہ ثابت
ہی لہذا بہت نکاح کرنے سے انکی عصمت جاتی رہتی تمہاری بیبل میں تو مذکور نہیں پھر یقین ہو کہ تم نے یہہ مسئلہ کہاں دیکھا ہی
اور تم نے لکھا ہی اللہ تعالی نے ابتدا میں آدم کے لئے ایک جورو مقرر کی اسی کے مطابق ہو سکے بھی سوا ایک شادی کے دوسری
جورو نہ کرنا تھا سو یہہ تمہارا مغالطہ ہی دلیل شرعی کے طور پر ظاہر دنیا کرکے حالانکہ وہ سوفسطیقا ہی کیونکہ آدم کا ایک ہی
جورو کرنا امر طبیعی تھا نہ امر شرعی اسواسطے کہ اگر اللہ تعالی اس وقت چار عورتوں کو پیدا کیا ہوتا اور انہیں سے فقط ایک جورو آدم
پر حلال کرتا باقیوں کو حرام تو یہہ دلیل شرعی حقیقی ہوتا چنانچہ حق سبحانہ تعالی نے باغ فردوس کے تمام میووں وغیرہ کو آدم پر حلال
کر دیا تھا مگر ایک ہی درخت کو حرام کیا تھا اور یہہ نہی تشریعی تھی وہ حلال اور حرام بھی تشریعی پر حوا کا ایک
ہی ہونا آدم کے لئے تھا سو امر طبعی تھا جیسے یہہ بات اکثر بندوں میں ہی خدا وند تعالی نے اپنی حکمت بالغہ کو جتلایا

کے واسطے ایک عورت کے پیٹ سے آدم کی نسل کو پھیلایا اگر چار پانچ یا زیادہ عورتین بنا کے نسل آدم کو پھیلایا ہوتا تو حکمت
خالق کا اتنا ظہور نہ ہوتا جتنا ایک عورت کے بطن سے بنی نوع بشر کے پھیلانے میں ظہور حکمت و قدرت ہی لو فرض آدم علیہ
السلام پر حوا کے سوا دوسرا ازواج معددہ حرام فرض کیا جاوین اور یعقوب اور داؤد کو بہن کر ستیان حرام شرعی تو ہم کر لین اور
انبیا کو اسکے خلاف پر عمل او فتوی حرام جانین تو ابراہیم و یعقوب او داؤد و غیرہم کی جنابون کو جنھون نے ایک سے
زیادہ جوروین کیئن تھین کیا سمجھین اگر موسی کا بترا ایک جورو کرنے سے بار ہو گیا تو ان کے فتوے کو کیا کہین جو انھون
اپنی امت کو کثرت ازواج کرنے میں دیا تھا کیا انھون نے حرام کاری کا فتوی دیا تھا حَفِظْتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَنْکَ
اشیاء یاد رکھی تو نے ایک چیز او گم گئین تجھ سے بہت سی چیزین ہان مگر ایک عذر بھی ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔
گپ چھانٹنے میں یہ سچے معاملے خاطر سے نکل گئے اور یہ جو تمنے کہا کہ یوسف کے بیٹے نے ایک جورو بھی نہین کی کیا
حرام جانکے یہ تو باطل ہی کیا محتاجی کے سبب سے یہ تو کوئی فضیلت نہین کیا کم روی کے سبب سے یہ تو ذلت ہی کیا
نامردی کے سبب سے یہ تو کچھ کمال نہین کیا رغبت او شدت حاجت کے ساتھ یہ تو مشترک ہی ہزارون مردون
نے شام او مصر او یونان و عرب او فارس او سندہ و چین وغیرہ کے باوجود کمال شہوت کے بیاہ نکیا اسمین یوسف
نجار کے بیٹے کی کچھ خصوصیت نہین شاید یہ نیت ہے کہ ایک نا تندرستی کا سا معاملہ کیا او اس قدر سے تمہارے معلوم
ہو کہ نبی کو دوسرے نبی کی بعیت ضروری پھر مسیح ان کے موافق ایک جورو بھی نہین کی سو شریعت کے حکم کا خلاف
کیا عصمت کا تو کیا ذکر مسیح فرمان بنایا ٹھہرتا کیونکہ نہ ہو بیان آدم مین کہ تستاد و سستر برابر ادا کرنے جا سکر ایسے
آقا کو ناحق خدا کا نافرمان بنایا اور تمنے جو لکھا کہ موسی نے بہن و بھائی کے طعن کرنے او جورو حبشیہ ہونے پر بھی
دوسری عورت نہین کی سو یہ بات تمہارے دعوے پر دلیل نہین کیونکہ ظاہر ہی کہ موسی علیہ السلام جب مدین
پر سی میں بیمار ہوئے ستر برس تھے تب انھنے اپنی جورو بی بی صفورا او اپنے سسر شعیب کے احسان سے بہت ممنون ہے اور یہ بی
بی موسی پر پہلے ایمان لائی تھی اسواسطے اس بی بی کے جیتے دوسری کو نکاح نہین لیا جیسا کہ ہمارے پیغمبر بھی بی بی خدیجہ کی
خدمتگاری و دینداری و پہلی پہل ایمان لانے سے سقدر ممنون تھے کہ باوجود اس بی بی کے پیری کے اس بی بی کے جیتے دوسرا
بیاہ نکیا پہلے نکاح شریف کے وقت آنحضرت کا سن پچیس برس کا تھا اور بی بی خدیجہ کا سن چالیس برس کا پھر جب آپ
پینتلیس برس کے ہوئے تو بی بی خدیجہ پچاس برس کی ہوین جب حضرت چالیس برس کے ہو تو وے پچپن برس کی ہوئ

معلوم ہو کہ اگر اس انجیل نویس کے پاس یہ نسب نامہ بلا نقص یوسف نجار کے بیٹے کا ہی تھا گو ناحق تکلفات بار کیا مگر تھے
اگر عیسیٰ ہی یوسف نجار کی طرف سے داؤد کے بیٹے ہوں تو کنواری کے پیٹ سے بن باپ پیدا نہ ہوئے ہونگے اور اگر کنواری کا جنا ہو تو
یوسف کی جانب سے داؤد کے نہ ہوا اگر کنواری کے پیٹ سے پیدا ہو کر اسکے شوہر کے نسب میں داخل ہوا ہو تو باپ نہیں ہو شخص کو اپنا
باپ ٹھہرا لیا ہو اس کی قباحت تنگ عقلمند پر ظاہر ہے اور وجہ اس قباحت کے اگر بالفرض مریم کو داؤد کی بیٹی بنا کے
عیسیٰ کو داؤد کی اولاد میں اور کنواری کا جنا ہو ٹھہرا کے سچا مسیح جو وارث تخت داؤد ہی ہو سکے بنایا چاہیں تو
اس نسب میں کئی خرابیاں اور فضیحتیں ہیں چنانچہ متی نے اپنی انجیل کے پہلے فصل میں جو یوسف نجار کا نسب لکھا ہے سو اسکا
حاصل یہ ہے کہ وہ یوسف بیٹا ہے یعقوب کا وہ بیٹا متن کا وہ بیٹا العازر کا وہ بیٹا الیہود کا وہ بیٹا اکین کا وہ بیٹا
زدوق کا وہ بیٹا عازر کا وہ بیٹا الیاقیم کا وہ بیٹا ابیود کا وہ بیٹا زروبابل کا وہ بیٹا سلتائیل کا وہ بیٹا یوکانیا کا
وہ بیٹا یوسیا کا وہ بیٹا اموص کا وہ بیٹا منسا کا وہ بیٹا حزقیا کا وہ بیٹا احاز کا وہ بیٹا یوتام کا وہ بیٹا عوزیا
کا وہ بیٹا یورام کا وہ بیٹا یہوسفاط کا وہ بیٹا آسا کا وہ بیٹا ابیا کا وہ بیٹا رحبعام کا وہ بیٹا سلیمان کا وہ بیٹا داؤد
کا اوریا حتانی کی عورت بتشبع کے بطن سے وہ بیٹا یسے کا وہ بیٹا عوبید کا عورت موآبیہ کے بطن سے وہ بیٹا باعاز کا
راحاب کے بطن سے وہ بیٹا سلمون کا وہ بیٹا نحشون کا وہ بیٹا عمیناداب کا وہ بیٹا ارام کا وہ بیٹا حصرون کا وہ بیٹا فارص کا
وہ بیٹا یہودا کا تامار کے بطن سے وہ بیٹا یعقوب کا لیا کے بطن سے وہ بیٹا اسحاق کا وہ بیٹا ابراہیم کا اس نسب کے رو سے
یہودا حرامزادہ ٹھہرتا ہے کیونکہ اسکے باپ نے دو بہنوں کو جمع کیا تھا توریت کے حکم سے دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے اور فارص
بھی حرامی ہے کیونکہ یہودا سے اسکی بہو تامار نے زنا کیا اور اس سے دو بیٹے ہوئے ایک فارص دوسرا زارح چنانچہ یہ قصہ توریت کے
اول سفر کے اڑتیسویں باب میں لکھا ہے اور باعاز کی ماں جو راحاب ہے سو زانیہ مشہور ہے چنانچہ اسکا قصہ یوشع بن نون کے
سفر کے دوسرے فصل میں ہے اور عوبید کی والدہ جو روت ہے موآب کی اولاد میں ہے اور موآب وہ ہے جسکی ماں لوط
کی بیٹی اور لوط کو اسکی بیٹی نے ملا کے مباشرت کر کے اسکو جنی چنانچہ یہ کیفیت سفر الخلیقہ کے انیسویں فصل میں موجود ہے اور
سلیمان کی ماں بتشبع وہی اوریا کی جورو ہے جو داؤد سے بے نکاح گئی چنانچہ یہ احوال صموئیل کے دوسرے سفر کے گیارہویں
فصل میں ہے اور یہ بھی معلوم رہے کہ بتشبع کی اس حرکت شنیع سے بقول یہود و نصاری جو لڑکا پیدا ہوا تھا
اللہ تعالی نے اسکو مار ڈالا موجب اس وعید کے جو پیغمبر ناتان کی زبانی بھیجا تھا کہ ۵ افقرہ میں بارھویں باب کے صموئیل

کے سفر ثانی سے مذکور ہے پھر جب اوریا مارا گیا اور اسکے ماتم کے دن تمام ہو چکے تب بیتشبع داؤد کی جورو ہوئی داخل ہو چکی تب
سلیمان کا حمل ہو پس سلیمان ولد الحرام ہی بیتشبع داؤد کا ... سے قطع نظر اسکے توریت کے رو سے نصاری کا مسیح خدا کی
جماعت میں داخل ہو سکتا تو نہ ہو سکیگا کیونکہ وہ مسیح اعوث کی اولاد میں ہے اور اعوث موآب کی اولاد میں ہے جو
موابی ہے سو خدا کی جماعت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ توریت کے سفر الاستثنا کے تئیسویں فصل کی تیسری سطر میں لکھا ہے
حرامی بچہ اسکی دسویں پشت تک بھی یہواہ کی جماعت میں کوئی داخل نہووے اور عمانی و موابی یہواہ کی جماعت میں
دسویں پشت تک بھی داخل ہوون کوئی نہیں ہے ابد تک یہوہ کی جماعت میں داخل نہوگا انتہی اب وہی خصلت
مذکورہ تو یہہ پائی جاتی ہے کہ وہ آپ خدا کا بیٹا کہلاتا تھا جسمیں صریح شرک پایا جاتا ہی استغفر اللہ کسی کافر نے بھی ایسا
کبھو نکہا ہوگا نبی کا تو کیا ذکر ہے ان تمہارے مسیح کی یہی خصلت مذکور تھی کہ وہ مشرک ہی تھا سوا اسکے وہ باوجود توریت
پر عمل کرنیکا دعوی کرتے ہوے اسمین روا نہیں سو چیزون کو کیا او کھایا کرتا تھا جیسے سگارونکے ساتھ کھانا اور کفار کا
کھانا کھانا اور غیر کی کھیتی کا اناج بے اجازت کھاجانا اور پہہ ماں کو جھڑکنا اور وہ بدی کرکے خطاب کرنا واہ واہ
نبی کی یہی ایسی او خصلت ایسی ہی ہوتی ہی اور ایسی ہی پلیتی او خصلت کو پاکیزہ مذکور کہا جائیے بلکہ اسپر قسم
کھایا جائیے رحمت خدا ایسی پاکیزگی و پرہیزگاری پر اور ایسی کتابوں پر اور تم سے خادموں پر اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی عصمت تو ایک عالم پر ظاہر ہے اور متواتر ثابت ہے انسے کوئی فعل پاکیزگی و پرہیزگاری کے خلاف صادر نہوا کفار
ہر باوجود کمال عداوت و مخالفت کے انکی پاکیزگی و پرہیزگاری پر باتاکید گواہ تھے چنانچہ ابوسفیان نے باوجود دشمنی کے جب
ہو کر روم کے پادشاہ ہرقل کے روبرو انکی پاکیزگی کا اقرار کیا ہے اور تم لوگ بھی تو کسی طرح سے انکی عصمت میں تامل ہو
انکے نکاح زیادہ کرنا اپنی عادت و قرار دیکے خلاف انکی پرہیزگاری کے طعن کرنا صرف تعصب تو تمھیں ہے
کیونکہ انکے پیغمبروں نے تو نکاح کیا ہی بلکہ انکے سے زیادہ بھی چنانچہ توریت کے سفر الاول کے سولھویں باب کے تیسرے سطر میں لکھا ہے
سو ابرام کی جورو سارا نے بعد اسکے کہ ابرام کنعان کی زمین میں دس برس بود و باش کی مصری ہاجرہ اپنی لونڈی کو لیا
اور اپنے شوہر ابرام کو دیا کہ اسکی جورو ہووے تب وہ ہاجرہ کے پاس گیا وہ حاملہ ہوئی اور سفر التکوین کے انتیسویں اور تیسویں
باب میں لکھا ہی کہ یعقوب نے دو بہنیں جمع کیا اور دو لونڈیاں بلہا اور زلفا تھیں اور صموئیل کے پہلی سفر کے اٹھارہویں فصل
کے ستائیسویں سطر میں لکھا ہی کہ شاول نے اپنی بیٹی میکال کو داؤد کے نکاح میں دیا اور پچیسویں فصل میں ہی داؤد

مین یا تیو تم مجھکو جھوٹا کہتے ہو یا نہیں اور سنا ہی یہہ ترجمہ ہو بہو جیسا بیبل گرمینی کا ۱۸۲۲ء مین لندن مین چھپی ہوئی ہے یا روما
کی لندن مین ۱۸۳۱ء کی چھاپی ہوئی عربی بیبل و سیفمی مین ۱۸۶۷ء کی چھاپی ہوئی عربی بیبل کے موافق یہہ عبارت ہے کہ
الاصحاح الثانی عشر فارسل الرب الی داود ناثان النبی الی قوله و وهبت لك بيت
مولاك ونساء سيدك اضطجعت في حضنك ووهبت بيت اسرائيل ويهوذا اذا ذلك ۴
كانت هذه قليلة فازيدك مثلهن ومثلهن یہہ عبارت عربی مجموعہ عہد عتیق کی ہے کہ مقام بیروت مین
دوبارہ ۱۸۷۰ء کے تاریخ مین چھاپا گیا ہی پس سوسکے برابر بھی سبحان اللہ کہنا تو کیا بلکہ تمہاری کتابون سے تو نہ کہنے سے موافق
کئی پیغمبرون نکاح بہت سی جورو سے کرنا ثابت ہو چکا جو تمہیں کا منہہ کالا ہے کا بولو بالا اب خوب سمجھ لیجیے کہ تمہارے ہی قول
اولیا ہونے کے رو سے نکاح کرنا نفسی بہوت ہی سے خدا کا حکم ٹھہرا اگر خلاف حکم خدا تھا تو آدم سے لیکے جتنے پیغمبرون نے نکاح کئے ہیں
سب صحیح تو معصوم ہے پھر انہون کو پاک کہتے ہو تو ایک بی بی سے زیادہ کرنا نیک ہے یا اگر نیک ہے تو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے حق مین کیون بد ہو سکتا اگر بد ہو سکے تو جن پیغمبرون نے یہہ کام کیا بدکار ہوے اور نبی نہ ہو سکے خدا یا ابلیس ہو
سے ہی یہہ اور مسیح نکاح نہ کرنے سے کیا بڑائی اور بزرگی ہو گئی یحیی نبی نے بھی نکاح نکیا تھا اور مسیح نے یا گرنیکے واسطے
ہی جورو نہین کی اسکو سبب کیا دلیل ہے یا ایسکو اللہ تعالی کا حکم نہین ہوا یا اسکو سفر یا وقت کے لئے اتفاق نہین ہوا یا
عورتین اسکو پسند نہین کرتی تھین یا انکو عورت کی رغبت نتھی چنانچہ اسکا بیان آگے لکھا ہو چکا اور یہہ لکھنا ہے ان
بیان تک لکھا ہی اگر محمد دوسرے کی جورو کو خواستگاری کرے تو اسکے لئے وہ حلال ہو اور اسکے شوہر کو وہ حرام سو تمہاری
یہہ بات نہ قرآن مین نہ حدیث مین نہ ہمارے پیغمبر نے کسو کی عورت چاہی نہ انکے چاہنے سے کوئی عورت اپنے شوہر پر حرام ہوئی
اگر حضرت پر عورت کے جانے حلال ہوتی اور نہ حرمت منعقد ہوتی تو آپکی نکاح مین یا تہا اپنی منکوحات کو کیون چاہتے
الا انشاء اللہ سورہ احزاب کی جو یہی سو کی تمین ان وهبت نفسها للنبي یعنی اگر بخشے عورت اپنی جان نبی کو فرمانکر
عورت کا حضرت پر حلال ہونا عورت اپنے تئین بخشنے پر موقوف کیون رکھتا پھر قصہ زید کا سورہ احزاب کی ۳ آیت کے
رو سے بھی تمہارا مدعا کا ثابت نہین ہو سکتا بلکہ حضرت اور تہمت پر تمہارا بیان مدعی ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زینب کی خواہان تھے تو امسك عليك زوجك واتق الله یعنی رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو اور ڈر اللہ سے
زید کو کیون فرماتے اور زینب کے طلاق دینے پر ترا الم دیتے نکاح محمد پر حلال ہوتی تو فلما قضى زيد منها وطرا

طلاق دینے سے پہلے زید کی زوجہ تھا کہا نکاح میں بیٹے ہیں محمد کے آیت میں کو کیسا تو زید اصل عرب تھے ایک ظالم لڑکا تو
میں پکڑ لیا شہر مکے میں بکتے بی بی خدیجہ نے ان کو خرید کر کے حضرت کو دیا حضرت نے انکو بیٹا کر لیا نبوت کے آگے اور
بعد نبوت کے اپنی پھوپھی کی بیٹی بی بی زینب کو نکاح کر دیا تھا زینب اور انکے بھائی عبد اللہ نے عار کیا اور اس وقت
کے رواج موافق راضی نہ تھے جب سورۂ احزاب کی ۳۶ آیہ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنے کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اسکا رسول کچھ کام کہ ان کو رہے
اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر نازل ہوئی تب خدا اور رسول
کے فرمان سے آخر راضی ہوا اور زید سے نکاح کر دیا لیکن بی بی زینب کی آنکھوں میں جو حقیر لگتا اور باہم لڑتے جھگڑتے زید زینب کو
چھوڑ دینا چاہتے تو حضرت اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ کہکر منع فرماتے تب بار بار قضیہ ہوا اور مناقشہ
پر حضرت کے دل میں گذرا کہ اگر ناچار زید چھوڑ دیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کر لوں لیکن منافقوں
کی بدگوئی سے بھی اندیشہ تھا کہ کہینگے اپنے بیٹے کی جورو کو گھر میں رکھا حالانکہ کسی بات میں لے پالک کو حکم بیٹے
کا نہیں وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ اسی مضمون کی طرف اشارہ ہوا اللہ تعالی
نے بعد طلاق اور عدت کے حضرت کے دل میں جو کچھ تھا سو اسکو ظاہر کیا اور زینب کو حضرت کے نکاح میں دیا تا اپنے لے پالکوں
کی مطلقہ جورو کو نکاح کر لینا مسلمانوں کو گناہ نہ ہے اور استیاں بے کھٹکے اپنے دین کی چال پر چلیں اور لے پالک کو ناتے داری
میں بیٹا نہ سمجھیں والسین بیہودہ رسم سے بچیں لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ
اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا اسی سے اشارہ ہی اگر تمہارے عقیدے میں قطع نظر لے پالک کی مطلقہ عورت کو عدت
کے بعد نکاح کرنا عیب ہو تو واقع میں عیب ہونا ضرور نہیں فقط رعایت صرف بیہودہ ہے کیونکہ شرع الہی میں بہو کو مطلقہ کی تجویز
کرتی ہی توریت کے سفر الاستثنا کے چوبیسویں باب میں کچھ لوط پر یہہ کہ تمہارے عقیدے میں جو داؤد نے باوجود بہت سے
جوروں کے اوریاہ کی جورو سے زنا کیا بعد ازاں اوریا کو کسی لڑائی میں بھیجا جب وہ لڑائی میں موت پایا اسکی جورو کو اپنی جورو کر لیا اور
لوط نے نشے کی حالت میں اپنی بیٹیوں سے زنا کیا اور یعقوب نے دو بہنوں کو نکاح کیا اور یعقوب کا بیٹا یہوداہ ناحق کا
بیٹا یعقوب کے اپنی ایک بیٹی کے ساتھ نکاح کر دیکے دوسری کو اسکے جو مر گیا سو انہے اس سے مجامعت کی چنانچہ

اسکی سندیں ذیل میں مفصل تحریر ہیں سعی نہیہ کرنا اور کسی بیوہ کو جورو کر لینا اور نشے میں خیتروں سے جانا اور حرام زنے کا
کرنا تو کچھ بڑا و منافی نبوت کی نہیں لیکن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب کی دلجوئی اور امت کی بھلائی کے لئے بعد
طلاق و عدت کے موافق حکم خدا نکاح کر لیا او بڑا عیب و منافی نبوت کی ہے سچ ہے دشمنی میں سیدھی بات الٹی لگتی ہے
سموئیل کی کتاب بعینہ بے شرح زیر نظر ہو جائی دوسری سفر کے گیارھویں باب کی دوسری سطر شروع
فقرے سے لکھا ہے کہ ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے فرش پر سے اٹھا اور اپنے قصر کی بام پر ٹہلنے لگا اور وہاں سے اس نے
ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی اور داؤد نے اس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی
بھیجے سو کہا گیا وہ الیعام کی بیٹی بتشبع حیتی اوریاہ کی جورو نہیں ہے اور داؤد نے لوگ بھیجے کہ اس عورت کو داؤد پاس
لائیں چنانچہ وہ اس پاس آئی سو وہ اس سے ہمبستر ہوا کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تھی پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی
اور اس عورت کو پیٹ رہ گیا سو اس نے داؤد پاس خبر بھیجی کہ مجھے پیٹ رہ گیا اور داؤد نے یوآب کو کہلا بھیجا کہ حیتی
اوریاہ کو مجھ پاس بھیج سو یوآب نے اوریاہ کو داؤد پاس بھیجا اور جب اوریاہ آیا تو داؤد نے پوچھا کہ یوآب کیسا ہے اور لشکر
کیسا ہے اور جنگ کا انجام کیا ہوا پھر داؤد نے اوریاہ کو کہا کہ اپنے گھر میں جا اور اپنے پاؤں دھو اور اوریاہ بادشاہ کے گھر
سے نکلا تو بادشاہ نے کہا کہ اسکے لئے خوان بھیجا جائے پر اوریاہ بادشاہ کے قصر سے نکل کے آستانے پر اپنے خداوند کے خادموں
کے ساتھ سو رہا اور اپنے گھر نہ گیا اور جب انہوں نے داؤد سے کہا کہ اوریاہ اپنے گھر نہ گیا سو داؤد نے اوریاہ کو کہا کیا تو سفر سے نہیں آیا پس
تو اپنے گھر کیوں نہ گیا تب اوریاہ نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور بنی اسرائیل اور یہودا خیموں میں بستے ہیں اور میرا خاوند یوآب
اور میرے خداوند کے خادم کھلے میدان میں ڈیرے ہیں میں کیونکر اپنے گھر میں جاؤں اور کھاؤں اور پیؤں اور
اپنی جورو کے ساتھ سوؤں تیری حیات اور تیری جان کی سوگند میں یہ کبھی نہ کرونگا پھر داؤد نے اوریاہ کو کہا کہ آج کے دن
بھی یہاں رہ جا اور کل میں تجھے روانہ کرونگا سو اوریاہ اس دن بھی صبح تک اورشلیم میں ٹکا تب داؤد نے اسے بلا کے اپنے
سامھنے کھلایا اور پلایا اور اسے مست کیا اور شام کو وہ باہر چلا کہ اپنے خداوند کے خادموں کے ساتھ اپنے بستر پر سووے پر اپنے
گھر میں نہ گیا اور صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے خط لکھا اور اوریاہ کے ہاتھ میں دیا اور اسے روانہ کیا اور اس نے خط میں یہ لکھا کہ اوریاہ
کو جنگ کی گرمی کے وقت اگاڑی رکھیو اور اسکے پاس سے پھر جائیو کہ وہ مارا جائے اور مقتول ہو اور ایسا ہوا کہ جب یوآب نے شہر کے
گرد اگرد ڈیرا کیا تو اس نے اوریاہ کو ایسے مقام پر رکھا جہاں جانتا تھا کہ جنگی لوگ ہیں اور شہر کے لوگ نکلے

اور روایت ہے کہ لڑکے وہاں اور کے خادموں تک پہنچے تھوڑے سے تھے کہ اتنے میں ... اور بھی آ گیا اور لڑکی جو رو اپنے شوہر
اور اس کا ماں اسکے سوگ میں بیٹھی اس کو مترجم انگریزی دیکھ کے لکھا ہے کہ ایسا ہی تھا کہ کچھ عورت بیواؤں کے ماتم داری کی
شریعت موسوی میں مقرر تھی ظاہر ہے کہ انتیسویں باب کے شہر کی عادت موافق ماتمداری کی ہوگی جیسا کہ مقرر تھا کہ سات دن
پیدائش کی ... کو دیکھنا اسکو قضاة باب ... تک کچھ لکھا جیسا کہ یوئیل کے پہلے باب کے ... آٹھویں فقرہ میں
اس بات کا اشارہ ہے کہ انھوں نے ... ہوئی ہے اور اسکو لیکے ایک جماعت ہے جالبش نام جگہ میں ... سات دن
روزہ رکھے تھے انتہی کاتب الحروف کہتا ہے کہ اگرچہ یہ ورثہ ہر مرد کے خویشوں کو عام ہیں لیکن انگریزی مترجم نے اسپر قیاس کرکے
بیوہ بھی اپنے مرد کے مرنے کے بعد سات دن روزہ رکھنے کا گمان کیا ہے واللہ اعلم غرض دین یہود میں بیوہ کی عدت اور احداد یعنی
ماتمداری چار مہینے دس دن کی تھی نعوذ باللہ تعالی اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے اسے اپنے گھر میں بلوا لیا اور اپنی
جورو کر لیا انتہی یہاں داؤد نے بتشبع سے نکاح کرنیکا ذکر نہیں ہے جسکو اپنی جورو کر لیا اور توریت کے سفر الاول کے انیسویں باب
کی تیسویں فقرہ سے ... تک لکھا ہے پھر لوط نے اپنی دو بیٹیوں سمیت صوغر سے جا کر پہاڑ پر جا کے سکونت کی کیونکہ وہ صوغر میں
بستے ہوئے ڈرتا تب وہ اور اسکی دو بیٹیاں ایک غار میں جا رہیں تب بڑی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور زمین پر کوئی
مرد نہیں جو ہمارے پاس آئے جیسے کہ تمام زمین کا دستور ہے آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاویں اور ہم اس سے ہمبستر ہوں تاکہ
ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں تب انہوں نے اس رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر
ہوئی پر اسنے اسکے لیٹتے وقت اور اٹھتے وقت نہیں جانا اور دوسرے دن یوں ہوا کہ بڑی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ میں کل اپنے باپ
کے ساتھ سوئی آؤ ہم آج رات بھی اسکو شراب پلاویں اور تو بھی جا کر اس سے ہمبستر ہو کہ ہم اپنے باپ کی نسل باقی رکھیں تب انہوں نے
اس رات بھی اپنے باپ کو شراب پلائی اور چھوٹی اٹھ کر اسکے ساتھ سوئی اور اسنے اسکے بھی لیٹتے وقت اور اٹھتے وقت نہ
جانا سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اسکا نام موآب رکھا وہ موآبیوں
کا جو آج تک ہیں باپ ہے اور چھوٹی جو تھی وہ بھی ایک بیٹا جنی اور اسکا نام بن عمی رکھا وہی بنی عمون کا جو آج تک
ہیں باپ ہے اور اسی سفر کے انتیسویں باب کی سولہویں سطر سے تیسویں سطر تک لکھا ہے اور لابن کی دو بیٹیاں تھیں
بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راحیل تھا لیاہ کی آنکھیں چندھلی تھیں پر راحیل خوش رو اور خوبصورت تھی اور یعقوب راحیل ...

دینا اس سے بہتر ہے کہ دوسرے مرد کو دیجائے سو تو میرے ساتھہ رہا کر چنانچہ یعقوب نے سات برس تک راحیل کے لئے خدمت کی
پر برسین اس عشق کے سبب جو اسے اُس سے تھا چند روز سے معلوم ہوئیں یعقوب نے لابان سے کہا میری جورو مجھے دے کیونکہ
میرے ایام گذر گئے تاکہ میں اسکے پاس جاؤن تب لابان نے اس جگہہ کے سب لوگون کو اکٹھا کر کے ضیافت کی اور شام کو یون ہوا
کہ اسنے اپنی بیٹی لیاہ کو لیکے اسکے حوالے کیا اور وہ اس پاس گیا اور لابان نے اپنی لونڈی زلفا اپنی بیٹی لیاہ کے ساتھہ دی تاکہ اسکی
لونڈی ہووے اور ایسا ہوا کہ یعقوب نے صبح کو دیکھا کہ لیاہ تھی سو اسنے لابان کو کہا کہ یہہ کیا ہے جو تونے مجھہ سے کیا مین نے
تیری خدمت راحیل کے لئے نہین کی پھر تو کس لئے مجھہ سے دغا کھیلا لابان نے کہا ہمارے ملک میں یہہ رسم نہین چھوٹی کو بڑی سے
پہلے بیاہ دیوین اسکے ساتھہ ایک ہفتہ پورا کر اور ہم اسے بھی سات برس کی محنت کے بدلے جو تو میرے ساتھہ کریگا تجھکو
دینگے یعقوب نے ایسا ہی کیا اور اسکا ہفتہ پورا کیا تب اسنے اپنی بیٹی راحیل بھی اسے بیاہ دی اور لابان نے اپنی لونڈی
بلہاہ اپنی بیٹی راحیل کو دی کہ اسکی لونڈی ہووے تب یعقوب راحیل کے پاس گیا انتہی سو اس قصے میں بات پائی گئی کہ خلاف
میں ایک تو یہہ ہی کہ نکاح میں دستور یہہ ہی ہے کہ قسیس مرد اور عورت سے پوچھتا ہی کہ کیا تو اسکو اپنی زوجیت مین قبول کرتا ہی
بعد قبول کئے کے اس عورت کا باپ یا رفیق اسکے داہنے ہاتھہ کو قسیس کے حوالے کرتا ہی وہ مرد کے داہنے ہاتھہ میں دیکے
کہتا ہی میں فلانا تجھہ فلانی کو اپنے عقد میں قبول کرتا ہون چنانچہ نکاح کرنیکا دستور رسالہ مختصر عیسائیون کی دعا
نماز وغیرہ احوال میں سنہ ۱۸۱۶ میں چھاپا گیا سو اسکے تین سو تیسوین صفحے سے پینتیسوین صفحے تک مذکور ہی اس آئین کے
خلاف لابان نے اپنی ایک لڑکی کو نکاح کر دیکے پھر دوسری کو جو اسی مرد کو حوالے کیا اور یعقوب نے اسکو اپنی عورت سمجھکے
اس پاس گیا حالانکہ اسکی شرع میں مرد و عورت میں کچھہ پردہ نہ تھا اور لابان یعقوب کا ماموں تھا اور یعقوب کو اپنے ہی گھر میں
رکھا تھا اور یعقوب بابت دل اسکی بیٹیون کو دیکھتے راحیل پر عاشق تھا باوجود اسکو چپکا اپنے گھر میں لیجا کے اس سے
صحبت کیا سو وہ لونا ہو گیا دوسرا یہہ ہی ایک بہن لیاہ نکاح میں ہوتے دوسری راحیل کو نکاح کیا حالانکہ دو بہن کو اس طور
سے نکاح کرنا حرام ہی چنانچہ توریت کے تیسرے سفر کے اٹھارہوین باب کی اٹھارہوین سطر میں لکھا ہی تو کسی عورت کو اسکے
بہن سمیت مت لے تاکہ اسکی بھی برہنگی کھولکے اسکے سوا پہلی کے جیتے جی بیاہ کر اسکا جلانا ہی انتہی دیکھئے دو بہنون کو جمع کرنا
حرام ہوا تو یعقوب نے جمع کیا سو اسنے حرام کیا اگر کہین کہ یعقوب کی شریعت میں دو بہنون کو جمع کرنا جائز تھا بعد
اسکے حرام ہوا ہم کہتے ہیں تمھاری تحقیق سے تو نسخ جائز نہین ہی سو منسوخ کیونکر ہو سکے اور سفر الخروج کے چھٹے

باب کی بیسویں سطر میں لکھا ہے عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوخبد سے بیاہ کیا وہ اس سے دو بیٹے جنی ایک ہارون دوسرا موسی انتہی دیکھو توریت کی سفر الاخبار کے اٹھارویں باب کی بارھوین سطر مین لکھا ہے تو اپنے باپ کی بہن کی برہنگی ظاہر مت کر کیونکہ وہ تیرے باپ کی رشتے دار ہے انتہی با وجود پھوپھی کو نکاح کرنا حرام ہونے کے موسی کے باپ نے اپنی پھوپھی کو نکاح کیا اور اس سے ہارون اور موسی پیدا ہوئے سو حرام نسل ٹھہرے حرام نسل کو خدا کی جماعت میں داخل کرنا تو جائز نہیں چنانچہ سفر الاستثنا کے تیئیسویں باب کی دوسری سطر مین لکھا ہے حرامی بچہ اور اسکی دسویں پشت تک بھی خداوند کی جماعت میں کوئی داخل نہووے پس موسی اور ہارون بھی خدا کی جماعت کے باہر ہوئے پھر نبی ہونے کا لیاقت کہاں تھا۔

خادم آئین کرستان کا قول

دوسری ایسے شخص کو قدرت و کرامات کی طاقت ہووے جو جو قدرت اور کرامات موسی نے فرعون اور مصریوں کے آگے اور بنی اسرائیل کے آگے بیابان میں چالیس برس تک دکھائی سو عیان ہی اور انہیں معجزوں کے سبب لوگ اسکی نبوت کے قائل تھے اور خداوند عیسی مسیح نے جو جو قدرت اور معجزات دوست اور دشمن کے روبرو دکھائیں سو بے شمار ہیں اور وے صرف اسکی نبوت پر نہیں بلکہ اسکی الوہیت پر بھی گواہی دیتی ہیں کیونکہ اسنے صرف آپ ہی کام نہیں کئے بلکہ اپنے شاگردوں کو بھی اقتدار معجزات کی بخشا چنانچہ انجیل مقدس میں ثابت ہی اب غور کیا چاہئے کہ محمد مین معجزات کی نشانی تھی یا نہیں جس سے اسکی رسالت پر گواہی ہووے قرآن کی ۱۳ سپارہ سورہ رعد مین لکھا ہی کہ کافر کہتے ہیں کیوں نہ اتری اسپر کوئی نشانی اللہ تعالے سے نازل ہووے تو ہم ایمان لاوینگے تو ہمرف تعلہ دینے کی سند پائی اور معجزات کی نہیں اور کرامات کی طاقت نہیں رکھنے کے عذر میں کہتا ہی وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا یعنے اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلے اس سے پہاڑ یا ٹکڑے ہووے اس سے زمین یا بولے اس سے مردہ بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں سب کام اور ۱۵ سپارے میں بنی اسرائیل کے جواب میں لکھا ہی کہ نشان اللہ تعالی کا ملنا انسان سے جدا نہیں ہوں جو اوروں کی مانند بھیجا گیا اور شق القمر کے معنے میں جو اکثر مسلمان لیتے مین سو قرآن کے رو سے محمد سے یہہ معجزہ نہیں ہوا بلکہ ۲۷ سپارے اور سورہ قمر میں لکھا ہی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے پاس آ لگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ محمد سے یہہ معجزہ ہوا اور نہ مفسرین سے ثابت ہوسکتی ہی انتہی

محمدی کا جواب خادم آئین کرستان کا سلیقہ عبارت نویسی مین دیکھئے کہ قدرت و کرامت کی طاقت ہووے لکھا بلکہ یوں لکھنا تھا کہ جب خدا چاہے انکو معجزے کی مدد کرے اور قدرت لکھا ہی سو مہمل

مسلمان فدیے ہوتے سو جلاوطن ہوت ذری کی بکف چراغ وارد منترض محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آپ ان بیوون کے رو سے
فرمایا کہ معجزہ دکھلانا اللہ ہی کے اختیار میں ہے یعنے بے مرضی اللہ کے معجزہ دکھلایا نہ جائیگا اس سبب سے معجزہ نہ دکھا سکا
کیونکہ لازم آسکے بلکہ یہہ قول اگلے کتابون کے مطابق ہی مگر حضرت نے اس دین کے کافرون کی خواہش کے موافق اسلئے
معجزہ نہ دکھلایا کہ پہلے کئی بار بدرت سے معجزے انکی خواہش کے موافق دکھلائے تھے لیکن تو بھی ایمان نہ لائے شرارت سے کہنے
لگے کہ ہمارے مورے ہوئے بزرگون کو جلایا اپنی تصدیق کے لئے فرشتے ساتھ لئے چل آیا ہمارے زرون کو سونا بنایا گرا دے
آسمان ہم پر یا لے آ اللہ کو اور فرشتون کو روبرو یا چڑھ جاوے تو آسمان میں اور ہم یقین نہ کرینگے تیرا چڑھنا جبتک نہ اتار
لاوے ہم پر ایک لکھا جو ہم پڑھ لیں بعد اسکے ہم ایمان لانیکی تجویز کرینگے تب قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں تھیں ایسے ہی ہم
نے بھی کاتبون اور فریسیون وغیرہم کو جو شرارت کی راہ سے معجزے طلب کئے تھے کئی بار معجزے نہ دکھلائے بلکہ
وے معجزہ ڈھونڈھنے والون کو حرامکار اور شریر اور فاسق کہکے جیسا کہ متی کے بارھوین باب کی انتیسوین سطر میں
لکھا ہے کہ بعضے کاتبون اور فریسیون نے پھر کے کہا ای معلم ہم چاہتے ہیں کہ تیرا معجزہ دیکھیں پر اسنے انھیں جواب
دیا اور کہا اس عصر کے شریر اور حرامکار قوم معجزہ ڈھونڈھتی ہے پر انھیں کوئی معجزہ سوا یونس نبی کے نشان
کے دکھایا نجائیگا اسواسطے کہ جسطرح یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں تھا اسیطرح ابن آدم تین رات دن
زمین کے اندر رہیگا اور سولوین باب کی پہلی سطر میں لکھا ہے فریسی اور زادوقی آئے اور امتحان کے لئے اس سے طالب ہوئے کہ آسمانی
معجزہ ہمکو دکھلاوے اسنے جواب میں انھیں کہا جب شام ہوتی ہے تم کہتے ہو کہ وقت اچھا ہوگا کیونکہ آسمان سرخ ہے اور صبح کو کہتے ہو کہ
آج آندھی چلیگی کیونکہ آسمان سرخ اور دھندلا ہے ای ریاکارو تم آسمان کی صورت کا امتیاز کر سکتے ہو پر وقتون کی نشانون
دریافت کر نہیں سکتے اس عصر کے شریر اور فاسق لوگ معجزہ طلب کرتے ہیں پر کوئی معجزہ انھیں سوا یونس نبی کے معجزے کے دکھلایا
نجائیگا تب مسیح ان سے جدا ہوکر روانہ ہوا اور متی کے ستائیسوین باب کی بیالیسوین سطر میں لکھا ہے اور [illegible]
یعنے یہودی ملکے ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تو جو ہیکل کا ڈھانے والا اور تین دن میں پھر بنانے والا ہے اپنے تئین بچا اگر
تو خدا کا بیٹا ہی صلیب پر سے اتر آ اسیطرح سے سردار کاہنون نے کاتبون اور مشائخ کے ساتھ ملکے ٹھٹھا کرکے
کہا کہ اورون کو بچایا اپنے تئین بچا نہیں سکتا اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب پر سے اتر آوے ہم
اسکے معتقد ہونگے اسنے خدا پر توکل کیا اب اگر وہ اسکا پیارا ہے تو وہی اسے رہائی بخشے کیونکہ وہ کہتا تھا

کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اور چور جو اسکے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اسیطرح سے اسکو ملامت کرتے تھے انتہی اور مرقس کی انجیل
کے آٹھویں باب کی گیارھویں سطر میں لکھا ہے تب فریسی نکلے اور اسکے امتحان کے لیئے کوئی آسمانی معجزہ طلب کرکے اس
سے مباحثہ کرنے لگے اسنے دم سرد بھر کے کہا اس عہد کے لوگ کیوں معجزہ ڈھونڈتے ہیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس عہد
کے لوگوں کو کوئی معجزہ دکھایا نہ جائیگا اور وہ انسے جدا ہو کے پھر کشتی پر بیٹھا اور پار گیا اور لوقا کی انجیل کے تئیسویں
باب کی آٹھویں سطر میں لکھا ہے ہیرودس عیسی کو دیکھکے نہایت خوش ہوا کیونکہ وہ بہت دنوں سے اسکے دیکھنے کا مشتاق
تھا اسلیئے کہ اسنے اسکی بہت سی باتیں سنی تھیں اور امید میں تھا کہ اسکے کسی معجزے کو مشاہدہ کرے اس سے
بہت سوال کیئے پر اسنے اسکو کچھ جواب نہ دیا اور یوحنا کے چھٹویں باب کی تیسویں سطر میں لکھا ہے تب انہوں نے اس سے
سے کہا پس تو کونسا معجزہ دکھاتا ہے تاکہ ہم دیکھکے تیرے معتقد ہوں تو کیا کام کرتا ہے ہمارے باپ دادے بیابان میں من
کھایا چنانچہ لکھا ہے کہ اسنے انہیں آسمان سے روٹی کھانیکو دی تب عیسی نے انہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں
موسی نے تمہیں آسمان سے روٹی نہیں دی بلکہ میرا باپ تمہیں سچی آسمانی روٹی دیتا ہے اسلیئے کہ خدا کی روٹی وہ ہے جو
آسمان سے اترتا اور جہان کو زندگی بخشتی ہے انہوں نے اسے کہا اے خداوند ہمکو ہمیشہ یہ روٹی دے عیسی نے کہا میں
زندگی کی روٹی ہوں جو مجھہ پاس آتا ہے ہرگز بھوکا نہوگا انتہی غرض مسیح ایسے لطائف الحیل اپنے تئیں بچاتا اور کوئی معجزہ
نہ دکھاتا تب شاگردوں نے اسکی رفاقت ترک کی چنانچہ اسی باب کی چھیاسٹھویں سطر میں لکھا ہے اس دم سے اسکے شاگردوں میں
سے بہت الٹے پھر گئے اور بعد اسکے اسکے ساتھہ نہ چلے اور متی کی انجیل کی تیرھویں فصل کے آخر میں مرقوم ہے کہ اسکے شہر کے لوگوں کا کہنا
یسوع کے حق میں مذکور ہے کیا یہ وہی نجار کا بیٹا نہیں کیا اسکی ماں کا نام مریم نہیں کیا اسکے بھائی یعقوب اور یوسف اور
شمعون اور یہودا نہیں کیا اسکی بہنیں سب ہمارے پاس نہیں پھر کہاں سے اسکو یہ سب باتیں آئیں اور شک کرنے لگے تھے
اسکی بابت میں پر یسوع نے انہیں کہا کہ نبی خوار نہیں ہوتا مگر اپنے ہی وطن میں اور اپنے ہی گھر میں اور وہاں بہت معجزے
نہیں دکھلائے انکی بے ایمانی کے سبب سے انتہی یہیں سے معلوم ہوا کہ یسوع یوسف نجار کا بیٹا ہوا اسکے وطن
والوں کی بابت تحقیق کو پہنچ چکا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معجزے نہ بتلا سکنے کے وطن کے سوا اوروں کے پاس جاتے اور ایمان لانے والے
بھی ضرور ہیں وگرنہ معجزہ بتلا نہیں سکتا یہاں سے معلوم ہوا کہ اسکو قوت الہیہ نہ تھی وگرنہ وطن میں کیوں کم
ہوتی اور دیار غربت میں کیوں زیادہ اور لوگوں کی بے ایمانی سے قوت الہیہ والے کی قوت کو کیا ضرر

۴ اسنے ۴

۳ دوسرا ۳

امرقس کی انجیل کی الیسوین فصل مین لکھا ہی کہ نکلا تھے باہر یعنے اورشلیم باہر بیت عنیا کی طرف تب وہان سے
اور تھے پھر جب شہر کو پھرا تو بھوکا ہوا اور نظر کیا ایک انجیر کے جھاڑ کی طرف جو سرراہ تھا تب گیا اس پاس اور
نپایا اسمین کچھہ سوا پتون کے تب کہا کہ نہ نکلے تجھہ سے کوئی پھل کبھی سو سوکھ گیا وہ جھاڑ اسیوقت الخ اس سے
یسوع مین علم غیب نہو معلوم ہوا اور بے محل غصہ بھی ہوا اور ایک بیگناہ کو ناحق کوسنا اور یہہ بھی معلوم
ہوا کہ وہ الہ نتھا اگر الہ ہوتا تو خالق ہوتا اور اپنے مخلوق کو جانتا ہو کر کیونکر اس انجیر کے جھاڑ مین سے ہی انجیر
پیدا نکرکے اسکو کوستا اور یہہ بھی بات بعید ہی اس سے انجیر پیدا کر نہو سکا اور کوس کر سکھا نہو سکا مناسب یہہ تھا
کہ اسمین پکے پھل پیدا کیا ہوتا جسمین اپنے کو غذا پیدا ہو درخت کو فائدہ اور کمال اور پھر اسیون کو ایسا معجزہ دیکھنے سے
قوت اعتقاد کی ترقی ہوتی ایسی مصلحت چھوڑ کر آپ بھوکھ مرے ہین فقہ کہنا اور جائے تقصیر جھاڑ کو کیسے سبب سے
سکہا دنیا کو نیستی حکمت کا کام تھا سو خود سلیقہ بہی نرکھتا یت مین بہ عیب بھی کر کے کونسی جا ہئیے اور لتریال ہیلیر
مین جو لکھا ہی سو سکا ترجمہ یہہ ہی ایک وزیر سو دیان ہو ہو لڑکے کو بہا کر یہہ عیسی پاس لیگئے اور منت کرنے اور کہنے لگے
ای عیسی تو نے معجزہ دکھلایا اور مردے کو زندہ کرتا ہی اسکو بھی چلا تا ہم تیرا معجزہ دیکھیں اور تجھہ پر ایمان لاوین اور تیرے
تابعدار بنین غرض دس روز کے بعد وہ لڑکا پھر بیمار ہو گئے اور دیکھا کہ وہ لڑکا گلا ہوا اور کیڑے کھائے ہوا
پڑا ہی پس بہت لوگ الٹے ہو عیسی کے منکر ہو ہو ادھر ادھر ہو گئے اور یہہ کہتے تھے کہ تیرا معجزہ بتلایا کیا ہوا اور تیری
نبوتکاری کہان گیا یقین ہوا کہ تو ساحر مکار ہی اور مکر کرتا ہی تہی انصاف شرط ہی باوجود معجزہ جاننے کے مسیح نے
جو کہا معجزہ نہ دکھلایا بلکہ معجزے کے طالبونکو گالیان دین سوا اس سے صاف ظاہر ہی کہ اسکو قدرت الہیہ اور
خرق عادت کی طاقت نتھی اور تمہارے قول و شرط کے رو سے وہ بھی نبی تہا پھر اسکو نبی بلکہ خدا کہنا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
انکار کیا جانا محض تمہاری عداوت و شقاوت ہی سنو میان وم ایٹن کرستان پہلے اپنے آقا کا حال دریافت کر لیے ہوتے
تو اسقدر تشریف بیہودہ ہو کر ایسے الزام نپاتے اور یہہ بھی دیکھو کہ جناب قادر علی الاطلاق کی شان ایسی ہی کہ ایک
نبی کے واسطے جسطرح کے معجزے پیدا کرتا ہی سو ویسے دوسرے نبی کے واسطے نہین پیدا کرتا جیسے موسی کے واسطے عصا کا
اژدہا اور ید بیضا اور فرعونیون کے ہلوتے آیت اتمین مارڈالنے اور تیرتی یعنے ملخ بھیجنی فرعونیون پر اور
مینڈکیان بھیجنی اور پانی کو لہو بنانا اور دریا مین سے سوکھی زمین بنی اسرائیل کو دینی اور فرعون کو اسی پانی مین

نبیوں کے واسطے ہوئے ہیں سب کے سب سچے ہیں باتیں اس طرح کی جیسے من و سلویٰ کا کھانا اور لشکر میں پانی بہنے کا دیا اور دیا
ہوں یا قوی جو پیغمبر کے واسطے ہوا وہ تحقیق کو پہنچا اور جو کچھ تحقیق کو پہنچا وہ پیغمبر کے واسطے ہوئے ہیں سو جو کچھ تحقیق
پیغمبروں کو علیسیٰ تک سچی ہیں سب سچے القصہ ہو کے معجزوں کو اللہ تعالیٰ نے علیسیٰ کے ہاتھ سے پیدا کیا پھر محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے اور طور کے معجزے پیدا کئے ایک نبی کے معجزے کا سا معجزہ بعینہا دوسرے نبی کے ہاتھ سے ہونا
لازم نہیں اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ معجزے اور خرق عادت دیکھنے سے ایک تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کو [illegible] اس نبی کی خدائی
کا دھوکا کھا کے کافر بن جاتے ہیں جیسے عیسیٰ کے بعضے معجزے دیکھ کر نصاریٰ مشرک بن گئے کوئی بزرگ خدا کہنے لگا کوئی
خدا کا بیٹا پھر جو پیغمبر اللہ کا بہت پیارا ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایسا معجزہ پیدا نہیں کرتا اور اس قسم کے معجزے باطل ہونے کا
نہیں [illegible] دوسری قسم کے معجزے وہ ہیں جو فقط نبوت اور رسالت کے [illegible] اللہ تعالیٰ نے ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بہت سے پیدا کئے پر بھی احتیاط سے جن کا ذکر مناسب تھا [illegible] قرآن
کریم میں ذکر فرمایا اور باقیوں کے ذکر کو یوں ہی چھوڑا تا قرآن پڑھنے والے شرک کے جنگل میں بھٹکیں اسی واسطے اصحاب نے
بھی ان سب معجزوں کے لکھنے سے [illegible] پیر پرستی کی راہ کھولی مگر ایک عبداللہ بن عمرو بن العاص نے اپنے
یادداشت کے لئے ایک دفتر لکھ رکھا تھا اسی سے انکے فرزند اور پوتے روایت کرتے رہے پر اس کی نقل نہ پھیلائی کہ مبادا
بے نہایت معجزات دیکھ کر مسلمان لوگ کہیں شرک کی راہ میں نہ جا پڑیں قصہ مختصر جب حب الٰہی و سنت [illegible]
بخوبی جہان میں پھیل گئی اور شرک و بدعت کے رخنے اچھی طرح سے بند ہو گئے تب وے سب معجزے کہ سچوں کی روایتیں
سے پہنچی ہوئی چلی آئی تھیں سو علما نے عوام تک بھی پھیلا دیں اور کتابوں میں لکھی گئیں سو تواتر اور سند سے سارے
امت میں مشہور ہیں اس راہ میں شک و شبہ کو دخل نہیں برخلاف ان لوگوں کے لکھے اور روایتوں کے جو کسی مخلوق کی
خدائی ثابت کرنے اور اپنے قبول کئے ہوئے شریعت کے توڑنے کو جی سے باندھ لیں اور مردار خواری پھیلانے کے وسائل [illegible]
جیسا چاہیں ان کہانیوں کے لکھنے والے اور ان رسالوں کے مصنفین غرض ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے تو بے شمار تواتر
ثابت ہیں کہ جس میں انکار کو دخل نہیں بلکہ اتنے معجزے کسی اور نبی سے ظاہر نہ ہوئے اور ان معجزوں کا بیان کتب معجزات سے حوالہ
دیکھ چند معجزے بضرورت مقام لکھے جاتے ہیں [illegible] ایک [illegible] ہمارے حضرت نے [illegible] آدمی کو پیٹ بھر کھلایا اور ایک پیالہ
[illegible] لشکر کے آدمیوں [illegible]

نور نبوت آفتاب کو باہر نکالا اور تھوڑا سا کھانا چار سو آدمیون کو پیٹ بھر دیا تھا سو وہ کھانا با وجود سب سیری کھانے کے اپنے
حال پر باقی رہا اور سوسمار اور ہرن اور بھیڑیا اور چھوارا اور کنکر پتھر آپکے حکم سے بولنے لگا اور چھوارے کو بلانے سے وہ اپنے جڑ
سمیت اکھڑ کے آیا اور حضرت کی نبوت پر گواہی دیکر پھر اپنی جگہہ پر قایم ہوا اور ایکبار خرمی کی شاخ کو بلانے سے اپنے جھاڑ
سے جدا ہو حضرت کے پاس آئی اور حضرت کی نبوت پر گواہی دی بعضے قسیس کہتے ہین محمد کے بابت مین لوگ بہت معجزے
کہتے ہین سو واسطے ایسے نہین ہو سکتے جو ایسی کہانیان ہین جو … یہی ہے معجز صادر ہونے کا ثبوت نہ تھا … معتبر
لوگون کے زبانی سنے گئے ہین ہی اور ضرور تھے بہت سے ایسے معتبر لوگ اسکو روایت کرین جنکی روایت مین جھوٹ کا
دخل نہ رہے اسکی یہ خبر سننے مین تعجب آتا ہی پر تمہاری سن و طرح تو کے سوا اتنی ہی اور کچھ ہیرا تم نکالے ہو تو بیان کرو اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے معجزے ہزارون لوگ دیکھ کے ایمان لائے اور ہمکو ان معجزون کی روایت تواتر معلوم ہوئی اور ایک ایک
معجزہ صدہا صحابیون نے نقل کیا ہی چنانچہ ایک ایک شخص کا نام و انہون نے کس کس نے روایت کی ہے سب ہونکا احوال
نام بنام ہمارے یہان کتابون مین مرقوم ہی اور مسیح کے معجزون کا حال سوا چند حواریون کے کسی نے نقل نہین کیا اور حواریون
نے اسکو کسی سے روایت کیا سو بھی معلوم نہین پس ایسے تو لوگون سے تواتر ثابت نہین ہوتا اور ظاہر ہی کہ تم جسکو انجیل
کلام خدا کہتے ہو سو اسکی تمام تو خدا کے کلام کی سی نہین بلکہ آدمی کے کلام کی سی ہی اور اسمین تو کچھ قصے بطور کہانی کہے اور
کچھ معجزے حواریون کے شاید کہے ہے اور کچھ خوابین غیرہ جو شاگردون نے دیکھے سو ہم اسکو انجیل کلام الٰہی کب سمجھین جب پہلے
تو بیشک اسکے معجزے ثابت ہون سو ثبوت کرلو پھر بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون مین گفتگو کرو اور بعضے قسیس کہتے ہین
کہ تمنے جو ایسے معجزے ذکر کیئے قرآن مین کچھ نہین بلکہ سیرت کی کتابون مین جو تمہارے نبی سے مدتون بعد بنی ہین سو انہین
مذکور ہین اسکا جواب یہ ہی کہ تمہاری توریت و انجیل بھی ہماری سیرت کی کتابون سے درجے مین کم ہی کیونکہ اب جو
توریت کے پانچ سفر تمہارے ہاتھ مین ہین سو موسی کے روبرو لکھے ہوے نہین ہین بلکہ نحمیا کے وقت کے لکھے ہوے ہین سو انکے
لکھنے کا ڈھب بھی تاریخ نویسون کا سا ہی وحی نویسون کا سا نہین اسی طرح سے تمہاری انجیلین بھی چنانچہ تمہاری
انجیلون کی تواریخ سے ظاہر ہی کہ متی نے اپنی کتاب انجیل کو عیسی کے بعد آٹھ برس کے یونانی زبان مین لکھی تھی اور
لکھا بعضے کہتے ہین یہودیون کی عبرانی زبان مین لکھا غرض ہمکو تحقیق معلوم نہین کس زبان مین کہان لکھا اس اختلاف
سے معلوم ہوا کہ متی کی انجیل جو ہے سو تحقیق سے نہین لکھی گئی بلکہ جب یوسف نجار کے بیٹے کی اصل حقیقت کو جاننے والے

لوگ جو ستھے برس کے عرصے میں اکثر بابو دیو چلے اور درست ملکو نہیں جھوٹھا سچا جیسا چاہا مقرر کیا اور جو کوئی جو کچھ اپنی
خاطر خواہ چاہا سو لکھ لیا اسی طرح مرقس نے اپنے گاسپیل کو چونتیسویں برس میں اور لوقا نے ستائیسویں برس اور متی نے ستھویں
برس یونان میں اور یوحنا نے اٹھتیسویں برس یقوبین لکھا پھر بیس بیس تاریخ کی کتابوں کی بیچ میں یوسف نجار
کے بیٹے کی جو خرق عادات لکھی گئی ہیں کیا اعتبار رکھتی ہیں علاوہ یہہ کہ جاہل یسوع پرست نے پیسلو غنائی کی درجے
پہنچتے تھے جیسے سینٹ ولیم کیتھن وغیرہ کو نا کرتے ہیں پھر ایسے مخلوق پرستوں کے مبالغے پر ان باطل کے حق میں کیونکر
معتبر ہو سکین برخلاف ہمارے محمدیون کے کہ اپنے پیغمبر کے حق میں الوہیت کا اعتقاد نہیں رکھتے اور صاف کہا کرتے ہیں نبی کو بالکل
معجزہ پیدا کرنے کی قدرت نہیں معجزہ اور کرامت اللہ ہی کے پیدا کرنے سے پیدا ہوتی ہیں نبی و ولی کو اسمیں کچھ دخل
نہیں حق سبحانہ تعالی جب چاہتا ہے ان کاموں کو اسواسطے ظاہر کرتا ہے کہ لوگ ایسا خرق عادت دیکھکر ان بزرگوں
کو خدا کا پیغام پہنچانے والا جانکے اسکے شرع کی بات انکی زبانی سنکے مانیں و سعادت جہانی حاصل کریں اور سب سچے
مسلمانوں کا یہہ عقیدہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے کسی نبی و ولی کے قابو اور اختیار میں معجزہ اور کرامت نہیں یا جب وہ
سبحانہ چاہتا ہے تبھی معجزہ اور کرامت پیدا کرتا ہے پھر ہمارے محمدیونکا یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ سچا ہی سچے سے روایت
کرے اسیطرح سچون کی روایت حدیث کے مصنفوں تک چلی آوے اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں پھر اگر کسی سے ادنی جھوٹھ
یا خلاف شرع بھی باور آدمی نے اسکے خلاف بھی دیکھتے ہیں اسکی روایت کو چھوڑ دیتے ہیں برخلاف تمھارے اکابر کے کہ موسی
کے دین کے موافق پرہیزگار رہنے کا اقرار کرتے ہو شریعت کے خلاف کو عین دین ٹھہرایا اور اقسام کی ہرزہ وائیان
شروع کین پھر انکی روایتوں کا کیا اعتماد اس مقدمے کو نہ ستوں کے وعظ میں شریعت موسوی کا اقرار اور پولوس وغیرہ
کے رسالوں میں اور اعمال الرسل کی کتاب میں کیسے کیسے حیلوں حوالوں سے اسی شریعت کا انکار اور اسکے خلاف کا ارتکاب مذکور
ہے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت جتلانی مقصود بالذات تھی بلکہ مقصود بالذات توحید الہی و امت کی
نیک آموزی اور خیرخواہی تھی اگر آپ کو فقط اپنی نبوت مقصود بالذات ہوتی تو اپنے معجزوں کے دعوے بہت سارے
مرتبہ وقت کفار زیادہ ثابت کئے ہوتے لیکن کبھی خودنمائی کے مدعی نہوے بلکہ ہمیشہ اس جناب کو توحید حقیقی اور خیر حقیقی نوع بشر
کو سکھلانا منظور تھا اسواسطے اپنی نبوت کو مقصود بالعرض کہا برخلاف اسکے یوسف نجار کے بیٹے کو یوحنا کے انجیل
کو دیکھا یوں سے یہی نکلتا ہے کہ اس شخص کو اپنی عظمت اور جلال اور بزرگی و کمال کو لوگوں میں ظاہر کرنا اور کبھی آپکو خدا

اور خدا کا بیٹا ہونا بھی خدائی کے وصف کا ثالث ثلثہ کہلانا منظور نہ کہیں بلکہ جو سمجھتے توحید الہی اور اتباع شرع کا بیان ہی مشغول
خیال تھا سو بعض صحیح وصیتے ہیں کہ اگر انجیل کہلانے والی کتابوں اور ان ہی دو باتوں کے مضمونوں کو جمع کر کے دیکھو گے تو اس
مدعا کا صدق ظاہر ہوگا متی کو کرسٹان لوگ اپنے کرسٹ کا رفیق اور یوحنا کو بھی ایسا ہی جانتے ہیں اگرچہ یہ لوگ عیسی
کی اور روح القدس کی خدائی کے قائل اور شریعت موسی کے اوٹھا دینے کے اعتراف کے بعد مسیح کو برباد کرنیکے مائل رہنے سے ان کی
روایتیں قابل اعتماد نہیں کیونکہ منکر اور ملحد کی روایتیں اہل حق کے پاس مقبول ہو نہیں سکتی ہیں جیسی کہ حکایت میں متی
یا یوحنا منفرد ہیں بسبب عدم صحت قبول اخبار صحیح کی قوت رکھتی ہے جو عائد عمل کرنیکا دیتی ہے نہ اعتقاد جازم
کرنے کا اور اگر متی اور یوحنا کسی روایت میں متفق اللفظ ہوں یا متفق المعنی تو بھی فائدہ اعتقاد جازم کا نہ دیگی بہر اتفاق
اہل نقل اونکی نسبت کہ یہ قوی ہیں سکا اور مرقس متی کے لکھے کا مختصر کرنیوالا ہے چنانچہ کرسٹان لوگ اس بات کے قائل ہیں
مرقس کے لکھے کی قوت متی کے لکھے کی قوت کو چندان بڑھا نہیں سکتی اور لوقا جو تھا کرسٹ کا رفیق تھا اودھر
اودھر کی سنی سنائی لکھا ہے اسکی صحت اور قوت معتبر نہیں مگر یہ کہ متی یا یوحنا کے موافق یا ان دونوں کے مطابق ہو
تو روایت کو دونوں ہی قوت بخشیگا جتنا متی یا یوحنا کا لکھا یا ان دونوں کے لکھے کا اتفاق چاروں مسلمونکے نزدیک
معتبر ہے کا سبب اور انکی بیخ نام مشہور ہونیکا باعث یہ ہے کہ وہ کتابیں دیوں ہی کی علمی زبان میں یعنی زبان لاتین
اور گریک میں اور بعض کے پاس جو یہی انگریزی ہیں جیسے کہ پوپ کوڈین کا تسلط رکھتا ہے نیت ہے اسکے پڑھنے والے
ظالموں سے ان کتابوں کی عیب پوشی اور تاویل تسویل کی ہے جب ان کے حجے مسلمانوں کے ہاتھ آئے تو ان کا غلط ہونا
جانیکا وقت آیا اور از جملہ معجزات محمدیہ کے چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالے دکھلانے ایسا ہے شق القمر کے اسمی ہی
ظاہر ہوا جو عالم علوی میں ہے جسکے واسطے خرق عادت واقع ہوئی تو حقیقت اس معجزے کی یہ ہے کہ کفار قریش نے حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم سے معجزہ چاہا اور کہا اگر تو سچا ہے تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے بتلا کیونکہ سحر آسمان پر نہیں چلتا ہے حضرت
نے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ہو گیا یعنی پہاڑ کے ادھر اور بعضے لوگوں نے دیکھا سو جناب
اللہ تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ
مُّسْتَمِرٌّ یعنی پاس آ لگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو ٹلا دیں اور کہیں یہ جادو ہے چلا آتا
سنئیے ساعت نام قیامت کا ہے اور اقتربت الساعۃ اسلئے بولا کہ اگلے امتیان پہلے رسولوں کو قیامت کی

اور منقولات تو یہی سند لائی ہی اور وہ کتاب بھی یاد رہی نہین کو بھی خبر نہین اسلیئے انہوں نے لکھا ہی کہ یاشار کی کتاب کا ذکر
یوشع کے اصل کتاب مین تھا شاید حاشیے پر لکھا تھا سو یوشع کی کتاب کے نقل کرنے والے نے اس حاشیے
کو متن مین داخل کر دیا خیر ایسا خلل در معقولات تو تم لوگون کا کام ہی ہی اسکا کچھ گلہ نہین اسیکو تحریف و تبدیل اور
اور تغیر کہتے ہین جسکو ہمیشہ تم اپنی کتب مقدسہ مین کرتے جاتے ہو اور اس کام کے منکر بھی ہو جاتے ہو چنانچہ ہندوستانی
بیبل کا لکھنے والا آفتاب اور چاند کے دن بھر ٹھہرنے کا فقرہ جو سب بیبلون مین مرقوم ہی اڑا دیا گیا تا نہو وے کہ ہندوستانی
لوگ اسکو الزام دین ایسا امر اور قصہ عجیب تمام دنیا مین کہین آٹھ پہر رات رہنیکا موجب ہوا تھا سو کیون کسی تاریخ و صد اور
زیچ مین لکھا ہوا نہین اب ہم کہتے ہین کہ جس چاند کو یوشع بن نون نے اپنے زمانے مین آسمانون پر ٹھہرا دیا تھا اسی چاند کو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے مین شق کیا یعنی دو ٹکڑے کیا ہی ایک ہی چاند تھا اور نصاری جو کہتے ہین کہ اگر چاند شق ہوتا
تو ساری جہان کو نظر آتا بعضون کو نظر آتا بعضون کو نہین سو اسکے کیا معنے محمدی کہتا ہی اسکا ایک جواب گذر چکا
دوسرا جواب یہ ہی کہ متی کی انجیل مین یسوع کے پیدا ہونے کا ستارہ مجوسی قرانون کو نظر آیا اور کسی کو نہین وہ ان کو راہ
بتاتا ہوا یسوع کے ہونے کی جگہہ پر آ ٹھہرا پایا سو اسکے کیا معنے یہہ فقط جعل سازی ہی نظر آتی ہی چنانچہ یونیٹیرین
کرسٹانون نے بھی انکار کیا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ اشعیا کے صحیفے کے اڑتیسوین فصل کے آٹھوین فقرے مین لکھا گیا
ہی کہ آفتاب کو اللہ تعالی نے دس درجے پیچھے ہٹا دیا تا خرقیا بادشاہ کو اپنے فضل و رحمت کی پہچان بتادے سو یہہ کونسی
سی صدی سے ثابت ہو سکتا ہی کہ آفتاب اپنے چلنے سے دس درجے پیچھے ہٹ گیا غرض یہہ سب اسرار الہی ہین
جو اپنے انبیا اور سچے مومنون پر ظاہر کرتا ہی لیکن یہہ جو ایک معترض نے کہا کہ وانشق القمر سے پہلے کون یہہ
مراد لی ہی کہ سینشق یوم القیمة سو یہہ بات اس معجزے سے ایک سو اسی برس بعد تخمینا معتزلیون فلسفیون
نے لگائی ہی نہ کوئی صحابی نہ کوئی تابعی سو اسیکو زمخشری نے عن بعض الناس ان معناہ ینشق یوم القیمة
اور بیضاوی نے زمخشری کے اس قول کو وقیل معناہ سینشق یوم القیمة کرکے لکھا ہی دینداروں پر ظاہر
ہی کہ فلسفی لوگ ہمیشہ ملحد یا زندیق رہا کرتے ہین انکی باتین دین کی منقولات مین بالکل حجت نہین اور یہہ جو کسی
کرسٹان نے کہا ہی کہ انشق القمر کی ضمیر محمد کی طرف نہین پھرتی سو اسکا جواب یہ ہی کہ خدا کے شق کرنے سے قمر شق ہوا
تھا نہ شیر علی کے شق کرنے سے پہلے اسکی ضمیر اس سورة انبیا کی طرف پھیر کر یا الزام آسکے تو ہی اگر وہ ضمیر آنحضرت کی طرف

پھر تو شرک پسندوں کو ایک سند حضرت الوہیت علی یا خدائی کی ملی ہوتی سو یہہ مصلحت الٰہی کا اقتضا تھا پھر جو
اسی کرستان نے کہا ہے قرآن میں مذکور ہوتا تھا کہ شق القمر محمد کا معجزہ ہے اسلیے ویسا ہی ہوا ہے سو اسکا جواب یہہ کہ
قرآن مجید کلام اللہ ہے مورخ مفید تاریخ نامہ جیسی تمہاری کتابیں ہیں جنکو بندوں کے خدا ماننے والوں نے مانی ہو اور
شریعت کو بدلانے والوں نے شعبدے بتلا کے معجزوں کا دعوی کرنے والوں نے یوسف نجار کے بیٹے کی خدائی کو ثابت کرنے
کے وسیلہ سے آپکو مشرکوں میں بزرگ و مقتدا بتلا کے عزت و حرمت و جاہ و حشمت پیدا کرنے والوں نے اور گمراہوں
کی جماعتوں کو رونق اور شراب پیے جانے والوں نے لکھا ہے اور یہہ جو کرستان نے بکا ہے کہ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا سے
شق القمر کا ہونا ثابت نہیں ہوتا اسکا جواب یہہ ہے کہ ان منکروں پر شق القمر دیکھنے سے معجزہ ثابت نہوا اب اس آیت کے
سننے کافروں پر شق القمر کا معجزہ کیونکر ثابت ہوگا کفر کا غشاوہ انکی سمجھ پر پڑا سو یہی اس آیت سے عقل ایمانی پر
شق القمر کا معجزہ روشن ہوتا ہے کیونکہ اگلی آیت کے ساتھ اس پچھلی آیت کا معنے یوں ہیں کہ گھڑی قیامت کی الگی اور
چاند شق ہو گیا اور اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہہ پھیر لیتے ہیں اور کہا کرتے ہیں یہہ جادو ہی چلا آتا ہے وانشق القمر
کی آیت معطوف علیہ ہے اور وان یروا کی معطوف کہاوت کی طور پر یعنے چاند تو چر گیا یہہ معجزہ تو واقع ہوا انکافروں
کی کہاوت یہی ہے کہ اگر کوئی معجزہ دیکھیں تو منہہ پھیر لیکے یعنے مان کے دوسروں کو بھگانیکے واسطے کہا کریں کہ یہہ
ایک جادو ہی چلا آتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بہت سے معجزے لگاتار دیکھے انکو جادو کا خیال کیا اور
اب شق القمر کے معجزے کو بھی دیکھ کر انہیں معجزوں کے ساتھ ملا دیا اور کہنے لگے کہ یہہ تو ایک جادو ہی چلا آتا ہے پھر
اسکو معجزہ کیوں نہ کہیے اور اس معجزہ والے پر کیوں نہ ایمان لائیے یہہ ہمیشہ مفسدوں کی عادت ہے کہ جب کسی کی بات نہ ماننا
منظور ہو تو اسکو ہر طرح کی تہمت لگا کے آپکو اس کے ماننے میں بے تقصیر بتلاتے ہیں اور یہہ جو کہا ہے کہ اس آیت کا علاقہ
پہلی آیت سے اس نہج پر ہے کہ بے ایمان لوگ الخ سو یہہ باتیں شق القمر کے معجزے کی نافی نہیں ہیں بلکہ مثبت اور مؤید ہیں
کیونکہ آخری زمانہ کے پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سو قیامت کے نزدیک آنیکی نشانیاں ہیں
اور وہ جو کرستان میں کو نے لکھا ہے کہ ان آیتوں سے مراد یہہ ہے قیامت میں شق القمر دیکھ کے بے ایمان لوگ سحر کہنے
لگینگے انتہی سو یہہ بات ظاہر البطلان ہے وجہ یہہ ہے اول تو قیامت جب آجاویگی تو لوگ کمال ہول ہیبت میں
پڑینگے اسکو جادو ماننیکا حوصلہ کسیکو نہ ہوگا یہہ بات اس کرستان کی کتابوں سے بھی ثابت ہے دوسری بات

اور موسیٰ نے ان سبھون پر بدولت ان معجزون کے غلبہ پایا تو جادوگر وہ لوگ جان گئے کہ یہہ سحر کی قسم سے نہین اللہ ہی کی طرف سے
ہی سبب جادوگر ایمان لائے مگر فرعون کو اس فن مین مہارت نہونے سے موسیٰ کو نرا ہی جادوگر سمجھا اور عیسیٰ
علیہ السلام کے وقت کے لوگون کو طبابت اور جھاڑ پھونک کا خیال ہونیکے سبب سے اُسنے اُسی صفت کا معجزہ پایا
مگر کاہنون اور فریسیون کو اس فن مین مہارت نہونے سے مسیح کو ساحر اور شعبدہ باز ٹھہرا چکے اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اکثر لوگ کا مزاج فصاحت و بلاغت کی طرف مائل تھا نادر نادر عبارتین لکھتے اور پاکیزہ
پاکیزہ شعر کہتے اور اس فن مین کوس انا و لا غیری بجاتے تھے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص معجزہ
ویسا ہی دیا کہ آپ چالیس برس تک پیشتر از نبوت کے باوجود علما کی مصاحبت کا اتفاق کبھی نہوا اور کسی کا نظم و نثر
نہ سننے اور محض امی رہنے کے یکایک قرآن عربی زبان مین فصاحت بلاغت میں لاثانی جو مشتمل غیب کی باتون اور
اگلے لوگون کے قصون اور امر و نہی و خدا کی معرفت پر تھا ظاہر کیا اور ساتھ اسکے بہت سے جگہ دکھلادیے [illegible] کہدیا
کہ اس قرآن کے مثل کوئی کتاب لاوے یا فقط دس سورون کی مانند یہہ بھی نہین تو بھلا ایک چھوٹی سی سورہ انا اعطینا
الکوثر کے برابر کوئی سورۃ لکھے پر کسی کو انکے مقابلے کی طاقت نہ رہی بلکہ فرمایا کل جن و انس متفق ہوکر ایسا قرآن بنانا
چاہین تو نہ لاسکینگے عربون نے باوجود اس فن مین کامل مہارت رکھنے اور کوس انا و لا غیری بجانے کے مقابلے سے عاجز
آگئے اور اقرار کیا کہ یہہ کلام بشر کا نہین اللہ ہی کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جنکو توفیق خیر دی تھی ایمان لائے اور منکرون نے زبان کے
معارضے سے عاجز آکے تلوار پر ہاتھ ڈالا چنانچہ یہہ بات ایسی مشہور و معروف ہی کہ کسی کو اسکے انکار کی طاقت نہیں پس
اس سے یقین ہوا کہ وہ اللہ ہی کا کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہی اور سوا اسکے آجتک لاکھون انشا پرداز فصاحت
و بلاغت مین دیکھ ماتے آئے اور بہت فصیح بلیغ نظم و نثر لکھا کیے لیکن کوئی مثل قرآن کے نہ لکھہ سکا اور یہی کہا کیے
کہ ایسا کلام بشر سے ممکن نہین مگر تم فرنگیون مین سے بعضے عربی جاننا اور واقف فصاحت و بلاغت کے مرتبے سے جو
کہتے ہین کہ ہم بھی چاہین تو ایسی تصنیف کرسکین اور بعضے کہتے ہین قرآن کی لطافت بلحاظ الفاظ اور لہجے کے معلوم
ہوتی ہی نہ روسے مضامین و معنے کے اور بعضے کہتے ہین جیسی قرآن کی عبارت مثل اپنی نہین رکھتی ہی ویسی دوسری زبان کی
کتابین بھی لفظ کی حیثیت سے بے نظیر اور دلپذیر ہین سو صرف ان کی حماقت و جہالت ہی اگر ایسی ہی بات ہی تو بسم اللہ
تصنیف کیجئے پھر کیون نہ کرتے اور تفاسیر جسمین قرآن کے مضامین کا ذکر ہی اسکو تم ملاحظہ کرتے تو اسکے معنے کی کیا لطافت

تمکو معلوم ہوتی ہیں سو جلد کی ایک تفسیر کیلئے ہوتے ہیں سو قائل ہیں کہ ہم اسکے سب معنون کے بیان سے قاصر ہیں اور دوسری زبانوں کی
کتب ہم نے ماخذ کیا پر کسی کو بلاغت کے اول درجے میں جو بشر و لیسا کہنے علاوہ جو سو نہیں پایا مگر تمہارے دلون پر مہر ہے
اور آنکھوں پر پردہ اچھی بات بری لگتی ہے صفرا جسکی زبان میں غالب ہے تو اسکو مصری کڑوی لگتی ہے

خادم امین کرسچان کا قول

تیسری شرط پیشین گوئی کی یہ ہے کہ جو وقت
پر پوری ہووے پیشین گوئی کے طور پر موسی نے توریت میں بہت سی باتیں لکھی ہیں خصوصاً خداوند مسیح کے تولد ہونے
کی اور تکلیفات پانے کی اور جہان کی بخشش کیلئے کفارہ ہونیکی اور خلق اللہ کو اسکی معرفت سے نجات پانیکی خبر دی
ہے یہ ساری باتیں پوری ہوئیں اور کتنی باتیں ہیں جو پوری ہوتی جاتی ہیں اور پیشین گوئی کے طور پر خداوند مسیح نے
بہت سی باتیں فرمائیں خصوصاً اپنے تکلیفات اٹھانے کی اور مارے جانے کی اور تیسرے دن جی اٹھنے کی اور روح القدس کو حواریوں
پر بھیجنے کی اور بیت المقدس کے غارت ہونیکی اور جھوٹھے نبیوں کے آنیکی اور تمام دنیا میں انجیل کی خوشخبری پھیلنے کی
خبر دی تھی ان میں سے کتنی باتیں پوری ہوئیں اور کئی ایک پوری ہوتی ہیں یہ سبھی تحقیق ثابت ہونی مشکل ہے اور اگر چہ اول
محمد کے حقیقی پیشین گوئی کے طور پر بہت سی باتیں کرتے ہیں لیکن انمیں اکثر باتیں جو خدا کے اگلے کلاموں میں پہلے سے
مندرج ہیں اسکی کہی ہوئی باتوں نہیں شمار کیا جائیے مگر صرف جتنا اسنے نبیوں کے کلام میں ملایا یا انکے برخلاف کہا
اور اگر پیشین بینی سے دریافت کرکے کوئی بات کہی ہو تو اسی بات سے اسکی رسالت ثابت نہوگی کیونکہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ
ہوئے ہیں کہ پچھلے احوالوں کو دریافت کرکے قیاساً آیندہ کی بھی کچھ خبر دیتے ہیں اور اگر انمیں کوئی بات پوری ہو تو وے نبیوں
میں نہیں گنے جاتے اسلئے محمد کی نبوت اسکی پیشین گوئی سے ثابت نہو سکیگی بلکہ محمد خود اقرار کرتا ہے کہ مجھے پیشین گوئی کی طاقت
نہیں ہے چنانچہ سورہ اعراف کی ایک سو اٹھاسی آیت میں لکھا ہے قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ
وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ یعنے تو کہہ میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا نہ برے کا مگر اللہ جو چاہے اور اگر میں جانا کرتا غیب کی بات تو بہت
خوبیاں لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہنچتی میں تو یہی ہوں ڈرانے اور خوشی سنانے والا ماننے والوں کو اس سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ محمد میں پیشین گوئی کی طاقت نہ تھی انتہی

محمدی کا جواب

پیشین گوئی
یعنے غیب دانی اللہ کے سوا کسیکو نہیں اور یہ اسی کی شان ہے مگر اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو جن باتوں کی خبر بخشتا ہے اسکی

خبر دیتے ہیں وے آپ بھی خبر دینے کی قدرت بالذات رکھتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود تمام نبیوں سے زیادہ غیب کے جاننے کے جو سورۂ اعراف کی ایک سو اٹھاسی آیت کے رو سے فرمایا کہ مجھے غیب کی باتوں پر اطلاع نہیں سو یہی بات ہے چنانچہ سورۂ جن کی چھبیسویں آیت سے فرمایا ہے عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا یعنے جاننے والا بھید کا سو نہیں خبر دیتا اپنے بھید کی کسی کو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہے اسکے آگے اور پیچھے چوکیدار یعنے رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی پھر چوکیدار رکھتا ہے اسکے ساتھ کہ اسمیں شیطان دخل نکرے تم جو اس آیت سے سورۂ اعراف کی حضرت کے عدم غیب دانی پر گمان کرتے ہو سو فقط تمھاری بدگمانی ذاتی ہے دیکھئے کہ موسیٰ اور مسیح کو بھی اسی طور کی غیب دانی حاصل تھی اور غیب کی سب باتوں پر انھوں کو ہرگز اطلاع نتھی چنانچہ اخبار الایام کے دوسرے سفر کے چھٹوین باب کی تیسوین سطر مین لکھا ہے یا اللہ تو ہی سنتا آواز انھون کی نماز کا آسمان پر و بخشتا ان کے گناہوں و ہر ایک کے کام کی پوری جزا دیتا تو ہی جانتا ہے وہ جو اسکے دلمین ہے کیونکہ فقط تو ہی جانتا ہے سب آدمیون کے دلون کو انتہیٰ اس سے صاف معلوم ہوا کہ دل کے بھید پر سوا اللہ کے کسی کو اطلاع نہیں اور مرقس کی انجیل کے تیرھوین باب کی بتیسوین سطر مین لکھا ہے اس دن اور اس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا انتہیٰ اور متی کی انجیل کے اکیسوین باب کی اٹھارھوین سطر مین لکھا ہے مسیح صبح جب شہر انے لگا تو اسے بھوکھ لگی تو وہ انجیر کا ایک درخت راہ مین دیکھکر اسکے نزدیک آیا لیکن پتون کے سوا اسپر کچھ نپایا تب بولا کہ قیامت تک تجھمین پھل نہ لگے انتہیٰ ان سندون سے علانیہ ظاہر ہے کہ مسیح کو غیب کی سب چیزون پر اطلاع نتھی کیونکہ اگر ہوتی تو جھاڑ پر پھل مین سمجھکر طمع سے اس پاس نجاتا اور یعقوب کے فرزندون نے جب یوسف کو بیچ کے یعقوب سے اظہار کیا کہ اسکو درندہ نے پھاڑ ڈالا تب یعقوب نے جانا اور کہا کہ یوسف مرے بیشک پھاڑا گیا چنانچہ یہ بات سفر التکوین کے سینتیسوین باب کی تینتیسوین سطر مین ہے اور اسی سفر کی ترتالیسوین باب کی چھبیسوین سطر مین مذکور ہے اور وے مصر سے روانہ ہوئے اور کنعان کی زمین اپنے باپ یعقوب پاس پہنچے اور اس سے کہا یوسف تو اب تک جیتا ہے اور وہ مصر کی ساری سرزمین کا حاکم ہے اور یعقوب کا دل اسکے سننے سے اڑ گیا کیونکہ اسنے انکا یقین نکیا انتہیٰ اگر یعقوب علیہ السلام کو غیب کی تمام باتون پر اطلاع ہوتی تو اپنے بیٹے یوسف کو آپ جا کر لیوالے لیتے بلکہ بھائیون کے ساتھ نبھیجتے اور جب یوسف کی خبر سنتا تو یقین جان لیتا کیون میان خادم ائمین کر سکتا

تم تو عیسیٰ اور یعقوب وغیرہ کی غیب دانی کی طور معلوم کر چکے اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب نمائیان جو اللہ تعالیٰ نے بہتیری
پیشین گوئیان ان کو زیادہ دین تھین اور وقت پر پوری ہوتی آئی ہین سو تمہارے سامنے بضرورت مقام ان میں سے چند
ایک لکھی جاتی ہین سنئے کہ یہودیان کہتے تھے جنت میں کوئی نہ جاویگا مگر یہودی اور رسول کو عداوت یہود کا تب اس آیت
کے نزول سے جو پہلے سپارہ کے گیارہوین رکوع میں ہی فرمایا قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ عِنْدَ اللّٰہِ خَالِصَۃً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ
اَیْدِیْھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ یعنے تو کہہ اگر تم کو ملنا ہی گہر آخرت کا اللہ کے یہان الگ سے اور لوگون کے
تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہ آرزو کبھی نہ کرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھ ان کے اور اللہ خوب جانتا
ہے گنہگارون کو انصاف کیجئے اس آیت مین حضرت کی کس زور شور کی پیشگوئی ہے کیونکہ موت کی آرزو کرنی
امر اختیاری تھی اسکو کبھی نہ کرنے کی خبر دی اور ویسا ہی ہوتا گیا جب بارہ سو پچاس برس گذرے کسی یہودی نے اس بات کی
آرزو نہ کی اگر تمہارے دل میں کچھ شک ہو تو یہود سے امتحان کیجئے اور جب مسلمانون اور کفار قریش مین صلح ہوئی اور اس
مین یہ شرط تھی کہ مکے میں اس سال مسلمان نہ جاویں تب مسلمانون کو مکہ فتح نہ ہونے سے سخت غم ہوا تو فرمایا اس آیت
کے نزول سے جو چھبیسوین سپارے کے بارھوین رکوع میں ہی لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ
مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ
فَتْحًا قَرِیْبًا یعنے تم داخل ہو رہو گے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ
سو جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی اس سے ورے ایک فتح نزدیک ایسے ہی ہوا کہ مکے مین داخل ہوئے اور اسکے
قریب خیبر کو فتح کیا اور جب قیصر اور کسریٰ کے جنگ تھا مسلمان قیصر کی فتح اور مکے کے کفار کسریٰ کا غلبہ چاہتے تھے
اسمین غلبہ کسریٰ کو ہوا تب اس آیت کے اترنے سے جو اکیسوین سپارے کے چوتھے رکوع مین ہی فرمایا غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ
اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ یعنے دبے ہین روم لگتے ملک
مین اور وہ اس دبنے کے پیچھے غالب ہونگے کئی برس مین پھر ویسا ہی ہوا کہ چند سال مین روم غالب آیا اور ایسا ظاہر ہے کہ تب
روم کا پھر غالب ہونا محال عادی سا تھا چنانچہ اس بات کو سیل نے سورہ روم کی شرح مین لکھا اور انگریزون سے ثابت کیا ہے
اور مکے مین حضرت تشریف لاتے دیکھ کے عالم مین کافرون نے مسلمانون کو دیکھ کے کہا کہ ہم سب کا مسئلہ ایک ہی اچھے ہوتے

نجا الفو انجے بدر لینگے تب اس آیت کے اترنے سے جو ستائیسوین سپارے کے دسوین رکوع مین ہی فرمایا سیہزم الجمع
و یولون الدبر یعنے عنقریب شکست کہاویگا میل اور بہاگینگے پیٹھ دیکر پہر اشارہ فرمایا کہ یہہ بہاگ بدر کے
جنگ مین ویسا ہی کفار اس جنگ مین بہاگ گئے اور بدر کا جنگ ہونیکے آگے حضرت کفار کا قافلہ چاہا ہی سنکر اس آیت
کے نازل ہونے سے جو نوین سپارے کے پندرھوین رکوع مین ہی ارشاد کیا اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین
انہا لکم یعنے جسوقت وعدہ دیا تہا اللہ تمکو دو جماعتون مین سے کہ ایک تمکو ہاتھ لگے ویسا ہی کفار کو بڑی جمعیت
بڑی شوکت سے آئی تہی سو ہاتھ لگی اور حضرت جنگ کا قصد کرتے تو بعضے اعراب منافقان بہانہ کرکے لڑائی کو
نجاتے تو یہہ آیت اترنے سے جو چہبیسوین سپارے کے دسوین رکوع مین ہی تو قل للمخلفین من الاعراب
ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونہم او یسلمون یعنے اے نبی کہدے پیچہے رہ گئے گنوارون
کو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگون پر بڑی سخت لڑائی تم انسے لڑوگے یا وے مسلمان ہونگے اسی موافق حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ کے وقت فارس کے بادشاہ کے جنگ کے واسطے وے لوگ بلائے گئے اور اس آیت کے نازل ہونے سے جو دوسرے
سپارے کے گیارھوین رکوع مین ہی ارشاد فرمایا ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ
علی الدین کلہ یعنے اسنے بہیجا اپنا رسول ہدایت لیکر اور دین سچا اسکو اوپر کرے ہر دین سے اسی موافق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دین سب دینون پر غالب ہوا سوائے اسکے بہت باتون کی خبر دی تہی کہ اپنی امت بیت المقدس کو اور مصر
کو اور شام کو اور عراق کو اور عجم کو اور سندہ کو اور خوزک کو اور کرمان کو فتح کرینگی اور ایک جماعت کشتیون پر سوار
ہوکے قیصر کے شہر کو جاکے لڑیگی اور کسری اور قیصر کے خزانے مسلمانون کے ہاتھ لگینگے اور اپنی نبوت کے بعد خلافت تیس برس
تک رہیگی پہر بنی امیہ سلطنت کرینگے اور عباس کی اولاد کی سلطنت ہوگی اور ترک عرب پر غالب آوینگے اور جب تک
عمر رضی اللہ عنہ زندہ رہے تب تک کچہہ فتنے مسلمانون مین نہونگے اور وہ شہید ہوگا اور عثمان رضی اللہ عنہ بہی
شہید ہوگا اور حسین رضی اللہ عنہ کربلا مین شہید ہوگا اور حسن رضی اللہ عنہ مسلمانون کی دو بڑی جماعتون
مین ملاپ کرویگا دیکہئے وے سب باتین اپنے اپنے وقت پر ہوئی ہین اور بہت سی باتین ہین کہ اپنے وقت
پر قیامت تک ہو رہی ہوتی جاوینگی غرض ایسی بہت سی پیشگوئیان ہین تمام نہین ہوسکتیں اس مختصر مین سما سکے اگر تفصیل کی خواہش
ہو تو اسپر قیاس کر لیجو اور ہم نے لکہا ہی اگرچہ لوگ محمد کے حق مین پیشگوئی کے طور پر بہت سی باتین آئی ہین

لیکن انہیں اکثر باتیں جو خدا کے اگلے کتابوں میں پیشتر سے مندرج ہیں سیکھی ہوئی باتوں میں شمار کیا چاہئے انتہی سنو تو اگر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود و نصاری کے معلموں سے تعلیم پائیے ہوتے تو اس بات کا لگاؤ تھا لیکن سب دوست
و دشمن کے بیان سے ہی متحقق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے اور امی لوگوں میں انکی پرورش ہوئی اور کبھی کسی یہودی یا نصرانی
سے کچھ تعلیم نہ پائی اور چالیس برس تک ان باتوں کا خیال بھی نہ تھا پھر یکایک لوگوں کو خدا کے امر و نہی کی تعلیم دینی اور اچھی
اچھی نصیحت کرنی اور اگلے قصے انبیا کے بیان کرنا اور یہود کے علما کے سوالات کا جواب با صواب دینا انکی پیغمبری کو بے انتہا
بڑھتی ہوئی کیا بڑی دلیل ہے اور اگلے کتابوں کو سنکے کہنے کا احتمال ہرگز نہیں ہو سکتا مگر مسیح کے حق میں یہ بات ثابت ہے
کیونکہ مسیح نے بارہ برس کی عمر ہوتے معلموں سے تعلیم پائی ہے چنانچہ لوقا کی انجیل کے دوسرے باب کی چھیالیسویں سطر
میں لکھا ہے کہ مسیح کو ہیکل میں معلموں کے بیچ بیٹھے ہوئے انکی سنتے اور انسے سوالات کرتے ہوئے پایا انتہی پس مسیح نے جو باتیں
کہیں ہو سکتا باتوں میں شمار ہوتی ہیں کہ جاتیں جبکہ معلموں سے سیکھی ہوئی باتیں تھیں اور تم نے بھی انجیل کے بیچ سے لکھا ہے
کہ وہ بہت سی باتیں یا لکھی ہیں خصوصا خداوند مسیح کے تولد ہونے کی اور تکلیفات پانے کی اور جہان کے بخشش کے لئے
کفارہ ہونے کی اور خلق اللہ کو اسکی معرفت سے نجات پانے کی خبر دی ہے انتہی ایسی باتیں نصارٰی کی کہیں میں ہو کہ
کہ یا تو پیغمبر مسیح یوسف نجار کے بیٹے کے لئے ایسی باتیں ثابت نہیں ہوتیں نہ نص جلی سے نہ نص خفی سے بر فرض تقدیر
اگر موسی نے ایسی باتوں کی خبر دی ہو تو پھر قول نصرانیوں کا کہ مسیح نے انھیں باتوں کی خبر دی سو اسکی پیشگوئی
میں شمار کرنا حماقت ہے کیونکہ معلموں سے سنی ہوئی اگلی باتوں کی خبر دینے کو پیشگوئی نہیں کہہ سکتے اور وہ پیشینگوئی
بھی کیونکر ثابت ہو کہ یوسف نجار کے بیٹے کے بعد ہوا تھا کے اور بنائی ہوئی یا تو نہیں مندرج ہیں اور انکو وہ لوگ لکھتے ہیں
جو اسکی خدائی مانتے تھے غرض انہوں نے دیکھا جو کہا ہے مگر انکے مسیح نے اپنی طرف سے جن باتوں کی خبر دی تو تمہاری انجیل
میں دی تھی سو اسکے برخلاف ظاہر ہوا ہے چنانچہ متی کی انجیل کے سولویں باب کی ستائیسویں سطر میں لکھا ہے ابن آدم
اپنے باپ کی شکوہ سے لیتے فرشتوں کے ساتھ آویگا اور ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا دیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ انمیں سے جو
یہاں کھڑے ہیں بعضے ہیں جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتا نہ دیکھ لیں نہ چکھینگے انتہی
دیکھئے مسیح کا کہا جھوٹ ہو گیا اسلئے کہ اس وقت مسیح پاس جو لوگ کھڑے تھے سو سب مر گئے پر مسیح اپنی سلطنت
میں نہ آیا حالانکہ سترہ سو [illegible] برس [illegible] اکیسویں باب کی بائیسویں سطر میں لکھا ہے تو جانتے تھے کہ جب تک یہ ہوا

کچھ کہا اور وہ جو اسنے کہا ہی واقع ہو تو وہ بات ہوا کئے نہین کہی بلکہ اسنے نبیانہ گستاخی سے کہی ہی تو اس سے مت
ڈرو اور یہہ بھی معلوم کیا چاہئے کہ کوئی نبی اپنے زور زبردستی سے نبی نہین بنا مگر خداوند تعالی نے اسکو نبی بنایا محض
اپنے فضل و کرم سے پس نبی کے وجود کی علت فاعلی فضل و اجتبا و اصطفائے الہی ہی اور نبی کی علت مادی نبی کا جسم
شریف اور نفس قدسی ہی باعتبار پاک عقیدون و نیک خلقون اور اچھے عملون کے بموجب حکم اللہ کے اور علت
صوری نبی کی دوام افاضۂ فیوض فضل و اجتبا و اصطفا من جانب اللہ اور نبی کی علت غائی ظہور شرف اور عزت
حق اسواسطے کوئی نبی اللہ کا سا غیب دان نہین اور نہ وہ سبحانہ تعالی کا سا قوت و قدرت و کبریا اور عظمت رکھنے والا
اور نہ اسکا سا سہو و غلط سے مبرا محض اس بیان کی واقعی کا شاہد عادل یہہ ہی کہ کسی بزرگ نے آدم سے لیکے آجتک ایسے دعوے
نکئے مگر تم نے یوسف نجار کے بیٹے پر ان سب دعوون کو ثابت کیا ہی اگر حقیقت سمجھتے ہو تو اس شخص کی نبوت کے نفی
کی کوشش کرتے اگر اسے خدا بنانے کا خیال رکھتے ہو تو سست رہو تمہارا یہہ خیال باطل محال ہی یوسف نجار کے بیٹے کی خدائی کا رد
آگے مذکور ہوگا انشاءاللہ تعالی اب یہان یہہ ہی کہ معجزہ چیزون مین تصرف کرنے کا ہو یا ہونہار باتون کی خبر دینے کا ہو
سو دوسرون کو نبوت کے معلوم کرانے کی ایک علامت ہی نہ اصل مادہ و صورت نبوت پھر جہان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے خدا کے حکم سے اپنے فرشتے نہونے کا اور اپنے غیب نجاننے کا اور اپنے پاس اللہ کے خزانے نہونے کا اقرار فرمایا ہی
تو تم ای خادم انجیل کرستان ان باتون کو اس حضرت مقدس کے نبی نہونے پر دلیل لینا عین کفر و عناد کا ظاہر کرنا
ہی اور یہہ جو تم نے گپ لگائی کہ موسی نے یوسف نجار کے بیٹے کے تولد ہونے کی اور تکلیفات پانے کی اور جہان کے
بخشش کے لئے کفارہ ہونے کی اور خلق اللہ کو اسکی معرفت سے نجات پانے کی خبر دی ہی سو توریت کے کسی سفر میں
نہین تمنے لوگون کو فریب دینے کے لئے ایسے دعوے جھوٹے کئے مین اگر تمکو خیال باطل ہوگا کہ یہہ فقرہ توریت کا یوسف
نجار کے بیٹے کے حق مین ہی سو دعوے کی دلیل ہی وہ فقرہ یہہ کہ اللہ تعالی قائم کرنے والا ہی ایک نبی تیرے درمیان سے تیرے
بھائیون سے تجھ سا مجھ سے کریگا تیرے لئے الہ تیرے نے اسکی سنو تم یہہ ٹھیک لفظی ترجمہ ہی عبرانی سفر الاستثنا کے
اٹھارھوین باب کے پندرھوین فقرے کا سو جاننا چاہیئے کہ حاضرین توریت میں جیسی ہو ویسی ہی سبحانہ تعالی کی جانب
سے بنی اسرائیل شخص واحد کے طور پر اکثر بیان کیا گیا ہی اسیطرح بیان کیا گیا ہی کہ تیرے بھائیون سے تو کل بنی اسرائیل
کے بھائی کل آل عیص بن اسحق ہونگے سگے بھائی بن کی جہتہ سے اور اولاد اسمٰعیل بن ابراہیم ہی کہ چچیرے بن کی جہتہ

ہے کیونکہ اسرائیل یعنے یعقوب اور عیص دونوں ایک ہی ماں باپ کے بچے ہیں پھر کوئی نبی عیص میں سے نکلا اسواسطے لیکن
نبی اسماعیل میں سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ تہے ہوے اور بنی اسرائیل کو نجات کی خوشخبری سنا کے ملایا کئے پر اکثر
سے کئی سعادتمند مان گئے اکثر اشقیا نے نمانا اور اس فقرے میں جو موسیٰ کی مشابہت واقع ہوی ہے سو ظاہر ہے کہ موسیٰ
علیہ السلام عبد اللہ کہلاتے تھے یوشع بن نون کی پہلے باب کے دوسرے فقرے میں پانچویں فقرے میں تیرھویں فقرے میں دیکھو کہ سطرح
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی چنانچہ اپنی امت کو سکھایا ہے کہ گواہی دیا کریں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ اور عمران کے بیٹے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیغمبر اور موسیٰ نے کلمہ توحید کا لا کے توحید پھیلائی ان سے پہلے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور موسیٰ نئی شریعت لائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور موسیٰ اپنی قبر پوجے جانے
کے ڈر سے اسکو چھپانے کا فکر کر گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہہ فرمایا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ
یعنے اللہ نہ بنا میری قبر کو بت جو پوجا جاتا ہے اسکے سوا معجزے بہت سارے ہیں کہ جنکا بیان طول طویل ہے لیکن کسی پیغمبر
کو کسی پیغمبر کے معجزے بعینہا لا ماصر ور نہیں چنانچہ ہم پہلے برہان میں ثابت کر چکے ہیں جب یہ تقریر مقرر ہو چکی تو اب
ہم کہتے ہیں یوسف نجار کا بیٹا موسیٰ کا نبی نہیں کیونکہ موسیٰ عبد اللہ کہلاتے تھے اور یہہ ابن اللہ کہلاتا تھا اور
ایک فرقہ سے آپ کو شریک اللہ کا مانتا منا تا تھا اور موسیٰ کے لوگ موسیٰ کو عمران ہی کا بیٹا جانتے تھے اور موسیٰ
بھی لیکن یوسف نجار کے لوگ اسکے باپ کا انکار کرتے اور اسکو بن باپ کا مانتے ہیں اور ابن اللہ بناتا اور موسیٰ پیغمبر
تھے نہ ابن اللہ نہ شریک اللہ موسیٰ نے توحید پھیلائی یہ تثلیث موسیٰ نے اپنی قبر چھپائی یوسف نجار کے فرزند مصلوب
کی قبر آج اور شلیم میں نصاریٰ کی پوجے میں ہے موسیٰ نے شریعت لائی ابن نجار اور اسکے تابعوں نے شرعی اور
پیغمبر طہارتی اور مردار خواری وغیرہ پھیلائی اور اس فقرے میں ہے کہ وہ نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں سے ہوگا یوسف نجار
کا بیٹا بقول نصاریٰ کے کسی کے بھائی کا نسل نہیں ہے بلکہ ان کے قول سے ایک طرف خدا کا بیٹا ہے خدا تو کسی کا
بھائی نہیں دوسری جانب مریم کا بیٹا سو وہ کسی کی بہن تو ہو سکتی ہے لیکن کسی کی بھائی ہو نہیں سکتی ان سبب سے
یوسف نجار کا فرزند وہ نبی موعود نہیں جسکی موسیٰ نے خبر دی ہے اور وہ جو تم نے لکھی ہے کہ عیسیٰ نے محبت سی باتیں
الخ سے باتیں کون عقلمند باور کریگا کیونکہ [illegible] دین کی کتاب ہونے کا مجموعہ عبرانی زبان میں ہے اور یوسف کے بیٹے
کی زبان وہی تھی علاوہ یہود کا لکھنا پڑھنا [illegible] تھا اور وہ سب کتابیں دیکھا نہیں تھیں پھر جو کچھ [illegible]

گوئیان اسمین کئین تھین سو اس شخص کی زبان سے نکلین پھر اسکی خاص پیشین گوئیان نہوین پھر انجیل نویسون نے
جو کچھ اسکے احوال گذرا اسو چوتھے برس کے بعد اپنی کتابون مین لکھکے مشہور دیا کہ اس شخص نے ان سب باتون کے واقع
ہونے سے آگے خبر دی ہی گویا انھون نے دیکھا نجوم کہا ہی باقی رہی انجیل کی بشارت پھیلنے کی بات سو وہ کون سا بڑا
کام کیونکہ اباحت کا مذہب بہت جلد پھیلتا خصوص کہ اس طریق مین رات کو روٹی اور شراب سب طریق
والون مین بٹنے کا معمول رہے اور بت پرستی کا اصل اسمین قایم یعنے یوسف نجار کے بیٹے کو پوجا کرے وہ ہمارے
مقصدین سب پوری کردیگا بت پتھر کی اسمین کیا طاقت اور ایک زندی ہو دوسری کو بیاہ کرنا اسکے ہوتے
ہوئے حرام ان وسوسون سے اکثر زندیون نے اس آئین کو قبول کیا اور مردار خوار کے شوقیون نے بھی اور جب مجمع
عورتون اور رندیون کا ہوتا ہی اور صحبت پریون کی ملتی ہی اور روٹی اور شراب مفت کھانے پینے مین آتی
ہی اور گناہ کا کفارہ یوسف نجار کے بیٹے کے خون سے ہو چکا ہی تو پھر کونسا ہوا رستہ اس طریق سے آگا جو عقلمند
ایسا طریقہ سنیگا سو کہیگا کہ البتہ یہہ راہ عوام مین جلد پھیلیگی اسمین پیشین گوئی کیا ہی باقی رہی اچھی باتون
کی وصیت سو تو مشترک ہی بت پرست بھی ویسی وصیتین علی العموم کیا کرتے ہین اور یہہ بھی ایک بہتان ہی کہ
حضرت نے کسی پیشین گوئی مین کسی نبی کے پیشین گوئی کے برخلاف فرمایا ہی بلکہ یوسف نجار کے بیٹے پر کسی نبی
کے لکھے سے ایسی بات ثابت ہوتی ہی ازانجملہ یہہ ہی کہ یوسف نجار کی نسل ہو کر بن باپ کے کہلا کر کنواری کے
بیٹے بن کر ایک نبی کی پیشین گوئی مین داخل ہوا جو فرمایا کہ یہہ لو کنواری جنتی ہی ایک بیٹا اسکا نام ہوگا عمانوئیل
اور ازانجملہ جو کچھ داود نے سلیمان کے حق مین کہا ہی سو اسکو آپ پر کھینچ لیا جو کچھ داود نے اپنے حسب حال فرمایا ہی
سو اسکو الٹی تاویل کر کے آپ پر واقع ہونے کا دعوی کرنا ایسی بہت ساری باتین مین کہان تک لکھون اور جو تم نے
لکھا ہی کہ آیندہ کی بھی کچھ خبر دینے مین ایسی بسی کا فرق نہ لگانی سب انبیا پر ہو سکتی ہی کہ جن او شیطان سے سنکر خبر
دینے کی تہمت کا ڈر لوگ ان جنابون پر ڈال سکتے ہین اسیطرح سحر و طلسمات کا بہتان بھی پھر جو سب انبیا کا حال
سو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حال لیکن انجیل متی وغیرہ سے ثابت ہوتا ہی کہ یہود کے علما کہتے تھے کہ ابن نجار کے
بیٹے کے ساتھ بعلزبوب شیطان ہی متی کی انجیل کے بارھوین باب کا چوبیسوان فقرہ اور لوقا کی انجیل کے
گیارھوین باب کا پندرھوان فقرہ دیکھو یہہ بات نئے لوگ کہنے کا سبب یہی تھا اس شخص نے موسی کی شریعت

کا اقرار اعتقاد اور عمل کے باب مین کرکے اس شریعت کی توحید کا اور کئی فرضون کا اور اکثر سنتون کا خلاف بلکہ انکا
بھی کرتا تھا چنانچہ انجیلون سے معلوم ہوتا ہی اسواسطے یہود کے علما اسکی تکفیر اور قتل کو مباح جانتے تھے اور ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہود کو ایسی بات کرنے کی گنجایش نتھی اور آپ قول لا املک مین بالذات مالک نہونے کا
اور آپ سے غیب کو نجاننے کا اندر کو ہی نسبت خبر اللہ کی طرف سے خطاب ہی نازل ہونے کا انکار کہان ہی یہہ بات
یقین ہی کہ کسی نبی نے کبھی دعوی نکیا کہ مین مالک مختار ہون اپنی ذات کا یا غیر کا اور اسیطرح ادعا نکیا کہ مین
علام الغیوب ہون کیونکہ یہہ تو صاف شرک ہی بھلا ایسا کسی نبی نے کہان ایسی بات کہی ہی لیکن تم کرستانون
نے اس سے بدتر مشرکی کی باتین یوسف نجار کے بیٹے پر جڑکے کبھی اسکو خدا کا بیٹا کبھی تین خداؤن کا ایک کبھی عین
خدا ٹھہرایا نعوذ باللہ من ذلک

خادم ائین کرستان کا قول

چوتھی شرط انکی نبوت مین اپنی نہ دوسرے کی طرف داری ہو سو موسی پر کسی بات کی طرف داری توریت سے ثابت
نہین ہوتی بلکہ برخلاف اسکے جو کچھ کہ اسکے بھائی ہارون سے اور اسکی بہن مریم سے گناہ صادر ہوا اور جو کہ اُسسے
سہوا خطا ہوی سو بھی توریت مین مندرج کیا ہی اور موسی آپ اقرار کرتا ہی کہ اسی خطا کے سبب سے بیابان مین میری
لاش پڑی رہیگی اور مین کنعان کی ولایت سے محروم رہونگا اور اگرچہ اللہ تعالی اسکو تمام بنی اسرائیل کا حاکم بنایا
لیکن اسنے سرداری اپنے گھرانے مین مقرر نکی بلکہ یشوع جو اپنے خادم تھا اپنا قایم مقام کیا اگر اسمین طرفداری و نفسانیت
ہوتی تو مقرر وہ اپنی اولاد کو ٹھہراتا اور خداوند عیسی پر کسی بات کی طرفداری نہین ہوسکتی بلکہ اسکے برخلاف
انجیل مقدس مین مندرج ہے کہ اسکی ماں یوسف بڑھئی سے منسوب تھی اور آپ سرا مین متولد ہوا اور کھرلی مین رکھا
گیا اور اپنے حواریون کو خلق کے آگے حقیرون مین سے یعنے اکثر مچھوون کو انتخاب کیا اور خلق سے ہر طرح کی ذلت اٹھائی
اور آخر کو مقتولون کی مانند مصلوب ہوا جیسا کہ اگلے نبیون نے خبر دی تھی سو ان باتون سے ثابت ہی کہ خداوند مسیح
پر کسی طرح کی طرفداری نہین ہی مگر سب باتین جو دیانت و درست عقل کے نزدیک حق ہین سو فرمائین اب
دریافت کیا چاہئے کہ محمد مین طرفداری تھی یا نتھی محمد نے اپنے تئین رسول اللہ اور سب نبیون سے افضل ٹھہرایا چنانچہ
یہہ بات اہل اسلام پر مشہور ہی لولاک لما خلقت الافلاک یعنے اگر تو نہوتا ای محمد پیدا نکرتا مین زمین
و آسمان کو اور حدیث مین محمد خود فرمایا ہی اول ما خلق اللہ نوری یعنے پہلے جو کچھ پیدا کیا اللہ تعالی

سے نبو ہیر انھا سو جیسا محمد سے آپ برکیا تمہین فضیلت دیتا ہی ویسا ہی دعوت کرتا ہون کہ اب ہم عیسی مسیح کو کون سی
فضیلت زیادہ تھی پہلے محمد کی پیدایش کی خبر آدم کے زمانے سے ہوتی آئی محمد اور آدمیون کی مانند باپ سے پیدا ہوا
مگر مسیح کی مان کنواری تھی اور روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی اور اسیطرح بغیر باپ کے وہ پیدا ہوا محمد
نے چالیس برس کی عمر تک دنیاداری اور تجارت میں اپنی اوقات بسر کی بعد اسکے اُسنے اپنے تئین نبی ٹھہرایا لیکن
عیسی خدا کے پیارے کے تولد سے ایک ستارہ نمایان ہوا جسکی خبر توریت میں تھی اور اس ستارے نے مشرق سے مجوسیون
کی رہنمائی کی اور بارہ برس کی عمر میں درس کے عالمون اور فاضلون سے مذہب کی باتین کین یہان تک کہ وے حیران ہو
گئے اور تیس برس کی عمر میں دنگلون کے آگے آسمان سے آواز آئی کہ یہہ میرا عزیز فرزند ہی جس سے مین راضی ہون محمد
نے خود اقرار کیا کہ مجھ مین معجزون کی طاقت نہین ہی مگر عیسی مسیح کے معجزے بیشمار مین محمد نے بہت برسون تک
لڑائی کر کے لاکھون کو قتل کیا مگر عیسی نے کسیکے جان کو نہ مارا بلکہ جب شاگردون نے اسکے دشمنون کو ہلاک کرنے
چاہا تب اسنے انھین جھڑک کر کہا کہ مین کسی کی جان لینے نہین آیا بلکہ اپنی جان کو بہتون کے عوض کفارہ مین دینے آیا
ہون ہان اسنے کئی مُردون کو جلایا اور مصلوب ہونے کے وقت اپنے قاتلون کے لئے یہہ دعا مانگی کہ اے باپ یہہ گناہ
انپر ثابت کر کیونکہ وے نہین جانتے کہ کیا کرتے مین محمد نے تلوار کو بہشت کی کنجی ٹھہرائی مگر خداوند مسیح خدا
کی محبت کو نجات کے سبب ٹھہرایا اور ورون کی مانند محمد بیمار ہو کے موا مگر عیسی مسیح خلق اللہ کے لئے اپنے جان کو کفارے
مین دیا محمد قبر مین پڑا ہی مگر عیسی زندگی کا بیشوا تیسرے دن قبر مین سے جی اٹھا اور بعد چالیس روز کے آسمان پر گیا اور
گنہگارون کے لئے شفاعت کرتا ہی اور قیامت کے روز جہان کی انصاف کرنے کو آویگا۔

محمدی کا جواب نبی کے لئے یہہ شرط جو تمنے گردانی نہیت مہمل ہی اس سے تو موسی اور عیسی کل
انبیاے سلف کی نبوت باطل ہوتی ہی کیونکہ جب انھون نے دعوی نبوت کا کر کے کہا اللہ تعالی اپنے بندون کی ہدایت
کے لئے ہمین بھیجا ہی او ہم پر ایمان لاؤ و تابعدار بن جاؤ نہین تو خدا کی ہیبتکا زیر ہو گے تو انھون نے اپنی بڑی سی
بڑی طرفداری کی کہ اورون کے سے انسان ہو تھے آپ کو خدا کے پیارے اور بڑے مقرب ٹھہرایا اور سبھون کے ہادی
بنگئے پس کسی کو نبی کہا چاہیئے سنو میان کچھ کرستان نئی بات یہہ ہی کہ نبی کی نبوت جب دلیل سے ثابت ہو چکے
تو میں کچھ اشکال نرہا موسی نے جو اپنے بھائی ہارون سے اور بہن مریم سے گناہ صادر ہونے کی حقیقت اور اپنے

جانا اور ہمن ہی کو لینا چاہئے وہ زمین جسکو تو ناپسند رکھتا ہی سو اپنے ان دونو بادشاہون سے چھوٹ جائیگی الغرض یہہ وعدہ یوسف نجار کے بیٹے کے پیدا ہونے سے سات سی بیالیس برس آگے پورا ہو چکا۔ جائے کہ علمہ کے دو معنے ہوتے ہیں ایک تو جوان عورت — جوان بی بی معرفہ کی طور پر دوسرے کنواری پھر بھی معرفہ ہی کی طور پر پھر اسکے معنے یہہ ٹھہرے کہ وہ جوان بی بی حاملہ ہوئی یا وہ کنواری ہوئی یعنے کنواری پن کے ساتھ اپنے شوہر کی پہلی ہی ملاقات میں حاملہ ہو گئی ہے دونو معنے ظاہر ہیں ان کے ہوتے ہوئے کنواری بے شوہر حاملہ ہونے کے معنے کرنا زبردستی ہی — اور یہہ بھی معلوم رہے کہ اگر

سے سہوا خطا صادر ہونے کی کیفیت اور اپنی اس خطا کی سزا کی صورت کو توریت مین بیان کیا اور تمھارے کرستانون
نے جو اپنی مان یوسف نجار کی جورو کو ہم دگر سے منسوب ہونے اور آپ سرا مین تولد پانے اور کھرلی مین رکھے جانے کا حال کہا ہی
سو ایسی باتین کچھ لوقا نے اور کچھ متی نے اپنی انجیلون مین جو ستر برس بعد لکھین ہین وارثے حواریون کو مجھون سے انتخاب
کرنے کی بات محض اتفاقی ہی مگر نہ بہتر آدمیون کو مانگ کے مجھون کو اللہ کی طرف کیٹ بلایا تھا اور خلق سے ذلت اٹھانے
کی بات کچھ اختیاری نہین جو کوئی اپنے حد سے بڑھکے قدم رکھیگا اور بڑی بڑی باتین کہیگا تو البتہ اپنے ہم وطنون کے
ہاتھ سے ذلتین اٹھاویگا پھر اگر سچا نبی ہی تو اسکو اجر عظیم ہی اگر جھوٹھا نبی ہی تو اسکو دنیا مین یہہ سزا ہی اور
آخرت مین بدترین جزا اور مصلوب ہو جانے کی خبر کی پیشین گوئی کو کیونکر باور کیجیے اس واقعے سے سالہاے
دراز کے بعد انجیل نویسون نے لکھا ہی چنانچہ اسکا بیان آگے بھی آیا ہی القصہ جب ایسی ایسی مشہور باتین انجیل
نویسون نے چھپا سکے کر لکھین تو یوسف نجار کے بیٹے پر عدم طرفداری اپنی کیا ثابت ہوئی اب انصاف سے
دیکھو کہ قرآن مجید مین بیان ان پیارے ادمیون کا جو کفار نے جناب نبوی کے حق مین کین تھین اور جو کچھ اگلا حال
حضرت محمدی کا تھا اور جو چوک بھول بمقتضاے بشری سے واقع ہو گئی تھی سو مفصل مذکور ہی چنانچہ عبس اور
والضحی اور الم نشرح اور دوسری سورتون کی آیتون کو مطالعہ کرو تو معلوم ہو اختصار کے سبب سے یہان
مذکور نہ کیا پھر موسی اور عیسی مین غیر طرفداری جاننا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طرفداری کا بہتان کرنا الٹی بات
ہوا رے میان خادم آئین کرستان ذرا کان کھولکے اور ایک بات سنو کہ یوسف نجار کے بیٹے کی مان یوسف نجار
کی جورو رہنی تمام ناصرہ کے شہر کو معلوم تھا چنانچہ لوقا کی انجیل کے تیسرے باب کے تئیسوین فقرے سے اور متی کی
انجیل کے تیرھوین باب کے پچپنوین اور چھپنوین فقرے سے ظاہر ہی اسکے سوا یوسف نجار کے بیٹے نے یہہ بات آپ
لکھی ہی کہ اپنی مان یوسف نجار سے بیاہی تھی بلکہ متی نے اس قصے کو پوشیدہ نہ رکھ سکا نا چار لکھدیا اس مین یہہ
زیادہ کیا کہ اسکی مان روح القدس سے حاملہ پائی گئی اگر بقول تمھارے یوسف نجار کے بیٹے نے ہی یہہ بات لکھی گئی ہو
تو اپنی بڑی طرفداری کی ہی اصل باپ کا انکار کرکے آپکو روح القدس کا بچہ ٹھہرایا سچا ہی اس سے اور کیا طرفداری
ہو گی علاوہ متی نے یوسف نجار پر ایک خواب کی تہمت بھی جڑ دی ہی کہ اسکو فرشتے نے خواب مین کہا تیری جورو
روح القدس سے حاملہ ہی اور لوقا نے یوسف نجار کے بیٹے کی مان پر اسی تمثیل کی باتین ستائش کی لگائی ہین اگر یوسف

چودھوین فقرے مین عبرانی توریت کے درمیان ماضی ہی کے صیغے رکھے گئے ہین اور کرستانون کے ترجمے مین جو بیان مستقبل صیغے سے لائے گئے ہین سو متی کی بات کی پرورش کے واسطے فقط - اور عمانوئیل
کرکے جس سے یحیی کی طرف اشارہ ہوا ہی سو کوئی عالم یہود کے کہتے مین کہ وہ وہی ہی جسکا نام شیار شب کرکے مشہور ہوا اور کئی احبار بیان کرتے مین کہ وہ بچہ وہ ہی کہ ماہر شلال اسکا نام مشہور تھا یہہ بات
عمانوئیل کے باب مین صحیفہ اشعیا کے کرستان شارحون نے بھی لکھی ہی خصوصاً جارج ڈویلی اور رچارڈ مانٹ نے حاصل کلام یہہ کہ متی نے اپنی کتاب کے پہلے باب کے تئیسوین فقرے مین ٹھک بتربا کی چال سے
یوسف نجار کی جورو کو کنواری اور اسکے پہلوٹھے کو جو اپنے ہی شوہر یوسف نجار کے بچھونے پر جنی تھی سو کنواری کا جنا عمانوئیل ٹھہرا کے اشعیا کے صحیفے کے ساتوین باب کے اس چودھوین فقرے کو اس بنا

نجار کے بیٹے کی باتیں ہوتو ہوا سکے اپنی طرفداری ہیں کیا شبہہ رہا اسکے سوا آپ کو خدا کا بیٹا کہلانا اور ابکو ابراہیم
اور داود اور سلیمان وغیرہ تمام انبیا سے افضل جاننا اور اپنے کو غفار الخطا یا ٹھہرانا اور بنی آدم کو آدم و حوا کے
گناہ میں گرفتار جاننا اور آپ کو نرالا سمجھنا اور آپکو نجات دینے والا سمجھنا اس گناہ ناکردہ کے گرفتاروں کو یہہ
سب اپنی طرفداریاں نہیں تو کیا ہیں اور متی کے سولوین باب کے چھبیسوین فقرے میں یوسف نجار کے بیٹے کا قول
ہی کہ جو کوئی اپنی زیست کو میرے واسطے ضائع کریگا سو اس زیست کو پاویگا اور اسی باب کے پندرھوین اور
سولوین فقرے میں ہی کہ شمعون پطروس نے کہا کہ تو ہی ہی مسیح بیٹا جیتے خدا کا تو یسوع نے فرمایا کیا اچھا ہی
حال تیرا اے شمعون غرض یہہ سب طرفداریاں نہیں تو کیا ہیں یہہ سب تشتے نمونہ خروارے ہی اگر تمھارے
انجیل کو یسوع نے اس شخص پر بہتان کیا ہی تو اسکا وزر انکی گردن پر ہی تمنے لکھا ہی موسی نے سرداری اپنے گھرانے
میں مقرر نکی بلکہ جیسے جی اپنے خادم کو اپنا قائم مقام کیا اگر اسمیں طرفداری اور نفسانیت ہوتی تو مقرر وہ اپنی اولاد
کو بہر جاتا انتہی دیکھئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے چچا کا بیٹا علی ہر بیار کا داماد ہوتے ہوئے اور اپنا چچا عباس
موجود رہتے ہوئے جیتے جی اپنے رفیق ابو بکر صدیق کو اپنا نایب کیا اور حکم فرمایا کہ لوگوں کا امام ہو کے نماز کیا کریں
یہانتک کہ ابو بکر صدیق اور عمر ابن الخطاب بھی اپنے رسول کی چال پر چلے یعنے اپنے بیٹوں کو خلیفہ نکیا اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ طرفداری ہوتی تو البتہ اپنے داماد کو کئی کاموں کی حکومت دیتے اور انکے لئے لباس فاخرہ
تیار کرواتے بلکہ اپنا نائب کرتے موسی نے تو اپنی برادری کی بہت طرفداری کی ہی کہ شہادت کا صندوق اپنے بھائی
ہارون اور اسکے بیٹوں میں مقرر کیا اور مقدس لباس بزرگی اور فخر کا مخصوص اپنے بھائی ہارون کے لئے طیار کروا
چنانچہ اسکا بیان سفر الخروج کے اٹھائیسوین باب میں لکھا ہی دیکھ لیجئے پس تمھاری شرط سے وہ نبی نہ رہا اور
تمنے لکھا ہی موسی پر کسی بات کی طرفداری توریت سے ثابت نہیں ہوتی اور خداوند علیسی پر کسی بات کی طرفداری
نہیں ہوسکتی بلکہ اسکے برخلاف انجیل مقدس میں مندرج ہی انتہی یہہ بات بھی صرف جھوٹھ ہی بلکہ انھوں
کا برا اقرار انہیں ثابت ہی چنانچہ توریت کے سفر الخروج کے ساتوین باب کے پہلے فقرے میں ہی کہ اور فرمایا یہوہ نے
یعنے جناب قدس الہی نے موسی سے کہ دیکھ بنایا میں نے تجھکو الہ فرعون کے لئے اور ہارون تیرا بھائی ہوگا تیرا نبی یہہ ٹھیک
ترجمہ ہی عبرانی توریت کا اور اسکے سفر الاستثنا کے چھبیسوین باب کی اٹھارھوین سطر میں لکھا ہی اور یہوا

کہ بیٹے کی ولادت پر جما ہی اور کرستان لوگ سب اس ٹھگی پر شاد ہیں کہ دیکھو شعیا نبی پہلے ہی سے اسکی ولادت کنواری کے شکم سے ہونے کی بشارت دے گئے ہیں واہ واہ کیا درست دعوا اور کیا مطابق
دلیل ہے اور ان معاملہ فہموں کی کیا تحقیق سمجھ کہ مغالطے کو بشارت واقعی تصور کر رہے ہیں یہاں ایک کام کی بات معلوم ہوئی کہ کرستان لوگ لاف کرتے تھے ہماری اصل کتابیں اپنے کرست کے بعد
بہت قریب زمانے میں لکھی گئی ہیں اگر انمیں غلطی ہوتی تو انکا رواج ہونے نپاتا اسوقت کی اصل حقیقت جاننے والے لوگ تبھی ان کتابوں کو نامقبول ٹھہراکے ڈال دئیے ہوتے سو یہہ لاف کرستانوں کا بے اصل نکلا

ہے بھی آج کے دن تجھسے اقرار فرمایا کہ تو خاص گروہ ہووے اور تیرے سب حکم کی اطاعت کرے وے تجھے سارے گروہون
سے جنھین اسنے پیدا کیا مدح اور نام اور عزت مین زیادہ بالا کرے اور تو ہووے اپنے خدا کی مقدس گروہ ہووے جیسا
اسنے کہا انتہی سو جو موسی نے کیسی اپنی بہتری خبرداری اور تعظیم کی بات لکہی کہ آپ کو فرعون کا خدا اور اپنے بھائی
کو اپنا نبی اور بنی اسرائیل کو تمام گروہون سے افضل بنایا اب اسکو تم نہی کہنا بیجا ہی اور متی کی انجیل کے گیارھوین باب
کی نوین سطر مین مسیح کہتا ہی پھر تم کیا دیکھنے کو باہر نکلے کیا ایک نبی ہان مین تم سے کہتا ہون بلکہ ایک شخص نبی سے
بہتر اور بارھوین باب کی اکتالیسوین سطر مین کہتا ہی کہ ایک یونس سے بہتر یہان موجود ہی اور بیالیسوین سطر مین
کہتا ہی دیکھو ایک یہان سلیمان سے بہتر موجود ہی اور یوحنا کے آٹھوین باب کی بارھوین سطر مین کہتا ہی عیسی نے پھر انھین
کہا جہان کا نور مین ہون اور چوونوین سطر مین لکھا ہی عیسی نے جواب دیا اگر مین اپنی تکریم کرتا ہون میری تکریم کچھ نہین
میرا باپ ہی جسے تم کہتے ہو ہمارا خدا ہی وہ میری تکریم کرتا ہی اور چھپنوین سطر مین کہتا ہی تمھارا باپ ابراہیم
بہت مشتاق تھا کہ میرا دن دیکھے چنانچہ اسنے دیکھا اور خوش ہوا یہودیون نے اسے کہا تیری عمر ابھی پچاس برس نہین
اور تو نے ابراہیم کو دیکھا عیسی نے انھین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون پیشتر اس سے کہ ابراہیم ہو مین ہون اور متی
کی انجیل کے گیارھوین باب کی ستائیسوین سطر مین کہتا ہی سب چیزین میرے باپ نے میرے حوالے کین اور کوئی بیٹے کو نہین
جانتا بلکہ وہی باپ اور نہ کوئی باپ کو جانتا ہی مگر بیٹا انتہی دیکھو تو تمھارا مسیح کیسا اپنا فخر کیا ہی کہ آپ کو نبیون سے
افضل اور مقدم جانا اور اپنے کو جہان کا نور گردانا یہان تک کہ اپنی تکریم لایق اللہ ہی کو بتایا اور ماسوی اللہ کا مالک
و مختار بنگیا اور اللہ کی معرفت اپنے ہی پر حصر جانا سوا اسکے تمھارے قول سے خدا کا بیٹا بلکہ خدا بھی کہلایا اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایسی کچھ طرفداری کی بات نہ کہی بلکہ ایسا فرمایا کہ لَا تُطْرُونِی کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی
ابْنَ مَرْیَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میری تعریف مین حد سے نہ بڑھو جیسا بڑھایا نصاری نے مریم
کے بیٹے عیسی کو اور کہو اللہ کا بندہ اور اسکا رسول اور لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰہُ نُوْرِیْ جو فرمایا سو بیان واقعی ہی خلاصہ اسکے معنے کا یہہ ہی کہ مین مخلوق بلا واسطہ ہون اور سب چیزین میرے
واسطے سے مخلوق ہوئین اور حدیث قَالَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ کا بیان یہہ ہی کہ اگرچہ قادر قدیر انتہا عوالم
بنانے پر قادر ہی مگر اس عالم کے نظام مین ایک ہی مخلوق سب سے اول مخلوق ہونے پر تمام متاہلین قائل مین محبوس

اسکو ہم بولتے ہین یونان کے پچھلے فلاسفہ ایک نام بولتے ہین جسکا ترجمہ عقل اول ہی اور نصاری کا تراوخنا کہتا ہی کہ
وہ کلمہ تھا اور یہود اسکو ایک نول کہتے ہین اور مسلمان نور محمدی ہم محمدیان ان سب کا محاکمہ کرکے کہتے ہین کہ وہ
ایک حقیقت جامعہ ہی اسکا تعلق بمقتضاے حکمت واحد لاشریک لہ ایسی ایک اکمل فرد سے ہوا چاہیے کہ جو نہ خدائی
کا دعوی کرے نہ خدا کی شرکت کا نہ اسکی فرزندی کا بلکہ وہ آپکو اول بندہ درگاہ الہی جانے باوجود اسکے اسکی
دعوت اور شریعت کو عموم مطلق ہووے اور ملک وملت کا حاکم ہووے سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ایسی فرد
نہین یہی اشارہ ہی آپکے فرمودے کا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ جاننا چاہیئے کہ ہر نبی کا درجہ جیسا اللہ تعالی کے پاس
ہی پردۂ غیب مین ہی امتی غیب دان نہین اسواسطے نبی کو مناسب ہتا ہی کہ جو درجے اپنے اللہ تعالی نے امت کو بتلانے
کا حکم فرمایا سو بتلا دین اسواسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درجے ویسے بتادئے جیسے نبی کے لئے ممکن ہین ویسے
کہ نبی کی حد سے بڑھکے الوہیت کے درجے کو پہنچین اگر کوئی بے ادب مشرک ویسی بات ہمارے پیغمبر پر جوڑتا ہی تو
محض بہتان ہی حضرت نے فرمایا لَا تُخَیِّرُوْنِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ اور لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی ابْنِ
عِمْرَانَ اور لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰی یعنے حضرت کی تفضیل اوران بزرگون کی تحقیر
مت کرو اگرچہ آپکی فضیلت بسبب توحید کامل اور محبت الٰہی بدرجہ کمال اور دوسری باتون مین سب انبیاپر
ثابت ہی بلکہ تمھاری کتابون مین بھی باوجود زمانے کے تغیر وتبدیل اور حذف وزیادتی کے آپکی بشارتین موجود
ہین چنانچہ آیندہ معلوم ہو جائیگا یہہ انصاف سے بعید ہی کہ تم اپنے کرسیت کی ایسی بے اصل بڑی بڑی طرفداریان
اور بزرگیان جو اگلے نبیون مین سے کسی نبی نے اُن صفتون کے ساتھ انکی بشارت نہ دی تھی ثابت ہونے تو سے
ان کو نبی جانین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر جادین یہان صرف تمھارے جی دینی ہی وہ جو ہمنے لکھا ہی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خبر کسی نبی نے نہ دی مگر عیسی کی پیدائش کی خبر ادھر کم زمانے سے ہوتی ہوئی آئی ہی
انہی سو ہم پوچھتے ہین کہ ہر نبی کو اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دینی ضرور ہی تو کہو موسی کے آنے کی اور ابراہیم کے
آنے کی خبر نام لیکے کسنے دی ہی علاوہ اسکے جو تم کہتے ہو کہ محمد کی پیدائش کی خبر کسی نبی نے نہ دی سو صرف تمھارا جھوٹھا
دعوی ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بڑے بڑے علما یہود کے تھے جیسے عبد اللہ بن سلام اور ابن یامین اور
مخیریق اور کعب وغیرہ اور بڑے علما نصاری کے جیسے بحیرا راہب اور نسطورا اور ضغاطر اور جارود اور سلمان

فارس کی و حبش کا بادشاہ نجاشی وغیرہ سبھون نے اقرار کیا کہ آنحضرت کی بشارتین ہماری کتابون مین ہین اور نبیون
کی سب نشانیان آنحضرت مین موجود ہین اور بہتیرے رسول اللہ ہی مین آخرش ایمان سے مشرف ہوے اور تمھارا بادشاہ ہرقل
بھی علامتین دریافت کرکے بولا ایک نبی آنے والا تھا سو یہی ہی اور مصر کا حاکم مقوقس اور عبداللہ بن صوریا
اور عبداللہ بن اخطل اور حیی بن اخطب اور کعب بن اسد اور زبیر بن باطیا اور ان کے سوا بہت سے اہل
کتاب کے علمانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا ہی اب تمھاری توریت و انجیل اپنی اصل پر کہان باقی
رہی ہین جو بعینہٖ وے بشارتین لکھی رہین کیونکہ بادریان ابتدا ہی سے ہر زمانے مین کونسل لینے شورا کرکے ان
کتابون مین خاطر خواہ تغییر و تبدیل اور کم و بیش کرتے اور ہر برس نئے چھپواتے ہین اور تم نصرانیون نے نسخے
اچھے دیکھکر مول لیتے ہین پرانے نسخون کو نجاست پوچھنے مین خرچ کرتے ہین کتب کا تو کوئی حافظ نہین جو
اول و آخر کی کم و بیشی اور غلطی ان کی نکالین دیکھئے احمد بن ادریس عراقی نے تین سو برس کے آگے ایک رسالہ مسمّٰی
باجوبۃ الفاخرہ لکھا ہی سو اسمین تمھاری کتابون سے جو عربی ترجمہ کئی ہوی ہین بہت سی بشارتین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی جسمین نام کی تصریح ہی موجود ہین پر اب وے عبارتین اب کے ترجمہ کئی ہوئی کتابون مین کچھ کا کچھ ہین چنانچہ
اشعیا کی کتاب کے بیالیسوین باب سے لکھا ہی عبدی الذی یرضی نفسی اعطیہ کلامی فی فیہ و یظہر فی
الامم عدلی یوصیہم بالوصایا لا یضحک و لا یصخب یفتح عیون العور و یسمع الاذان الصم
و یحیی القلوب المیتۃ و ما اعطیہ لا اعطی غیرہ احمد یحمد اللہ حمدا حدیثا یاتی من افضل
الارض یفرح بہ البریۃ و ساکنیہا و یوحدون اللہ علی کل شرف و یعظمونہ علی کل رابیۃ
لا یضعف و لا یغلب و لا یمیل الی الہوی و لا یذل الصالحین الذین ہم کالقصبۃ الضعیفۃ
بل یقوی الصدیقین المتواضعین و ہو نور اللہ تعالی الذی لا یطفی اثر سلطانہ علی کتفہ
ترجمہ میرا بندہ جو مجھے خوش کریگا مین ڈالونگا اپنا کلام اسکے منہ مین اور ظاہر کریگا سب امتون پر میرا عدل و صیت
کریگا انھون کو بہت سی باتین نہ پکاریگا اور نہ ہنسیگا کھولیگا اندھی انکھین اور شنوا کریگا بہرے کان اور
زندہ کریگا مردے دلان اور جو مین اسکو دونگا سو دوسرون کو نہ دونگا نام اسکا احمد ہی ستائش کریگا اللہ کی
نئی ستائش آویگا بہتر زمین سے خوش ہونگے اس سے بیابان اور وہان کے رہنے والے اور اللہ کی توحید کرینگے جہان بلندی

لوگون کا نہ نکریگا اور نہ اپنی طرف خواہشون کا کریگا میل اور نہ مغلوب ہوگا ضعیف پر تسلی نہ کرینگے تعظیم اور سلی دیکھاوینا
کو جو مین تلی جھڑی کی مانند بلکہ قوت دیگا ایسے بازون کو جو تواضع کرنے والے ہین اور وہ اللہ تعالی کا نور ہے
جو ہمیشہ بجھتا نہین نشانی اسکی باد شاہت کی اسکے شانے پر ہی انتہی اور اسی کے مطابق اشعیا کی کتاب جسکو وسکان
تیس آرمنی نے سنہ ایک ہزار چھے سو چھیاسٹھ عیسوی مین زبان لاطین سے ارمنی زبان مین ترجمہ کیا ہی اور وہ کتاب سنہ
ایک ہزار سات سو تینتیس عیسوی مین چھاپے خانہ انتونی بورتولی کے چھاپی گئی سو اسکے بعض سطر مین صاف
لکھا ہی کہ اس فقرے کا ترجمہ یہہ ہے کہ تسبیح کرو اللہ کی نئی تسبیح اور نشانی اسکی سلطنت کی اسکے پشت پر
ہی اور اسکا نام احمد ہی انتہی چنانچہ وہ کتاب ارمنیون کے پاس موجود ہی دیکھ لیجیے سبحان اللہ اس عبارت مین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بشارت ہی لیکن ان بڑکون نے اسے اٹھا دیا سو کیا اعیسوی کی چھاپی ہوی کتاب مین
کچھ عبارت اور نامون کی تغییر و تبدیل اور کم و بیشی اس طور سے کر دی یعقوب قبا ہی عضدہ و اسرائیل
مختاری قبلته نفسی اعطی روحی علیه لیخرج الحکم للامم لا یصرخ ولا یصعد ولا یسمع
صوته برا قصبة مرضوضة ولا یکسر وسراجا مطفیا لا یطفی لکن الی الحق یخرج الحکم
لا یسرق ولا یکسر الی ان یضع الحکم علی الارض وعلی اسمه تتکل الامم هکذا یقول
الرب الاله الذی صنع السماء ونصبها وثبت الارض وما علیها واعطی نسمة للشعب الذی
علیها وروحا للذین یطوئونها انا الرب الاله دعوتک بالبر وامسک بیدک واقویک
عهد الاجناس ونورا للامم لتفتح عین العمیان وتخرج المربوطین من الرباطات والجالسین
فی الظلمة من بیت الحبس انا الرب الاله هذا هو اسمی لا اعطی مجدی لآخر و
لا فضائلی للمنحوتات ها ان التی سبق البدء والجدیدات
التی انا اخبر بها ومن قبل ان اخبر تظهر لکم سبحوا الله تسبیحا جدیدا ریاسته
فوق تمجید اسمه تمجد من طرف الارض یا ایها الذین ینزلون الی البحر ویسافرون
فیه الجزائر والساکنون فیها اوعی البریة وقراها تعطون الله مجدا تخبر الجزائر
بفضائل الرب انه القوت یخرج ویکسر الحرب وینهض غیرة یصول ویصرخ علی اعدائه

بقوۃ الخ ترجمہ یعقوب میرا بندہ اسکو مین تائید کرونگا اور اسرائیل میرا پسند کیا ہوا ہی میرے جی نے اسے پسند لیا دونگا میرا روح
اسکو باہر نکالے حکم سب امتون کے لئے نہ پکاریگا اور نہ چیخیگا اور نہ سنی جاویگی اسکی آواز باہر ٹوٹی چھڑی کو نہ توڑیگا
اور دھیمے چراغ کو نہ بجھاویگا لیکن سچائی سے حکم نکالیگا نہ گھبرائیگا اور نہ ٹوٹیگا یہانتک کہ رکھیگا حکم زمین پر اور
اسکے نام پر اعتماد کرینگی امتین ایسا ہی کہتا ہی خداوند الرحمن جس نے بنایا آسمان اور کھینچا اسکو اور بچھایا زمین
اور جو اسپر ہی دیتا جان اسپر چلتی لوگون کو اور روح اسپر چلنے والون کو مین ہون خداوند بلایا تجھے انصاف
سے اور پکڑتا ہون تیرا ہاتھ اور رکھی کرتا ہون تجھے اور دیا تجھکو عہد جماعتون کے لئے اور نور گروہون کو تا کھولے آنکھ
اندھون کی اور نکالے بندیون کو بند سے اور اندھیاری کے بیٹھے ہوون کو قید سے مین خداوند ہون یہی میرا نام
دونگا میری بزرگی دوسرے کو اور نہ میری تعریف بتون کو ہان سنتی مین جو ابتدا سے ہی اور نئی چیزون کو جو مین بتایا
ہوا اور پیش از ظاہر ہونے کے تمہین خبر دیتا ہون تسبیح کرو اللہ کی نئی تسبیح [illegible] اسکی [illegible] برکت دیا
نام اسکا بزرگی پاویگا زمین کے ایک کونے سے اسی لوگ جو اترتے ہین دریا کنارے اور سفر کرتے ہین دریا مین جزیرے اور بسنے
رہنے والے خوش ہو جنگل اور بیابان اور اسکے گھر [illegible] خبر دینگے جزیرے اسکی بزرگی کی رب اللہ
قوت والا نکلیگا اور غیرت دیکھانا جنگ کرنا اور کھڑا ہوگا عزت سے حملہ کریگا اور پکاریگا دشمنون پر زور سے الخ
انتہی پھر اس عبارت کو دوسری چھپائی ہوئی کتاب میں جسکو [illegible] نے سن اٹھارا سو [illegible] مین
لندن مین چھاپا گیا ہی اور یہی [illegible] ہا ہو عبدی فاقبلہ مختاری مسرت بہ نفسی اعطیت روحی
علیہ یخرج القضاء للامم لا یصرخ ولا یحابی بشخص ولا یسمع صوتہ خارجا القصبۃ
المرضوضۃ لا یکسرہا والکتان المدخن لا یطفیہ بالعدل یخرج القضا لا یکون حزینا
ولا متعبسا حتی یجعل فی الارض القضاء وشریعتہ تنتظرہا الجزائر ہکذا یقول
الرب الالہ خالق السموات وباسطہا مثبت الارض ونباتہا معطی النسمۃ
للشعب الذی علیہا ومعطی الروح للسالکین فیہا انا الرب دعوتک بالعدل
ومسکت بیدک وحفظتک وجعلتک نور اللامم لتفتح عیون العمی وتخرج من
الحبس المسجون ومن بیت السجن الجالسین فی الظلمۃ انا الرب ہذا ہو اسمی کرامتی

لا اعطیها الغیر ولا مدحی للمنحوتات التی قد کانت اولاها قد اتت وانا مخبر ایضا با
لاحداث قبل ان تحدث واسمعکم ایاها سبحوا للرب تسبیحۃ جدیدۃ حمدہ من
اقاصی الارض راکبین فی البحر وملؤہ الجزائر وسکانہن یرتفع البریۃ ومدنہا
فی السوق محل قیدار سبحوا ایا سکان الکہف من رؤس الجبال یصیحون یجعلون
للرب کرامۃ وحمدہ یخبرون بہ فی الجزائر الرب کجبار یخرج مثل رجل مقاتل
یہوش الغیرۃ یصوت ویصیح علی اعدائہ یتقوی الخ ترجمہ یہان وہ مرا بندہ جو مین نے اسے
قبول کیا اور میرا پسندکیا سو اہی خوش ہوا میرا دل اس سے دیا مین نے اپنا روح اسکو نکالیگا حکم سب امتون کے
لئے نہ پکاریگا اور نہ کسی کی رعایت کریگا اور نہ سنی جاویگی آواز اسکی باہر توڑی ہوئی چھڑی کو نہ توڑیگا
اور دھویں والی بتی کو نہ بجھائیگا انصاف سے حکم نکالیگا نہ ہوگا ناخوش اور نہ ترش رو یہان تک
کہ رکھیگا حکم زمین پر اور انتظار کرتے ہین اسکی شریعت کی جزیرے ایسا ہی کہتا ہی خدا وند الہ پیدا کرنے والا اور
پھیلانے والا آسمانون کا قائم کرنے والا زمین اور اسکے نبات کا دینے والا جان کا اسپر رہنے والون
کو اور بخشندہ روح کا اسپر چلنے والون کو مین ہون خدا وند بلایا تجھے انصاف سے اور پکڑا تیرا ہاتھ اور
نگاہ رکھیگا اور کردانا تجھے عہد جماعتون کے لئے اور نور گروہون کے لئے تا تو کھولے اندھون کی آنکھین اور نکالے بند سے بندیون کو جو
بیٹھے ہین اندھیارون مین مین ہون رب یہی ہے نام میرا نہین دینا اپنی بزرگی غیر کو اور نہ اپنی ثنا بتون کو وہ جو پہلی ہوئی
کی سو تحقیق سو چکی اور نئی خبر دیتا ہون نئی چیزون کی پیشتر اسکے ہونے اور تمہین سناتا ہون تسبیح کرو رب کی نئی
تسبیح تعریف کرو اسکی آخر زمین سے ای سوار ہونے والو دریا پر اور بھر والو اسکے اور ای جزیرو اور انکے رہنے والو
نام ہوگا بیابان کا اور اسکے شہر گھرون مین اتریگا قیدار تسبیح کرو ای بسنے والو کہ رہتے ہو پکار یگے پہاڑون پر سے کر ینگے پروردگار کی
بزرگی اور اسکی تعریف کی خبر دینگے جزیرون مین خداوند جبار کا ساہی نکلیگا جنگی آدمی سا اضطراب میں لاویگا غیرت
کو پکاریگا اور آواز کریگا اپنے دشمنون پر غالب آئیگا انتہی دیکھئے پہلے ترجمے مین لفظ احمد جو نام مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صاف لکھا تھا دوسرے ترجمے میں خواہ مخواہ عبارت مین تغیر اور تبدیل اور کم و بیش کرکے بجائے لفظ
احمد کے تیتبخ اسمہ یعنی بزرگ ہوگا نام اسکا لکھا تیسرے ترجمے سے تو اس جملے کو نکال ہی ڈالا لیکن باوجود اس

نے بعد بہت سے نبی جیسے یوشع اور شمویل اور داود ہوئے انکے ہوتے ان سبھون کو چھوڑ کے تمھارے مسیح کو لینا نہین ہو سکتا اور
سوائے اسکے اس بشارت سے باعث ہی کہ جو کوئی اسکی نہ سنیگا تو ہلاک ہو جاویگا اس سے ایک یہ معلوم ہوتا ہی
کہ نبوت اس نبی کی علی العموم ہے و ایسا ہی کوئی نبی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا جو دعوت اسکی تمام ہو نہین آیا
مسیح کی نبوت تو بنی اسرائیل پر مخصوص تھی چنانچہ متی کی انجیل کے دسوین باب کی پانچوین سطر مین لکھا ہی عیسی نے ان
بارہون کو حکم کر کے بھیجا اور کہا کہ تم عوام کی طرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل نہونا بلکہ خصوصاً بنی اسرائیل کے
گھر کے گم شدہ گوسفندون کی طرف جاؤ اور پندرھوین باب کی چوبیسوین سطر مین لکھا ہی مین بنی اسرائیل کے
گھر کے گوسفندون کے جو گم شدہ ہین سوا کسی پاس نہین بھیجا گیا ہون دوسرا یہہ کہ اس نبی کا دین نمانے تو ہلاک ہو جاوے
یہہ بات مطابق موسی کی شریعت کے ہی یوشع بن نون کے سفر کے پہلے باب کا فقرہ دیکھ لو تمھارے مسیح دین کو کسی نے
نمانا تو اسے ہلاک کرنا اسکے دین مین درست نہین بخلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے جو کوئی ایسے نمانے
سرکشی کرے تو اسکو ہلاک کرنا ہی علاوہ یہہ کہ اس بشارت مین ثابت ہی کہ موسی علیہ السلام سا ایک نبی قایم ہوگا
اگر تم توریت کے ان دونون فقرون کو تمھارے عیسی کے حق مین بزور ٹھہراتے ہو تو یقین ہی کہ اسکے حق مین نہین ٹھہر
سکتے کیونکہ موسی خدا کا نبی اور اسکا بندہ اور عیسی تمھارے ہی قول سے خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا اور موسی صاحب
شریعت اور عیسی اپنے ہی قول سے جو وعظ کوہ زیتون مین فرمایا ہی توریت کا مکمل تابع اور موسی کے دین مین جہاد اور
قصاص اور حد اور تعزیر اور تمھارے عقیدے مین عیسی کے یہان یہ سب نہین بلکہ جو چاہے سو کرو عیسی کو خدا مان لو
تو بیڑا پار ہی اور موسی نے دس وصیتون مین توحید اور اعمال صالحہ کو راہ نجات مقرر کیا ہی چنانچہ تمھاری انجیلون
مین بھی اس بات کی گواہی ہی اور تمھارے عقیدے مین راہ نجات یہین خدا کہنا اور عیسی کا قربان ہو جانا ہی اور اعمال صالحہ
فرض نہین ہی کیونکہ بہشت مین جانا ہو کرو یا ہو چھوڑ دو کیونکہ عیسی کا قربان ہو جانا کافی ہی قربان جاؤ ایسے عقیدے پر
اور موسی ماں باپ سے پیدا ہوئے اور عیسی بن باپ ایسی اور بھی باتین ہین کہ جن سے تمھارے عیسی موسی سے مشابہ نہین
ہو سکتے مگر صاحب شریعت اور دین حنیف سے توحید اور اعمال صالحہ اور بہت سی ہونے مین شریعت کی
خصوصیات مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسی علیہ السلام کے مثل ہین پھر ان دونون فقرون سے مراد آنحضرت
ہی ہین چنانچہ اسکا بیان آگے بھی ہوگا دیکھو انجیل یوحنا کے پہلے باب کی ... سطر مین لکھا ہی کہ

یہودا سے ریاست کی چھڑی جدا نہ ہوگی اور نہ موسیٰ وضع کرنیوالا اسکے نسل سے جاتا رہیگا جب تک شیلوہ نہ آوے اور قومیں اسکے پاس جمع ہونگی
اپنے گدہا انگور سے باندھتا اور اپنی گدہی کا بچہ کرم سے باندھکر اپنے کپڑے شراب میں اور اپنی پوشاک انگور کے لہو میں دہوتا
اسکی آنکھیں شراب سے لعل ہونگی اور اسکے دانت دودھ سے سفید ہونگے انتہی اس عبارت کو ایک عربی ترجمہ میں ۱۸۴۴
کے یوں لکھا ہے کہ لا یزول القضیب من یہودا والمدبر من فخذہ حتی یجیء الذی لہ الکل اور دوسرے
ترجمہ میں سنہ ۱۸۱۱ کے یوں لکھا ہے کہ لا یزول القضیب من یہودا والمرسم من تحت امرہ الی ان یجیء الذی
ہو لہ والیہ یجتمع الشعوب الخ سو جو تو اس شیلوہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں کیونکہ ان کے مبعوث ہونے
سے نبوت بنی اسرائیل سے جاتی رہی اور قومیں ان کے پاس جمع ہوئیں اور انکی آنکھیں سرخ اور دانت سفید ہونا مشہور و معروف ہے اور
مسیح مراد ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ تو بنی اسرائیل سے تھا پھر اسکے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے گئی کیسے کہا جاویگا اور مسیح
پاس سوا چند شیعوں اور یونانیوں کے کچھ قومیں جمع نہ آئیں اور نہ اسکی آنکھیں لال تعیین کرکے تمہاری کتابوں میں مذکور ہے
اور شیلوہ کے معنے کی تفصیل یہ ہے کہ شیلوہ ایک عبرانی بات ہے اسکے معنے تو یقین معلوم نہیں ہوتے بعضوں نے اسکو رکھا ہے
ہی شیلو اور سے اسکے ترجمے معنے یوں بتلاتے ہیں وہ کہ جسکو ہے یا وہ کہ جسکو ہوگا اور بعضوں نے اس لفظ کو مشتق شلہ سے
جسکے معنے آرام یا چین کرنا اور معنے مجمع نے یعنے بہتر عالم یہود کے جنہوں نے اتفاق سے اپنے توریت کی تصحیح کی ہے
سو اسکے پڑھتے ہیں اس فقرے کا مضمون جسمیں شیلوہ کا لفظ ہے یوں پڑھا گیا ہے کہ اسکے آنے تک کہ جسکو عصا
ہے اور بعضوں نے اس فقرے کے معنے یوں کئے ہیں کہ عصا جاتا رہیگا یہودا سے جبتک کہ وہ آوے یہاں سے تعلق رکھتا اور بعضوں
نے یوں کہا ہے صلح کرنے والے کے آنے تک یا امن و امان کر دینے والے کے آنے تک یا صلح کے آنے تک یا متبع والے بخشیدار کے آنے
تک اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ عصا جاتا رہیگا یہودا سے اسکے آخر تک یعنی اسکی ولادت تک یہودیوں کی حکومت
بالکل جاتی رہی تک القصہ دو ہزار چند صدی کی معنوں کے یہود کے اگلے علما اس عبارت کو اپنے مسیح یا داؤد ثانی کے حق میں سمجھتے ہیں جسکا انتظار
کرتے ہیں جیسا کہ یونہ یا افرسطا وانکلوس اور یونا تان بن ادیرا کی شرح عل سے اور الخلیفت ال و تلمود سے یہ بات ظاہر ہے
سمجھیں کچھ یوسف نجار کے بیٹے کے آنے پر دلالت واضح نہیں ہوتی کسی انجیل میں استشہاد اس فقرے کو تمسک کیا ہے کسی
انجیل نویس نے نہ پولس رسالہ نویس نے اسیطرح پطرس نے اپنے رسالے میں نہ یعقوب نے نہ یوحنا نے نہ اعمال الرسل
والے نے لیکن اب کے کرستان جو بدلنگ کر کہتے ہیں کہ انکے اگلے لوگوں کے وقتوں تک یہود کی سلطنت

نہیں گئی تھی اسواسطے انھون نے اس فقرے کی سند نہیں پکڑی پھر جب انکی بادشاہی جاچکی تو ہم اسکو دلیل تمامی نبی پر
انکا یہہ ہی کہ معلوم ہوا کہ تمھارے کاہن اور تم دیکھا نجوم ہوا کرتے ہو اگر وے وحی الہی سے نبی ہوتے تو یعقوب علیہ
السلام کے اس قول کو آئندہ مانتے جب ایسا نہیں تو ویسا بھی نہیں یا خوب سوچ کے دیکھو تو یہہ بشارت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے انکی ہی کیونکہ سبط ہوا اور ان سے علاقہ رکھنے والے بنی اسرائیل کی چھوٹی بڑی حکومت خواہ دنیوی
خواہ شرعی اسکے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے موقوف اور منسوخ ہو گئی نہ انکے ہاتھ میں کسی طرح کی
حکومت کا عصا رہا نہ لینے قضا اور افتا چلانے کی قدرت دوسرا بیان یہہ ہی کہ نصاری کے اتفاق سے یوسف نجار کا
بیٹا ہوا اسی یہی اور انھین کے قول سے ملک الیہود حاکم مطلق اور نبی مطلق ہی وہ جو کہ اسکی الوہیت کے بھی قائل
ہیں پس وہ شخص حاکم یہود ہوا اور نبی یہود ہوا اور اسکے ہونے سے حکومت اور نبوت یہود کے گھر سے نکلی نہیں
حالانکہ شیلو کے آنے کا شرطیہ یہہ تھا کہ یہود سے حکومت و نبوت جاوے پھر یہہ شرطیہ جسکے آنے میں پایا جاوے سو وہ
ہی شیلوہ موعود ہی اسواسطے یوسف نجار کا بیٹا شیلوہ موعود نہوا بلکہ شیلوہ موعود محمد ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جسکے آنے سے حکومت اور نبوت چھوٹی بڑی یہود کے گھر سے جاتی رہی اور اولاد کا دین منسوخ ٹھہرا
اور دین محمد ہوا اور اسکو غلبہ کلی حاصل ہوئی اور جتنے معنے شیلوہ کے جو آگے مذکور ہو چکے ہیں وہ سب کے
سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آسکتے ہیں اور سوا اس کے تینتیسویں باب کے دوسرے فقرے میں لکھا
ہی موسی نے کہا کہ یہوواہ سینا سے آیا اور ساعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے آن پر چمکا دس ہزار قدسیوں کے
ساتھ آیا اور اسکے دہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت انکے لئے تھی وہ قوم کے ساتھ کمال اخلاص سے محبت رکھتا ہی
اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وے تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھتے ہیں اور تیری باتوں کو قبول کرینگے انتہی موسی علیہ
السلام پر تجلی ہوئی تھی سو پہاڑ کا نام سینا ہی اور شام کے ملک میں عیسی علیہ السلام عبادت کے لئے بیٹھتے تھے سو اس پہاڑ کا نام
ساعیر ہی اور مکہ معظمہ کا نام فاران ہی فاران کے پہاڑ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی اتری اللہ تعالی کا سینا سے آنے سے مراد
موسی پر توریت نازل کرنا ہی اور ساعیر سے طلوع کرنا عیسی کو توریت کے احکام کی تعلیم دینی ہی اور فاران کے پہاڑ سے
ظاہر ہونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنا ہی اور ہزاروں مقدس سے مراد صحابہ ہیں اور آتشی شریعت محمدی کی
ہی کیونکہ اسکے بیچ جو کلام اللہ اترا ہی اسمیں اور حدیثوں میں آتش دوزخ کا بیان اور اس سے بچنے کا حکم اور خلاف

ہوتے ہیں عبرانی میں اس طور کا استعمال صحیح محاورے میں آیا ہے اور اس مزمور میں داؤد علیہ السلام نے جو صیغے برتے ہیں سو بمعنی دعا
ہیں نہ استقبالیہ توقعیہ چنانچہ عبرانی توریت سے ظاہر ہے اور سن سترہ سو چھبیس کی چھاپی ہوئی عربی ترجمے
سے بھی یہی بات پائی جاتی ہے لیکن ایک جماعت کرستانوں کی کہتی ہے کہ یہہ مزمور سلیمان کے حق میں
بالعرض اور اپنے یوسف نجار کے بیٹے کے حق میں بالذات ہے کیونکہ سلیمان یوسف نجار کے بیٹے کا قالب تھا یعنے
سانچا تھا اسیطرح ملکی صادق کو اور یوشع بن نون کو اور شمعون زاہد وغیرہ کو بھی اپنے خیال خام سے یوسف
نجار کے بیٹے کے قالب سمجھتے ہیں اسواسطے ہم کہتے ہیں کہ اگر اس مزمور کو کرستان لوگ سلیمان پر سے اتار کے
اپنے یوسف نجار کے بیٹے پر جماتے ہیں سو دعوی بے دلیل ہے کیونکہ اسمیں کوئی ایک صفت ان صفتوں میں سے پائی
نہیں جاتی بلکہ ہم اسکو بخوبی اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جما سکتے ہیں اسواسطے کہ یہہ سب اوصاف محمد صلی
اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں تو آپ ہی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ خود بادشاہ بیٹے افضل اور اسمعیل کے
وقت لیاقت دیہشت سردار زادے چلے آتے ہیں سے دراصل البتہ کرم رسم قدیم است + کریم ابن الکریم ابن الکریم
است + اور یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب کی سولویں فقرے میں لکھا ہے میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمھیں دوسرا فارقلیط دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہے یعنے روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کرسکتی کیونکہ

پارکلیتا

اُسے دیکھتی نہیں اور نہ اُسے جانتی ہے لیکن تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمھارے ساتھ رہتا ہے اور تم میں ہووے گا اور
پچیسویں فقرے میں لکھا ہے میں نے یہ باتیں تمھارے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے کہیں لیکن وہ فارقلیط روح قدس جسے
باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھیں سب چیزیں سکھلائیگا اور سب چیزیں جو کچھ کہ میں نے تمھیں کہا ہے تمھیں یاد
دلائیگا اور پندرھویں باب کی چھبیسویں فقرے میں لکھا ہے جیسا کہ وہ فارقلیط جسے میں تمھارے لئے باپ
کی طرف سے بھیجونگا یعنے روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے
میرے ساتھ ہو اور سولویں باب کی ساتویں سطر میں لکھا ہے تمھارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں فارقلیط تم پاس نہ آویگا
پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیجدونگا اور جب وہ آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وے مجھ پر
ایمان نہیں لائے راستی سے اسلئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے میری
بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمھیں کہوں پر اب تم انکی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ یعنے روح صدق

آوے وہ تمھیں ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا اور وہ تمھیں آیندہ کی
خبریں دیگا اور وہ میری ستایش کریگا اسلیئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگا اور تمھیں دکھاویگا سب چیزیں جو باپ کی
ہیں میری ہیں اسلیئے میں نے کہا کہ وہ میری چیزوں سے لیگا اور تمکو دکھاویگا انتہی دیکھیے مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی کیسی بشارتیں دی ہیں کہ پاراقلیط یونانی لفظ ہے اسکا معنے وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی دینے
والا اور معزی اور مترجم اور خلاصی دینے والا اور پیغامبر لکھا گیا ہے اور مسیح کے بعد دوسرا پیغمبر سوا احمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے کوئی نہیں آیا اور انکی عزت جہان پر تھی وان نے مسیح کی نبوت اور کنواری کی عفت سے اسکے
پیدا ہونے اور یہودیان اسپر بہتان بلانے سے گنہگار ہی جانی اور سچائی پر اسکے آسمان پر جانے کی گواہی دیکر اسکی
نبوت کے منکروں کو اور اسے مار ڈالا گیا کہنے والوں کو ملزم کیا اور اسکی ستایش کی غرض مسیح سب باتوں کی جو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں پر انکی رسولی اور مسیح نبی برحق تھے اور اگر نہ ہوتے تو اسکو معبود
بنا دیا اور ساحر بتا دیا تھا اور گمراہ نصاریٰ نے معبود باطل اور شریک الوہیت خیال کیا تھا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی امت کو سب چیزوں کی کامل تعلیم کی اور حکم احکام فرما چکے اور قیامت تک ہونے والی چیزوں کی خبر دی
اور دین انکا ابد تک ہی ہے بعد انکے دوسرا پارقلیط نہ آئیگا پس معلوم ہوا کہ دوسرے پارقلیط سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مراد ہیں لیکن وہ جو سولویں باب کے ساتویں فقرے کے آخر پارقلیط کی بابت حواریوں کے مخاطبے میں یوں لکھا ہے کہ
لیکن تم اسکو جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تم میں ہوگا سو یہ حاصل بات ہے کیونکہ [illegible] کرتا ہے
انھیں میں ہم اسکو پہنچا تحصیل حاصل ہے اسیطرح تمھیں میں اسکا آیندہ ہونا بھی [illegible] نصاریٰ کی جوڑ
تراشی ہے کیا پہلے لوگوں کے سوا دوسرا پارقلیط ہونے پر دلیل بن سکے اور ہمارا یاد۔ یہ کہ اس مقام میں [illegible]
انھیں ہم لوگوں کو سمجھا دیا تھا کہ مسیح آسمان پر گئے بعد آتش کا زبانہ جو نظر آیا تھا چنانچہ اعمال الرسل کے دوسرے باب کی ابتدا میں
مذکور ہے جب عید اسبوع برابر آچکی وے سب بالاتفاق اکٹھے تھے تب ناگاہ آسمان سے ایک آواز سانس کی جیسی بڑی شدید
آندھی کی ہوتی ہے کہ اس سے سارا گھر جسمیں وے بیٹھے تھے گونج گیا اور انھیں آتش کے زبانے سے متفرق دکھلائی دیے
اور ہر ایک پر ٹھہرے اور سب روح قدس سے بھر گئے اور جیسی باتیں جیسا روح نے انھیں تلفظ بخشا بولنے لگے
انتہی سو یہی پارقلیط تھا لیکن محمدیوں کے یہ سب [illegible] بناوٹ کی بات کچھ نہ بنیگی کیونکہ مسیح نے جو کہا ہے کہ تمھیں

دوسرا بارقلیط آویگا ایما کیا کہ خود بھی بارقلیط تھا پس واجب ہوا کہ وہ بارقلیط مسیح کا سا انسان کی صورت میدان
نزاران کے سامھنے ان صفتون کے ساتھ جو مسیح مذکور کر چکا ظاہر ہووے یعنے جہان کو گناہ سے اور راستی سے ملزم
کرے اور مسیح کی ستایش بجالاوے اور اسکے لیئے گواہی دیوے اور جہان پر حکم نکالے اور سب چیزین سکھلاوے اور آیندہ
کی خبرین دیوے تا جہان پر اسکی سرداری ہمیشہ ثابت ہو انصاف کیجیئے کہ آگر تیش کے زمانے مین تو یہ صفتین نہین تھین
مسیح نے تو کہا ہی کہ وہ تمھین سب چیزین سکھلاویگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمھین کہا ہی تمھین یاد دلاویگا
انتہی ہمنے قبول کیا کہ حواریان جو اس عرصۂ قلیل مین اپنے کو دل سے مسیح کی کہی باتون کو بھول گئے تھے سو
اس آگر تیش کے زمانے نے انکو یاد دلایا ہو لیکن بتلائیے وہ سب چیزون کو سکھلایا تھا سو کہان ہین تمھاری انجیل مین
مسیح کی کہی باتین اور پیمبرون کا نسب وغیرہ بطور تاریخ کے مذکور ہے مسیح نے جو کہا ہے سو کہ بارقلیط تمھارے ساتھ ابد تک
رہیگا اور تمنے اسکو روح القدس ٹھہرایا ہی خوب پس اگر یہ بات صحیح ہی تو چاہیئے کہ تم بھی غیب کی باتین اور کرامتین
کیا کرو کیونکہ بقول تمھارے حواری لوگ روح القدس کی قوت ہی سے یہ باتین کیا کرتے تھے اور روح القدس عیسویون
کے ساتھ ابد تک رہنا تمھارے ہی قول سے واجب ہی اگر یہ ہے تو مسیح کا قول جھوٹھا ہوا اگر تم کہو کہ ہان ہمارے ساتھ ہو تو یہ
غیب کی باتین اور کرامتین تم مین ظاہر نہونے سے روح القدس بالیقین تم مین نہین اسواسطے واضح ہو چکا کہ بارقلیط
روح القدس نہین بلکہ کوئی اور ہی ہو وہ وہی ہی جسکا دین ابد تک قائم ہی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے سوا انجیلون
سے صاف ظاہر ہی کہ یوسف نجار کے بیٹے مین روح القدس تھا خصوصا جب سے کہ یحیی معمدانی کے ہاتھ سے اسنے تعمید
پائی پس یوسف نجار کے بیٹے کا ہونا حواریون کے ساتھ روح القدس کا ہونا تھا علی الخصوص کہ یوحنا کی انجیل کے دسوین
باب کے انیسوین فقرے مین ہی کہ مین باپ مین ہون اور باپ میرے مین اور اسی باب کے تیسوین فقرے مین ہی کہ مین اور باپ
ایک ہین اور دوسری جگہہ مین ہی کہ تم اے حوارئیو مجھمین ہو اور مین تم مین ہون اسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ جب وہ خدا مین ہی
اور خدا اسمین اور روح القدس سے جدا نہین اور خدا اسمین ہی تو خدا مع روح القدس اسمین ہی پھر وہ حواریون مین ہی
اور حواری اسمین ہین تو اسواسطے خدا اور روح القدس الگ نہین پس روح القدس کو جدا کرکے سمجھنا بے معنے اور
تحصیل حاصل ہوئی کیونکہ حال کی محل بات سے اور وہ محل کسی کے ساتھ ہے تو وہ حال اسی کسی کے ساتھ ہوا پس روح
القدس تو بالفعل ان لوگون کے ساتھ تھا خصوصا کہ بقول کرستانون کے جبکہ ان کو سب چیزون کا اقتدار ہوئے

۳۲ یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۲۰ درس

نجار کے بیٹے کی جانب سے ملی تھی تو یہ اسی روح القدس کے سبب اعمال کیا کرتے تھے پھر تحصیل حاصل کیا ضرور تھی پھر روح القدس کے
بھیجنے کا وعدہ زائد محض تھا یہان سے معلوم ہوا کہ پارکلیتا روح القدس کے سوائے تھا دوسری بات یہہ ہی کہ اگر کرستانون
کے زعم سے ابن تیسرا ثالث ثلاثہ تھا یہہ بالمعنی ایسمین متحد مین پھر ابن نجار کا ان کے ساتھ ہونا ان تینون کا ساتھ رہنا ہوا
پھر روح القدس کو بھیجا آکر بھیجنے کا وعدہ مہمل محض تھا یا نصاری کا عقیدہ باطل یا ہی حال وہ پارکلیتا روح القدس کے
سوا سوا یہان ایک بات سن رکھئے کہ یوحنا نے اپنی انجیل مین دو جگہہ اس جہان کے بادشاہ کا اشارہ کیا ہی ایک تو سولہون
باب کے ساتوین فقرے مین اسکی عبادت یہہ ہی کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا الخ تو ظاہر عبارت کے قرینے سے تمام
مراد یوسف نجار کا فرزند ہی حسب یہ یہود کے علما اور روسا نے تکفیر کا حکم کرکے سولی پر چڑھا دیا دوسری جگہہ چودہون
باب کے تیسوین فقرے مین لکھا ہی بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا ارکون آتا ہی اور
اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین یہان ظاہر عبارت کے قرینے سے دوسرا کوئی برا شخص معلوم ہوتا ہی یوسف نجار کے بیٹے کے
سوائے اسواسطے مکارون نے ان دونو جگہون پر شیطان کو بادشاہ اس جہان کا مقرر کیا ہی جو کسی نبی نے ایسا
نہین کہا تھا تا مبادا پچھلی عبارت سے کوئی اور آنے والا اسکو اپنی حقانیت کی دلیل ثابت کر کر شرک اور اباحت
کی گمراہی سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھاوے تو کرستانت کی آئین بالکل باطل ہو جاویگی ان کے پادریون کی عزت
نرہیگی اگر وہ آنے والا شیطان ہی ہوتا تو یوسف نجار کے بیٹے کو باوجود دعوی مسیحیت و ابن اللہی بلکہ ادعا خدائی کے چلا
جانا مناسب تھا وگرنہ آنا بے فائدہ ہوا چنانچہ بقول یوحنا کے کہا ہی بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس
جہان کا ارکون آتا ہی اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین اس کتاب کے سب نسخون سے یہان کی عبارت کا ترجمہ یہہ ہی بادشاہ اس
جہان کا آتا ہی اگر وہ شیطان ہوتا تو اسکے آنے کے وقت مین بات نکرنا اور چلے جانا کیا تھا بلکہ بہت سی باتین کرنی
اور قدم گاڑ کے رہنا ضرور تھا اور متی کی انجیل کے اکیسوین باب کی تینتیسوین فقرے مین لکھا ہی مسیح نے کہا ایک
اور تشبیہ سنو ایک صاحب خانہ تھا اسنے انگورون کا باغ لگایا اور اسکے گرداگرد احاطہ باندھا اور اسکے بیچ کھود
کے کولھو بنایا اور برج بنایا اور اسنے مالیون کو سپرد کرکے آپ سفر کو گیا اور جب میوے کا موسم نزدیک ہوا اسنے اپنے
خادمون کو مالیون پاس بھیجا تا کہ وے اسکا میوہ لین ان باغبانون نے اسکے خادمون کو پکڑ کے ایک کو پچھاڑا اور
ایک کو قتل کیا اور ایک کو سنگسار کیا اسنے پھر اور خادمون کو جو اگلون سے گنتی مین زیادہ تھے بھیجا انھون نے

نے انسے ویسی ہی سلوک کیا آخرکار اُسنے اپنے بیتے کو ان کے پاس یہہ سمجھکر بھیجا کہ وے میرے بیتے سے ڈرینگے پر مالیون نے جب بیتے
کو دیکھا تو آپسمیں کہا کہ وارث یہی ہی آؤ اسے مار ڈالیں و اسکی میراث پر قبضہ کرین اور انہون نے اسے پکڑا اور تاکستان
سے باہر نکال کے قتل کیا اب جو تاکستان کا صاحب آوے تو ان مالیون سے کیا حال کریگا وے بولے کہ ان برون کو بری طرح سے ماریگا اور
تاکستان کو اور باغبانون کے جو میوے اُس کے موسم میں اُسے پہنچاوین سپرد کریگا عیسی نے انہیں کہا کیا تم نے کتابون میں
نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معمارون نے نامقبول جانا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ خداوند کی طرف سے ہی اور ہماری نظرون میں
عجیب ہی اسلئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے چھینی جائیگی اور ایک قوم کو جو اسکے میوون کو لاوے دی
جائیگی اور جو کوئی اس پتھر پر گریگا کچل جائیگا پر جس پر یہہ پتھر گریگا اسے پیس ڈالیگا انتہی اس عبارت مین کیا ہی بہتری بشارت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اسواسطے کہ یہان اللہ تعالی کے جناب کی تمثیل صاحب خانہ سے واقع ہوئی ہی اور دنیا کی باغ
سے اور انبیا کی چاکرون سے سو تو تم انبیا کو کچلا اور مار آخر مسیح کو بھی مارنا چاہے تو خداوند نے تاکستان یعنی دنیا کو اورون کے
سپرد کیا یعنی عرب کے لوگون کو اور جب یہہ بات تعجب کی سی تھی اسلئے اسکے دفع میں مجمع کو کہا کہ کیا تم نے کتابون
مین نہیں پڑھا یعنی یہہ بات میں ہی فقط نہیں کہتا ہون بلکہ اگلی کتابون مین بھی ایسا ہی ہی اور جس پتھر کو معمارون نے
نامقبول جانا سو اس سے مراد اسمعیل علیہ السلام ہی کیونکہ وہ ہاجرہ جاریہ کے بطن سے تھا اور بنی اسرائیل اسلئے
بنی اسمعیل کو حقیر و نامقبول جانتے تھے پس خاتم الانبیا جو اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین تھا سو وہی کونے کا سرا ہوا اور یہہ
محل تعجب کا تھا کہ مصری جاریہ کی اولاد مین خاتم الانبیا کیسا ہوگا سو مسیح نے اسکے دفع کے لئے کہا کہ یہہ خدا کی طرف سے ہی کچھ تعجب
کا محل نہیں بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے الٰہی بادشاہت یعنی نبوت بنی اسرائیل سے جاتی رہی اور جو کوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے آیا سو کچل گیا اور جس سے اُن نے جنگ کیا اُسے پیس ڈالا تمہارے
پادریون کا فریب ذاتی نے اس بشارت کو بھی عیسی کی طرف لگا دیا ہی لیکن وہان کچھ لگاؤ نہیں کیونکہ
عبارت بشارت کی صاف دلالت کرتی ہی کہ وہ شخص مسیح کے زمانے کے پیش از نامقبول رہے یہودیان تو
مسیح کو پیشتر زید الشین کہ بنی اسرائیل میں ہونے سے حقیر و نامقبول جانتے تھے سوائے اسکے جیسے بہت سے انبیا
بنی اسرائیل مین ہوئے ویسا ہی مسیح بھی نبی ہو تو اسقدر محل تعجب کیا تھا اور خدا کی بادشاہت یعنی نبوت بنی
اسرائیل سے چھینی جانا کیونکر صادق آسکتا کہ وہ بھی بنی اسرائیل سے تھا اور یہہ عبارت کہ اور جو کوئی

اس پتھر پر گریگا کچل جائیگا پر جس پر یہہ پتھر گریگا اُسے پیس ڈالیگا صاف صریح اشارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا اور
مخالفون کو قتل کرنے کا ہی مسیح نے تو کہا ہی کہ مین کسی کے جان کو مارنے نہین آیا اور یار بعد ار دن کو بھی جہاد کا حکم نہین
دیا اور اس بشارت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین اگلی کتابون مین ہین جو نبی مسیح علیہ السلام بھی گواہی دیچکے
ویسا ہی تم سے مدعیون کی تغیر و تبدیل کیے ہوئے ہو اتنی بشارتین انمین آج موجود ہین سوا انکے بہت سی بشارتین ہین
اختصار کے لئے ان ہی پر اکتفا کیا سبحان اللہ یہہ بھی کیا ہی عجیب و غریب معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تم سے
دشمن دینی سخن ساز ہنر زمانے مین اپنی کتابون مین خاطر خواہ کم و بیش او تغیر و تبدیل کر لیے آئے ہو پر بھی ایسی صاف بشارتین
انکی جناب نکلتی آتی ہین اور مسیح کی پیدایش کی خبر آدم کے زمانے سے ہوتی آئی سو صرف تمھارا دعوی ہی ہو نہ تو کہتے
تھے کہ وہ ساحر تھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے مسیح کی نبوت ثابت ہوئی اور اب تمھاری کسی مقدس کتاب
مین جو عربی او فارسی و ہندوستانی زبان مین چھاپی گئی ہین عیسی کے نام کی بشارت متصرح پائی نہین جاتی
بلکہ مسیح کا احوال اگلی کتابون کی بخلاف تمھاری انجیل سے ثابت ہوتا ہی پھر کیونکر اس سند سے تمھارا مسیح مراد ہو سکے
چنانچہ متی انجیل نویس نے دعوے کے موافق اشعیا کے ساتوین باب کا چودھوان فقرہ یوسف نجار کے بیٹے کی ولادت پر منطبق
ہی سو یہہ کہ عذرا حاملہ ہوگی بیٹا جنیگی اور پکارینگی عمنوئیل انتہی حالانکہ بقول اسی انجیل کے مریم یوسف نجار کی جورو تھی
اور بقول لوقا کے سارے ناصرہ کے شہر اس بات کو جانتا تھا او یسوع کو یوسف نجار کا بیٹا مانتا عجب ہی کہ اس فقرے
کی شان وقوع شعیا کے ساتوین باب مین یون ہی کہ آحاز بن یوتام بن عزیا بادشاہ آل یہود کے زمانے مین رصین
آرام کا بادشاہ و فاقاح بن رمعلیا آل اسرائیل کا بادشاہ اورشلیم پر لڑنے آئے اور اسکو لے نہ سکے وہاں کے لوگ گھبرا گئے
تب اللہ تعالی نے شعیا نبی کو آحاز پاس بھیجا خلاصہ پیغام نصرت و مددگاری کی باتین تھین و یہہ بھی فرمایا کہ تو اپنے
رب سے کوئی نشان اس نصرت کا مانگ خواہ علوی آحاز نے عرض کی کہ مین نشان نہین مانگتا اپنے رب کو نہین آزماتا مختصر
تب حق سبحانہ نے یہہ نشان فرمایا کہ لو کنواری پیٹ سے ہوتی ہی او جنتی ہی ایک بیٹا اور پکارتی ہی اسکا نام عمانوئیل
القصہ وہ لڑکا بدی کو چھوڑنے اور نیکی کو لینے لگے پہچانے شہر جس سے تو تنگ آیا ہی اپنے دونو بادشاہون کے ہاتھ
سے چھوٹ جائیگا الخ تاریخون سے ثابت ہی کہ یہہ عہد اسی موجب وقوع مین آیا یعنے وہ بچہ جب تک کہ فی الجملہ بھلا
برا پہچانے وہ ملک چھوٹ گیا ان سب تحقیقون سے ظاہر ہی کہ اشعیا کے اس فقرے یوسف نجار کے بیٹے کی ولادت

۷ مشغل خواہ ۴۵

کنواری کے پیٹ سے ہونے کی پیشین خبری ہو نہیں سکتی اور انجیلوں کے بیان سے مریم کا عذرا ہونا یعنے کنواری ہونا ثابت نہیں ہوتا،
اور کیونکر ثابت ہو سکے کہ اس باب مین جو دعوی اشعیا نبی کے پیشین گوئی کا تھا سو محض جعل نکلا اور یوسف
نجار کی جورو کا دعوی اپنے کنواری پن مین حاملہ ہونیکے باب مین کیونکر مقبول ہو سکے کہ باوجود مرد والی ہو کر پیٹ
سے ہونیکے ایسا دعوی بے دلیل و گواہ کرتی ہی اور یوسف نجار کا دعوی بھی اپنے جورو اور بیٹے کے حق مین بے دلیل
نامقبول اور محل تشکک ہی کیونکہ اپنی جورو اور بیٹے کے فوقیت کے واسطے ایسی باتین تراشی ہوا اور اس سے عجب تر
ہی کہ متی نے جہان جب یوسف نجار کے بیٹے کے ولادت کا دعوی کنواری کے پیٹ سے ہونے کا کیا ہی تہان یہہ نہین
ثابت کیا کہ یوسف نجار کی جورو سے مین نے سنا ہی یا یوسف نجار سے مین نے سنا ہی لیکن مجرد اپنے دعوے کے طور پر لکھا
نہ روایت اور سند کی طور پر یہہ بھی در کتاب نصاری کی کسی کتاب سے ثابت نہین ہوتا کہ وہ کنواری عورت بہت سے
برس اور جو کیون مین محفوظ رہتے ہوئے شوہر سے حاملہ ہوئی جیسا کہ ترکون نے الان قوا بادشاہ بیگم کے احوال
مین لکھا ہی کہ وہ بہت سے برس جوکیون مین محفوظ و مصئون رکھے ہے شوہر تین بار پیٹ سے ہوئی اور تین بیٹے
جنی ان بیٹون کو آفتاب زادے کہا کرتے ہین چنانچہ چنگیز خونریز بھی انکی اولاد مین ہی اور متی کی انجیل کے پہلے باب
کی سولوین سطر مین لکھا ہی کہ اور یعقوب سے یوسف جو مریم کا شوہر تھا اسکے پیٹ سے عیسی جسکو مسیح کہتے ہین
پیدا ہوا انتہی اور اسی باب مین لکھا ہی کہ مریم یوسف نجار سے منسوب تھی اور لوقا کے تیسرے باب کے تیئسوین سطر مین
لکھا ہی تب عیسی کی عمر قریب تیس برس کے ہونے لگی اور جیسا کہ گمان کیا جاتا تھا وہ بیٹا یوسف کا تھا اور وہ بیٹا علی کا
الی آخر نسب نامہ اور متی کے تیرھوین باب کے چپنوین فقرے سے ستاونوین تک لکھا ہی یسوع ناصرہ کے لوگون کا قول یعنے یسوع
ناصری کا ہموطن جہان پہچانون کا عقیدہ یسوع کے باب مین یہہ کیا ہی وہی یوسف نجار کا بیٹا نہین کیا اسکی مان
مریم نہین کہلاتی اور اسکے بھائی یعقوب اور یوشی اور سیمون اور یہودا نہین اسکی بہنین کیا ہم مین نہین اور اسکے باب
مین تشکک کرنے لگے پر یسوع نے انھین کہا کوئی نبی جو اہانت ہو تو ہی تو اپنے ہی شہر مین اور اپنے ہی گھر مین اور وہان
بہت سے قوتین نہ دکھلائین انکی کم ایمانی کے سبب سے اگر یسوع سچ مچ خدا کا بیٹا ہوتا تو اس پر واجب تھا کہ دلیل و
برہان سے ثابت کرے کہ آپ خدا کا بیٹا ہی نہ یوسف نجار کا اور کبھی یسوع کی تیس برس کی عمر کے عرصے تلک تو اترے سے
جان گئے ہوئے کہ وہ ابن اللہ ہی نہ ابن النجار اور وہان اپنی الوہیت کی قوتین بھی بہت سا رہی دکھلائی ہوتین

کیونکہ معجزون کی قوت تو یسوع مین تھی نہ دوسرون کے ایمان مین تا اُسکی قوت سے قوی ہو اور اسکے ضعف سے ضعیف
بلکہ ضعیف الایمان مین ہی اپنی الوہیت کی قوت کی نشانیان بتلانا بہت ضرور تھا ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہے
کہ جب مریم حاملہ تھی تو یوسف نے مشہور کیا ہو کہ وہ اپنا ہی حمل ہے اور مریم بھی ویسا ہی کہتی ہو اسی واسطے لوگون مین
مشہور ہوا کہ وہ یوسف کا بیٹا ہی نہین تو بے سبب ایسی شہرت کیون ہوئی تھی اس صورت مین مریم کی اور یوسف
نجار کی بات کا اعتماد نرہا اسلئے کہ پہلے ایک کا نطفہ کہنا بعد دوسرے کا بولنا صریح جھوٹھ ہے اور یہان سے
یہہ بھی مشتبہ ہوا کہ مریم حمل ٹھہرنے کے وقت یا ٹھہرے بعد کنواری تھی یا نتھی پھر مسیحیون نے جو کہا کہ وہ کنواری کا
بیٹا ہی سو انھون نے فقط طرفداری کی ہے اصل طرفداری تمھارے ہی قول سے قابل اعتبار نہین ہو سکے اگر
بہت سی عورتین جنکی خبر مین جھوٹھ کا کچھ احتمال نہو بعد جننے کے مریم کو دیکھ کر اسکی کنواری رہنے کی گواہی دی
ہوتین تو البتہ وہ بات ثابت ہوتی اسطرح کا دیکھنا تو ثابت نہین پس جو ہو کہتے تھے کہ یسوع جسکو تم الہ اور ابن
اللہ کہتے ہو سو وہ یوسف نجار کا بیٹا ہی اور اسکا ذکر اگلی مقدس کتابون مین نہین سو یہہ بات تمھاری ہی کتابون
سے ثابت ہی اور لوقا کی انجیل کے پہلے باب کی بتیسوین سطر مین لکھا ہی خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت
اُسے دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے کی سلطنت کریگا اور اسکی سلطنت کا انتہا نہوگا انتہی تمھارے قول سے
یسوع داؤد کے تخت پر بیٹھنا سلطنت کی بلکہ بڑی ذلت و خواری سے اورشلیم مین آیا آخر مشکلین باندھی جاکے
سینے کھاتا تھا ٹھٹھے سے صلیب کھینچے جا چلا چلا کے مر گیا پس سلطنت ابد کی کہان ملی شاید یسوع تمھارا مسیح
نتھا دیکھئے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتین صاف صریح اگلی کتابون مین مذکور ہوئین ویسا ہی مسیح کی صفتون
کی خبر اگلی کتابون سے کسی کتاب مین مذکور نہین مگر وہی کہ کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوگا سو اسکی ولادت پر
ہرگز منطبق نہین چنانچہ آگے مذکور ہو چکا اور تمھاری ہی انجیلون کے رو سے تو اس کنواری کا کنواری رہنا جیسا چاہیے ویسا
ثابت نہین ہو سکتا پھر تمھارے مسیح کا کہان ٹھکانا اور تم نے لکھا ہی کہ محمد اور دیون سے کیا شنید پیدا ہوا اور مسیح بن
باپ کے پیدا ہوا تھا تمھارا مسیح تو بن باپ کے پیدا ہوا مگر عیسی علیہ السلام بن باپ پیدا ہونیکا اعتقاد قرآن شریف
کے طفیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدولت ہم مسلمانون کے پاس ثابت ہوا نہ تمھارے محرف کتابون سے اور ایسے بن باپ پیدا ہونے
سے بھی کچھ انکی افضلیت لازم نہین آتی اسلئے کہ اللہ تعالے نے جیسا آدم علیہ السلام کو بے ماں و بے باپ پیدا کر کے اپنی

قدرت کو بتلایا تھا ویسا ہی مسیح علیہ السلام کو بے پدر پیدا کر دکھلایا اور جو ابھی بن ماں کے پیدا ہوئے
سوا اسکے اناج وغیرہ بلکہ تھوڑی مین کیڑے بن ماں باپ کے پیدا ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ سب مسیح سے افضل ہوون
اور تمنے لکھا ہی محمد نے چالیس برس کی عمر تک تجارت مین اپنی اوقات بسر کی اور مسیح بارہ برس کی عمر مین دین کے
عالمون اور فاضلون سے مذہب کی باتین کین انتہی پہلے تو تمھاری یہہ گپ ہی کہ آپنے چالیس برس کی سن تک
تجارت کی ہی بلکہ آپنے ایکبار خدیجہ علیہا السلام کی نیابت سے اس تجارت کے قافلے کی سرداری کی ہی جو مکے سے
شام تک جا کے آیا یہہ سب پچیس برس کے سن کے اندر تھا بعد آپنے پندرہ برس ذکر الٰہی و عبادت اور
مراقبے اور مشاہدے مین صرف کیئے جبتلک کے نبوت کا حکم آیا دوسرا یہہ کہ تمھاری اس بات سے یسوع کی کچھہ فضیلت
نہوی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ثابت ہوتی ہی کہ انھون نے چالیس برس کی عمر تک باوجودیکہ علم
کی گفتگو نکرنے اور جاہل لوگون مین تربیت پانے اور کسی عالم فاضل کی صحبت مین نہ رہنے کے یکایک دعوی نبوت کا
کر کے ایک بے نظیر معجزہ یعنے قرآن ایسا فصیح و بلیغ مشتمل توحید و معرفت اور امر و نواہی اور معاملون کے احکام
اور وعظ و نصیحت اور اگلے قصص اور علما کی اعتراضون کے جوابون پر لے آیا کہ جسکے مقابلے سے اسوقت کے تمام
فصحا اور علما عاجز آچلے اور اقرار کیا کہ یہہ کلام بشر کے حوصلے سے ممکن نہین یا اللہ ہی کا ہی اور یہود و نصاری کے
علما اپنے سوال الانجیل کے جواب سنکے بھچک رہگئے اور بارہ سی پچاس برس کے عرصے مین ہزارون فصحا بلغا ہوے
پر کوئی ایسا کلام نکہہ سکا اور اسکی ایک آیت کا مضمون انجیل کے نصیحتون کو جامع ہی اور اسکی آیتون ۲ ایک ۵
کو سنکر ہزارون ایمان لائے اور اپنے باپ جورو بچے مال متاع کو چھوڑ چھاڑ درختون کی پتیان کھا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق بنگئے یہانتک کے جان بھی دے چلے تو اس سے حقیقتاً اور عقلاً ثابت ہو چکا کہ
آپکو تعلیم اللہ ہی کی تھی اور وہ بیشک نبی تھے مسیح علیہ السلام تو تمھارے ہی قول اور کتابون کے رو سے علما کی
صحبت مین بیٹھا اور دین کے احکام انھون سے سیکھے چنانچہ اسکی سندین آگے گذر چکین اور آخر یحیی اصطباغی
پاس جا کے اس سے بھی تعمید پا چکا پس عقل تجویز کرتی ہی کہ اُنے علم کے زور سے نبوت کا دعوی کیا ہو اور
دوائیون کے خواص سے واقف ہو کے بیمارون کو چنگا کرنے لگا ہو لوگون کی تو عادت ہی کہ اپنی صحت کے
کہ بعضے اکثر سے بہت جمع ہوتے اور جو وہ کہے سو مانتے ہین سو انھون کو داؤن مین لا کے کچھہ دم دیکے اپنے

کے نسخون میں بابت بیٹی وجود اسکے اگر بالفرض کوئی چھپا رہا تھا اسوقت نکلا بھی ہو تو اس سے کچھ افضلیت
نہوئی انکے ستارہ شناسون کے خیال میں ایک نیا حادثہ ہونیکی علامت ہو سکتی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوے تب بھی ایک ستارہ نمایان ہوا تھا چنانچہ اسوقت یہودیون نے اسکی خبر دی تھی جسوقت آپ پیدا ہوے اسکے کسریٰ کی عمارت
کے کنگرے گر گئے اور بت اوندھے منہہ گر گئے اور کاہنون نے انکی پیدایش کی خبر دی اور آسمان سے ہاتف کی آواز
آئی کہ محمد نبی ہے اور بہت سی باتیں ہیں کہ سیر کی کتابون میں مرقوم ہیں دیکھ لو اور جو کہا کہ مسیح نے اقرار کیا کہ محمد علیہ
معجزون کی طاقت نہیں ہے مگر عیسیٰ مسیح کے معجزے بے شمار ہیں اسکا جواب دوسری تقریر کے بحث میں گذر چکا ہے معجزے
بھی وہان مذکور ہو گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے مسیح وغیرہ انبیا علیہم السلام کے معجزون سے بکثرت ہیں اقسام کے
مین تفصیل انکی سیر کی کتابون مین لکھی ہے یہان مجمل انکا بیان کرتا ہون کہ معجزے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قسم
کے تھے حسی یا عقلی پھر حسی تین قسم پر ایک تو وہ چیزین کہ انکی ذات سے خارج تھیں جیسے چاند کا پھٹ جانا اور
ڈوبے آفتاب کو باہر نکالنا پتھر کا سلام کرنا انگلیون میں سے پانی نکلنا اونٹ کا شکایت کرنا وغیرہ ہزارون مین دوسرے
جو انکی ذات میں تھیں جیسے نور انکی باپ دادا کی پیشانی پر چلا آتا تھا اور دونو شانون مین مہر نبوت تھی اور
انکی خلقت مبارک وصورت مقدس سے آثار نبوت کے پائے جاتے تھے تیسرے جو انکی صفات مین تھیں وہ بہت سے
مین جیسے ایک تو کسی نے ان سے جھوٹھ نہ سنا دوسرے دنیا کی مشکلون کے وقت میں دوسرا کوئی یہ کام نکر سکتا تیسرا
دشمنون کے منہہ سے کبھی مبتلا ہوتا شفقت و رحمت امت پر بہت فرماتے تھے پانچوان نہایت سخی تھے چھٹا دنیا کو
ہیچ و پوچ جانتے تھے ساتوان نہایت فصیح تھے آٹھوان اول عمر سے وفات تک ایک ہی بہتر طریقے پر تھے نوان
دنیا دارون سے نہایت بے پروائی کرتے تھے اور فقرا و مسکینون سے بہت تواضع سے پیش آتے تھے دسوان انکی تمام
وصفون سے منتہا مرتبے کو پہنچے تھے جو مافوق اسکے متصور نہو سکے چنانچہ جارج سیل بھی انگریزی ترجمۂ قرآن مجید کے
ے سوا ان اوصاف حمیدہ کا قائل بلکہ اس سے زیادہ کچھ ان حضرت کی وصف اپنا ہمہ سے اپنے ترجمے کے دیباچے
کے ساتوین صفحے پر نقل کیا ہے دوسرے عقلی معجزے چند طور پر ہیں پہلا محمد امیون میں پیدا ہوے اور علما کی صحبت میں
نہ کبھو بیٹھے نہ کسی سے کچھ پڑھا لکھا اسپر یکایک معرفت اور علم الہیات کے منتہائے مرتبے کو پہنچے تو معلوم ہوا کہ انکی
استاد اللہ ہی کی تعلیم تھی دوسرا چالیس برس کی عمر تک کبھو زبان پر اس قسم کے مسائل کا تذکرہ نہ آیا بعد یکایک

دعوی نبوت کا کیا اور دقایق علم کے اور بڑے بڑے کٹھن سوالون کے جواب باصواب کہنے دینے لگے تو یقین ہو کہ وہ
خدا ہی کی طرف سے تھا تیسرا رسالت کا حق ادا کرنے کے لیئے طرح طرح کی محنت و مشقت اٹھائی پر اپنے کام کو چھوڑا
اور محنتون کے سبب سے عزم مین قصور نہ لایا جب دشمنون پر غالب ہوئے اور بہت سے شہر انکی اختیار مین آئے اور لشکر بہت
سا جمع ہوا تو کچھہ اپنے طور سے نہ بھرے مال و متاع کی طمع نہین کی اور انکا زہد و تقوی نہین چھوٹا تواتر و نقل سے
انکی نبوت یقین ہوئی اور جھوٹھون کا یہہ حال نہین ہوتا کیونکہ وے اپنا ڈھونگ سوانگ مچا کر دنیا کو حاصل کیا
چاہتے ہین پھر اسکی بنیاد نہین ہو سکتی چوتھا انکی دعا مقبول ہوتی تھی اگر جھوٹھا تھا تو یہہ بات نہوتی چنانچہ یوحنا
کی انجیل کے نوین باب کی اکتیسوین سطر مین لکھا ہی اب ہم جانتے ہین کہ خدا گنہ گارون کی نہین سنتا پر اگر آدمی خدا پرست
اور اسکی مرضی پر چلتا ہو اسکی وہ سنتا ہی انتہی پانچوان انہون نے غیب کی بہت سی باتون کی خبر دی تھی سو ویسی ہی ظہور
مین آئین چھٹا اگر نبوت انکی سچی نہوتی تو انکا دین اسقدر ترقی نپاتا اور اتنی مدت قایم نرہتا بلکہ نہین تو نہین تباہ
ہو جاتا چنانچہ ابرکسیس کے پانچوین باب کی چھتیسوین فقرے سے لکھا ہی کہ ان دنون سے پیشتر تھوداس نے اٹھکے کہا کہ
مین کوئی ہون اور قریب چار سو مردون کے اس سے پیوستہ ہوے سو قتل کیا گیا اور سب جتنے کہ اسکے فرمان بردار تھے متفرق
ہوکے نابود ہوے بعد اس شخص کے یہوداے جلیلی خراج لکھائی کے ایام مین اٹھا اور اسکے پیچھے بڑا انبوہ جمع ہوا وہ بھی
فنا ہوا اور جتنون نے اسکی اطاعت کی سب پراگندہ ہوے اور اب مین تمھین کہتا ہون کہ ان مردون سے حذر کرو اور
انھین چھوڑ دو اسلیئے کہ یہہ منصوبہ و یہہ کام اگر خلق سے ہی تو تباہ ہو جائیگا پر اگر یہہ خدا سے ہی تم اسے برہم نہین کر
سکتے انتہی ویسا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی چند لوگون نے دعوا نبوت کا کیا تھا پر ہلاک ہوئے اور
انھون کے رفیقان سب پراگندہ ہوے اور مسیح علیہ السلام کے معجزے اکثر طبابت کے قسم سے تھے یہودیان تو کہتے تھے کہ وہ
شعبدہ باز تھا اور دوائیون کے خواص سے آگاہ ہو کر یہہ کام کرتا تھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے اسکی
نبوت سچی ہوئی جب محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت مین شک ہو تو مسیح علیہ السلام کی نبوت کا ٹھکانا
ہی نہین اور تمنے جو کہا محمد نے بہت سے برسون تک لڑائی کرکے لاکھون کو قتل کیا مگر عیسیٰ نے کسی کی جان کو نمارا
سو اس سے یسوع کی کچھہ فضیلت نہوئی کیونکہ جس نبی کے ہاتھ نئی شریعت اور ملک و ملت کا انتظام سپرد کیا جاتا اسکو جہاد
کا حکم بھی ہوتا ہی جیسے موسی اور یوشع بن نون کو اور داؤد کو اور صموئیل پیغمبر نے بھی ملک و ملت تھامنے کے

[illegible]

واسطے شاؤل کو بعد داؤد کو جہاد پر قایم کیا اور بھی کئی انبیا بنی اسرائیل نے بادشاہوں کو جہاد کی ترغیب کی
پھر اگر دین کے واسطے جہاد فضیلت کا کام ہوتا تو ان سب حضرتوں پر خون نا حق ثابت ہوتے یسوع صرف
کہ اُنکے ہاتھ میں کوئی نئی شریعت تھی نہ ملک و ملت کا انتظام پھر جہاد بے محل کی کیا حاجت تھی یہہ کچھہ فضیلت
کی بات نہیں کہ بعضے اگلے نبیوں نے بھی آپ جنگ کیا ہے نہ جنگ کی ترغیب کیونکہ ان کے جناب کو اسکی ضرورت
نہ تھی اور یسوع کا جنگ نہ کرنا اسی قبیل سے ہو یا شاید اللہ تعالی نے اسکو شجاعت کی صفت نہ دی ہو کیونکہ وہ صرف
بنی اسرائیل کا نبی ہو کے آیا تھا سو جنگ کی کچھہ احتیاج نہ تھی اگر کوئی ستم ظریف کہے یوسف نجار کا بیٹا تو بقول نصاریٰ
کے ابن اللہ بلکہ ثالث ثلثہ بلکہ عین اللہ ہے پھر اگر کوئی نصرانی خدا کی بزرگیوں میں بھی یہہ کہنے کہ وہ جہاد کو نہیں
نکلتا ہے اس مہمل بات سے جناب کبریائی کی کیا بزرگی نکلی تب کرستان کیا جواب دیوینگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تو تمام امتوں پر حکمرانی کے لئے آئے تھے اسلئے اُن کے جنگ کی بشارتیں بھی انکی پیدایش کے بشارتوں کے ساتھ کُل
کتابوں میں انبیا کی مذکور ہو چکیں چنانچہ آگے انکا ذکر ہو چکا ہے یہہ کیا تمہارا اندھاپنا ہے کہ ئے سب دیکھتے پڑھتے
ہوئے پھر گمراہ بن جاتے ہو دیکھئے موسی وغیرہ نے بھی کافروں سے جنگ کیا ہے بلکہ موسی نے گھروں تک پھونکدیا ہے
چنانچہ توریت کی سفر الاستثنا کے بیسویں باب کی دسویں سطر میں لکھا ہے اور جب تو قتال کے لئے کسی شہر سے
نزدیک ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر تب یوں ہو گا کہ اگر انھوں نے صلح قبول کی اور دروازے کھولدیئے تو ساری
خلق جو اس شہر میں ہے تیری خراج گذار ہوگی اور تیری خدمت کریگی اور اگر وے تجھہ سے صلح نکریں بلکہ تجھہ سے
قتال کریں تو اسکا محاصرہ کر اور جب یہواہ تیرا خدا اسے تیرے قبضے میں کردے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی
دھار سے قتل کر مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور سب سمیت جو اس شہر میں ہو لوٹ لے اور تو اپنے
دشمنوں کی لوٹ کو جو یہواہ تیرے خدا نے تجھے دی ہے کھائیو انتہی اور سفر العدد کے اکیسویں باب کے اکیسویں
فقرے سے چھبیسویں فقرے تک لکھا ہے کہ موسی نے سیحون کے ساتھ جو اموریوں کا بادشاہ تھا جنگ کیا اور اسکے لشکر
کو تلوار کی دھار سے قتل کیا اور اکتیسویں باب کے شروع سے گیارھویں فقرے تک لکھا ہے کہ موسی نے بارہ ہزار
مردوں کو مدیان کے جنگ کے لئے بھیجا اور وے وہاں کے لوگوں کو قتل کیا اور انھوں کی عورتوں اور بچوں کو
اسیر کیا اور انکے مواشی اور چارپائے اور مال اور اسباب سب کچھہ لوٹ لیا اور انکی ساری بستیوں اور

گھروں اور کھیتوں کو پھونک دیا اور تیئیسویں باب کا ۱۷ ویں فقرہ سے ۵۶ ویں تک یہ حکم ہوا جو بنی اسرائیل کو کنعان
کے باشندوں کو مارنے اور انکی مورتوں اور بتوں کو نابود کرنے اور ان کے مکانوں کو ڈھا دینے وغیرہ کا حکم
کیا سو اسکا بیان ہے اور یوشع کی کتاب میں اسکے جنگ کا احوال مذکور ہے اور صموئیل کی کتابوں میں داؤد کے جنگوں
کا احوال تفصیل سے لکھا ہے دیکھ لو اور ہم نے لکھا ہے محمد نے تلوار کو بہشت کی کنجی ٹھہرائی مگر خداوند مسیح نے
خدا کی محبت کو نجات کا سبب ٹھہرایا انتہی سنو میاں کج فہم پادری کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تاکیدوں
اور تفصیلوں سے اللہ کی محبت کو دونو جہان کی سعادت کا اور اللہ تعالی کی قربت کا اور نجات و حیات ابد
کا سبب ٹھہرایا ہے کہ تمھاری انجیلوں کے لکھے اسکے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتے لیکن محبت کامل وہی ہے کہ اسکے
حکموں پر بندے جان نثار کر اپنے تئیں فنا کر دیوے اور یہہ نعمت بدولت جہاد کے جو بالتخصیص حکم ہے جسمیں
اپنے لڑکے بالے سکھ چین اور مال و متاع عیش و آرام سے ہاتھ دھو کے اقسام کی مصیبتیں اٹھا کے میدان میں دشمنان
خدا کے مقابل دیدہ و دانستہ سینے کو سپر کرنا اور جان پر کھیلنا چاہیے حاصل ہوتی ہے اس لیے تلوار کو بہشت
کا کنجی ٹھہرائی خالی محبت کے دعوے سے میدان میں نامرد اور پیر زن ہمیشہ [illegible] اس نجات کی کنجی کا ساتھ
پرہیز و محنت دے سکتا ہے پر محمدی کلید جنت کا ساتھ مردان خدا کے بغیر کوئی دنیا کا کتا نہیں دے سکتا عقل
فہم اور انصاف مردانہ اس مقدمے کے سمجھنے کو ضرور ہے اور ہم نے لکھا ہے اور قرآن کی مانند محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیمار ہو کے مر گئے مگر عیسی مسیح نے خلق اللہ کے لیے اپنی جان کو کفارے میں دیا انتہی یسوع تو [illegible] آپ خود
کہتا ہے کہ میں صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے آیا ہوں پھر جہان کی نجات کے لیے آیا ہوں پھر جہان کی نجات
کے لیے وہ اپنی جان کیونکر دے سکتا اور یہہ بات کیونکر صادق آسکتی اور فرض کیا ہم نے ایسا ہی ہو تو بھلا پیغمبر
عیسی کی کیا فضیلت ہوگی کہ اگلے بہت سے پیغمبران بھی بیمار ہو کے موے جیسے آدم نوح ابراہیم ایوب یعقوب
موسی علیہ السلام اور بعضے قتل بھی ہو گئے جیسے زکریا اور یحیی علیہما السلام لیکن اس سے نہ موسی کی بزرگی گھٹی
اور نہ یحیی کی فضیلت بڑھی اور تمھارے مسیح کے ساتھ دو چور بھی قتل ہوے سو وہ اور وے چور کیا برابر ہو گئے تمھارا
عقیدہ تو یہہ ہے کہ مسیح اله اور مدبر اور قدرت والا تھا سو بندوں کے ہاتھ سے خدا ایسا مارا گیا اور مدبر مر گیا
تب وہ جو اتنے تک دنیا کا انتظام کیونکر ہوا اور قدرت والا تھا تو موت کی ذلت کو کیوں گوارا کی

اور کہا کہ اگر ممکن ہو تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جاوے یعنی جام مرگ اور ایلی ایلی لما سبقتنی یعنے ای میرے خدا ای
میرے خدا کیوں تو نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا کہا سو اگیوں اپنی جان دی محبت کے مقدور والا اور پیدا کرنیوالا قدرت والا
تھا جو کچھ بیچارگی کر سکتا بندوں کے ہاتھ سے مارا پڑا اگر وہ خدا کا بیٹا ہی تھا تو ماں باپ کیا بیرحم تھا جو اپنے
بیٹے کو دشمنوں کے ہاتھ دیکھتے ہوئے اسکی فریاد کو نہ پہنچا یا الله اسکی مار پیٹ کے ڈر سے چپکا رہ گیا نعوذ بالله
منہا اور یہ کیسا خدا کہ اپنے پیارے بیٹے کو خلق کی نجات کے لیے بڑی ذلت سے قتل کروایا کیا بے اسکے نجات نہیں دے
سکتا تھا اور بیٹا بھی عجب تھا کہ اپنی جان دے باپ سے سفارش کر کے انہوں کو نہ بخشوا سکا شاید باپ کا عاق
تھا بھلا اب اسکے جان دینے سے تمہیں کچھ برائیوں اور کفر سے بچنے کا فائدہ ہو سو وہ بھی نہیں کیونکہ
تمہاری تمام انجیل میں تمہارے لئے برائیاں اور کفر چھوڑنے کا حکم مسیح نے کیا ہی اور حواریوں نے بھی لکھا ہی
دیکھو مگر اب تم لوگوں نے ایک ملحدی دین نکالکے طہارت و روزہ وغیرہ سب معاف اور حرام مردار تمام
شراب وغیرہ مقرر کیا ہی سو اسکا کیا اعتبار یا تم نصرانیوں میں سے برائی کرنے والوں کو اور کفر بکنے والوں کو قیامت
کی سختیوں سے نجات ہو چکی اور اس دن کے عذاب سے مخلصی ملگئی سو یہ بھی نہیں دیکھئے کہ متی کی انجیل کے
تیرھویں باب کی اکتالیسویں سطر میں لکھا ہی ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے اسکی بادشاہت میں ان
سب چیزوں کو جو ٹھوکر کھلاتی ہیں یعنے ان لوگوں کو جو برائی کرتے ہیں اکٹھے کرینگے اور انہیں جلتے تنور میں ڈال
دینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا تب سب راست باز آفتاب کی مانند اپنے باپ کی بادشاہت میں چمکینگے انتہی
اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلق الله نیکی کرنے سے نجات پاوینگے اور گناہ کرنے سے ہلاک ہونگے اور تم یہ بھی کہتے ہو
کہ اب گنہگاروں کی شفاعت کرتا ہی اور قیامت کے روز جہان کی انصاف کرنیکو آویگا انتہی جب مسیح نے
خلق الله کے لیے اپنی جان کو کفارے میں دیا تو انکی نجات ہو چکی اور شفاعت کی کچھ حاجت نہ رہی پھر اب
گنہگاروں کی شفاعت کرتا ہی اور قیامت کے دن انصاف کے لئے آویگا تو اسکا صلیب پر چڑھنا مہمل ہو چکا
یا وہ بات جھوٹھ دوسرا یہ کہ کرسٹانوں کی اصطلاح میں یسوع نجار کے بیٹے کا صلیب پر مارا جانا کفارہ ہی آدم کے
گناہ اصلی کا جو مار حوا اور بابا آدم نے وہ ممنوع پھل کھانیکے باب میں رب العزت کی نافرمانی کی تھی اور اسکی
سزا میں یہ مقرر ہوا کہ مار حوا اور سانپ کے درمیانے اور انکی و اسکی نسل کے درمیانے ہمیشہ عداوت رہے

کہنے سے اسکا سر کچلین اور وے اسکی ایڑی کاٹین یعنے کل شیطان کا قصد رکھیں اور بابا حوا اور انکی بیٹیون کے حمل کا بوجھ رکھا
جاوے اور وے درد سے بچے جنین اور وے اپنے مردون کے محتاج رہیں اور مرد انپر جابر رہیں اور بابا آدم کے
ماننے میں جو رکھے اور انکی اولاد پر یہہ بلا اتری کہ زمین پر محنت مشقت کا تکر کھاوین اور زمین سے کانٹے اگیں اور کھیت
کی اگنے والی چیزین کھاوین علاوہ مرنے کے تو یہہ چیزین جاوین یہہ سب گناہ اصلی کے ثمرے یسوع مصلوب کے قربانی ہونیکے
بعد موقوف نہوے سب بنی آدم سے موقوف ہونے کا کیا ذکر کرستانون سے موقوف نہوے کیونکر سمجھین
کہ آدمیون کے گناہ اصلی کے کفارے میں وہ قربان ہوا اسکے سوا یہہ کہ کفارے کا قربان اسطرح دیا جاتا ہی کہ اپنا
گناہ بخشوانے والے قربان کرنے کی چیز کو اپنی نیت اور اختیار سے جناب الٰہی میں گذرانتے مین سو اسکے آدمیون نے یا
تو یسوع مصلوب کو ایسا نہین کیا بلکہ یہود کے عالمون نے اسکو تہمت پر اقسام کے کفر کلمے ثابت کرکے دار پر چڑھایا
چنانچہ ان کلمات کفر کا ثابت کرنا ان کرستانون کی انجیل میں لکھا ہی دوسری تیسرا یہہ کہ وہ قربان ہونیوالا شخص
بھی قربان ہونیکے وقت بے تقصیر ملکے سب آدمیون کو اپنے قربان ہونیکی اطلاع دیکے اپنی خوشی رغبت سے
قربانگاہ پر نہین گیا بلکہ مرنے کی رات کو موت کا پیالہ ٹہر جانے کی التجا کی اور مخبر کو بتا آپ ہی ڈر کے نیچے گیا نہ اپنے
قربان دینے والون کے ساتھ بلکہ گنہگارون کی مانند پکڑا جا کے مجبوراً مصلوب ہوا پھر ان تینو جہون سے کیونکر
سمجھین کہ وہ گناہ اصلی کے کفارے کا قربان ہوا اور تمنے لکھا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ عیسیٰ قبر
مین بے جی تھا اور بعد چالیس روز کے آسمان پر گیا الٰہی سنو تو قبر میں دفن ہونیکی یا انہونے میں فرضی بیان اور غیر فضیلت
کی کیا بات ہی کہ ابراہیم اور اسحق اور یعقوب اور موسیٰ علیہم السلام غیر ہم سب قبرون میں مدفون ہوے اور
تمہاری ہی قول سے مسیح بھی قبر مین گر رکھا لیکن اسکے جی اٹھنے کو کوئی گواہ نہین سوا ان دو رنڈیون کے جو مسیح
کے شاگردون سے جا کر بولین کہ ہمین پو پھٹنے کے وقت ایک فرشتے نے کہا کہ مسیح جی اٹھا سو تم اسکو ڈھونڈ کر
دیکھو اور اسکے شاگردون سے کہدو کہ وہ جی اٹھکے جلیل کو جاتا ہی اسیے تم وہان دیکھوگے
راہ میں مل کے یہی پیام ان ناقص العقل معتقدون کو دیا یہہ دستور قدیم ہی سو جسکو مانتے ہو وہین سو مارا
جاوے تو اسکے جی اٹھنے کی خبرین اطراف میں پھیلا دیتے ہین چنانچہ حسین صلاح کو دار پر مرنے کے بعد ان کے ۳ یا ۴ جاوہم
بیوقوف معتقدون نے شہرہ دیا تھا کہ وہ بغداد کے پل پر گدھا سوار ہوکے چلے جاتے تھے ہمسے ملکے فرماتے

قرآن کو جانو کہ پھلے خدا کی اگلی کتابوں کا ابطال کیا ہی یعنی ان کتابوں میں جو توریت و انجیل مقدس میں عیسی کی الوہیت اور قربانی کی نجات
کے لئے مجسم ہونے کا کفارہ ہونا اور ایمان اور گناہ کی بخشش کا سبب ہونا بہت سے مقامات میں لکھا ہی مگر محمد نے ان سب باتوں کا
انکار کیا اور جیسا کہ توریت و انجیل مقدس میں فرمایا گیا ہی کہ ایک جورو کے سوا جیتے جی دوسری شادی کرنا روا نہی اسکے برخلاف
قرآن میں لکھا ہی کہ محمد کو بہت سی شادی کی اجازت تھی اور ہر ایک مسلمان کو چار شادی تک کا حکم ہی اور خدا نے کسی نبی کی معرفت
کبھی نہیں فرمایا کہ بنی آدم کی نسل اپنے اعمال کے سبب سے نجات پاوینگے مگر سب کے سب یہی خبر دیتے آئے کہ آنے والے مسیح کے
کفارہ ہونے سے اور اسپر ایمان لانے سے گناہ اور شیطان اور جہنم سے نجات ہوگی اور یہی بات آدم کے وقت سے ہر ایک نبی اور
سب مقدسوں نے ایمان لا کے نجات پائی ہی اور دنیا کی آخر تک پاوینگے محمد نے اسکے برخلاف قرآن میں فرمایا ہی کہ لوگ اپنے اعمال یعنی
روزہ نماز و حج وغیرہ سے نجات پاوینگے سو محمد کے قول سے نجات خدا کی بخشش نہیں ٹھہرتی بلکہ آدمی کی مزدوری ٹھہرتی ہی
ثابت ہی کہ محمد نے خدا کے اگلے قول کے موافق بیان نہیں کیا بلکہ برخلاف اسکے انہیں باطل کیا انتہی ۔ محمدی کا جواب
سچ ہی کہ ہر نبی نے اگلے انبیا کی اور انکی کتابوں کی تصدیق کیا چاہیے پر تم نے جو کہا کہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام نے اگلی کتابوں
کی تکذیب کی سو یہ بات صرف جھوٹ ہی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگلے پیغمبروں کی اور انکی کتابوں کی تصدیق کیا کرتے تھے
قرآن کے بہت سے مقاموں میں انکا ذکر آیا ہی بلکہ آپ نے ان باتوں کو ایمان کی شروط کر دیا ہی چنانچہ ہر محمدی کا مومن امنت باللہ و
ملائکتہ و کتبہ و رسلہ کا اقرار و تصدیق کرتا ہی اور وہ آیتیں بھی ان باتوں کے ثبوت میں ذکر کرتا ہوں تا تمہاری
سچائی اور تمہارا کذب واضح تر اسے ہو پڑھو جا سورہ آل عمران کی چوراسی آیت میں لکھا ہی قل امنا باللہ وما انزل
علینا وما انزل علی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی
والنبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنی تو کہہ ہم یقین لائے اللہ پر اور جو کچھ اترا ہم پر اور
جو اترا ابراہیم پر و اسمعیل پر و اسحق پر و یعقوب پر و اسکی اولاد پر اور جو ملا موسی کو اور عیسی کو اور سب نبیوں کو انکے
رب کی طرف سے ہم جدا نہیں کرتے ان میں کسی کو اور ہم اسی کے حکم پر ہیں اور یہی مضمون سورہ بقر کی ایک سو چھتیسویں آیت میں بھی
مذکور ہو چکا ہی مگر اسمیں قل کی جگہ قولوا ہی اور سورہ مائدہ کی چوالیسویں آیت میں مرقوم ہی انا انزلنا التوریۃ
فیہا ہدی و نور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا یعنی ہم نے اتاری توریت اسمیں ہدایت اور روشنی اسپر حکم
کرتے پیغمبر جو حکم بردار تھے اور چھیالیسویں آیت میں ہی وقفینا علی آثارہم بعیسی ابن مریم مصدقا لما

بین یدیہ من التوریت واتیناہ الانجیل فیہ ھدی ونور ومصدقا لما بین یدیہ من
التوریۃ وھدی وموعظۃ للمتقین یعنے اور پیچھاڑی بھیجا ہمنے انھین قدمون پر عیسی مریم کے بیٹے کو
سچ بتاتا توریت کو جو آگے سے تھی اسکے روبرو اور دی ہمنے انجیل جسمین ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو اور راہ
بتاتی اور نصیحت ڈر والون کو اور انچاسوین آیت مین اسی کے وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ
من الکتاب ومھیمنا علیہ یعنے اور تجھ پر اتاری ہمنے کتاب تحقیق سچا کرتی سب اگلی کتابون کو اور سب
پر شامل سوا اسکے قرآن مین بہت سی آیتین اگلے پیغمبرون کی توصیف اور انکی کتابون کی سچائی پر مذکور ہین بس بیان کرنا
جو ہمنے کیا وجود ان باتون کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا و بہتان کیا ہے سو اپنی بے دینی اور عداوت دلی ظاہر کرنیکی بات بیہودہ ہے کیونکہ
ہووے اور تمھارے قسیسون نے اپنی کتابون مین بہت سی تغیر و تبدیل کی تھی اور انبیا کی عصمت اور بہت سی غلطیان
اسمین جو ڈھالی تھین اسلئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تمھاری کتابون پر اعتماد باقی نہ رہا اور اللہ صاحب نے جیسا اگلے انبیا کے
زمانے مین اس وقت کے مناسب بعضے احکام کو بڑھایا اور بعضون کو منسوخ کیا تھا ویسا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے مین بھی جو مناسب جانا سو حکم فرمایا پس اس بات پر اعتراض کرنی بیہودہ نادانی و گمراہی ہے کہ حکیم مطلق کے فعل
کا اور رسولون کی رسالت کا انکار ہوتا ہے اگلے نبیون کے زمانے کے بعضے احکام منسوخہ مین سے بطور نمونے کے بیان کئے جاتے ہین
سنئے کہ آدم علیہ السلام اپنے فرزندون سے بھائی اور بہن کہ تین جو توام ہوتے انکا نکاح کر دیتے تھے بعد اسکے وہ حکم منسوخ ہو گیا اور
اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم کیا تو اپنے بیٹے کو میری راہ مین قربانی کر تو ابراہیم علیہ السلام نے لڑکے کو زمین پر لٹا کر ذبح کرنے
جاتا تھا کہ فرشتے نے کہا کہ اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا اور اسے کچھ مت کر اور اسکے بدلے ایک گوسپند قربانی بھیجو دیکھو ترجمہ
توریت کے سفر التکوین کے بائیسوین باب مین بعد کو بیٹی ور شتے کا فرزند اگلے پیغمبرون پر حلال تھا موسی علیہ السلام نے اسکو تعطیر
تغیر کیا بعد اسکے بقول تمھارے مسیح علیہ السلام نے پھر اس تعطیل کو اٹھا دیا اور مرقس کے دسوین باب کے دوسرے فقرے مین لکھا ہے کہ
فریسیون نے اسپاس آکے امتحان کی راہ سے اس سے پوچھا آیا روا ہے کہ مرد جورو کو طلاق دیوے اسنے جواب دیا اور انھین کہا کہ موسی نے
تمھین کیا حکم کیا وے بولے موسی نے اجازت دی ہے کہ طلاق نامہ لکھکے طلاق دین تب عیسی نے جواب دیا اور انھین کہا کہ اسنے تمھاری
سخت دلی کے سبب تمھارے لئے یہ حکم لکھا تھا لیکن ابتدا آفرینش سے خدا نے انھین نر اور مادہ بنایا اسسبب آدمی اپنے ماں
باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے دونو ایک تن ہونگے سو وے اب دو نہین بلکہ ایک تن ہین اسلئے جسے خدا نے

ہو رآتی ہی جاننگر اور گھر میں اسکے شاگردوں نے پھر بھی سوال لیا اسنے انھیں کہا جو کوئی اپنی جورو کو طلاق دے اور دوسرے سے بیاہ
کرلے سو حقیقت میں وہ زنا کرتا ہی اور اگر رنڈی اپنے شوہر سے طلاق لیوے اور دوسرے سے نکاح کرے زنا کرتی ہی انتہی دیکھئے بقول
تمہارے مسیح علیہ السلام نے بھی موسی علیہ السلام کے حکم کو منسوخ کیا ہی اگر ایسے ہی ہوتا تو ہم مسلمانوں پر ثابت ہی کہ وہ ایسا کرنا ایسے میں زنا کو
گالی دینا ہی العیاذ باللہ اور تمہارے کہنے سے تو یوں بھی صاف ثابت ہی کہ احکام کا منسوخ ہونا اگلے پیغمبروں کے وقت بھی تھا
پھر تم اسکے برخلاف کہتے ہو اور نبی کتابوں کے اور پیغمبروں کے بھی منکر ہوگئے اور عیسی کے وقت جو کچھ حرام تھا اور پھر سو بقول
تمہارے کافی پطرس نے اور پولس نے حلال کردیا اور ختنہ کی شریعت کو بالکل اٹھا دیا اور جمیع قسم کے قربانیوں کے شرائع
کو بھی باطل کیا اور حج بیت المقدس کی شریعت کو بھی بیہودہ ٹھہرایا کہ تمامی شریعت موسوی کو تا حین زمان کے اپنے تابعوں
کو ایسا ہی بھاری لگا ان کے رسالے دیکھ لو پھر کون سے بھتیجے مسیحی تمہارے مقرر کے ناسخ ہونے اعتراض کرنے والے ہو اور جو تم نے
لکھا ہی کہ مسیح نے کہا کہ خیال مت کرو کہ میں توریت اور انبیا کی کتب کو منسوخ کرنے آیا ہوں میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ
پورا کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے
ہرگز نہ ٹلیگا جب تک کہ سب مکمل نہ ہووے سو یہ قول متی کی انجیل کے پانچویں باب کی سترھویں فقرے میں مذکور ہی اس عبارت
اگر نسخ کا جانا مقصود تھا تو موسی کی شرائع قربان اور شرائع اقداس اور شرائع تطہیر اور ختنہ اور حد زنا اور چوری کا
منع تمہارے دین میں کیوں منسوخ ہی اگر تم ان سب چیزوں کی منسوخی کے قائل نہ ہوتے ہو تو ان کو ترک کرنے والے آیت کا ابطال
جانا ہی تو ملحد اور ملعون بدین ہو لیکن ہم کہتے ہیں متی کی یہ روایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ابطال پر اور نسخ
کے جائز نہ ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ اسمیں اس بات کا اشارہ ہی کہ آیندہ توریت کے احکام منسوخ ہونیگے کیونکہ تمہارے مسیح نے
یوں کہا ہی کہ میں توریت کو منسوخ کرنے نہیں آیا ہوں عبارت سے یہ نہیں پایا جاتا کہ کوئی نبی اپنے بعد اس کو منسوخ نہ کریگا بلکہ اس سے
یہ مفہوم ہوتا ہی کہ آپ منسوخ کرنے نہیں آیا پر اپنے بعد دوسرا نبی جو آویگا سو اسکے احکام کو زائل کریگا اور مسیح کا یہی ارادہ
ہونے پر وہ عبارت صاف دلالت کرتی ہی اسلئے کہ مسیح نے توریت کے احکام زائل ہونے کا انتہا وقت اسکے مکمل ہونے تک بیان
کیا ہی اور یہ بھی کہا کہ آپ پورا کرنے کو آیا ہوں لیکن ثابت ہوا کہ مسیح آنے سے پہلے توریت کے احکام کامل و مکمل ہو
چکے تھے اور ظاہر ہی کہ اسکے احکام زائل بھی ہو جاوینگے نہیں تو مسیح علیہ السلام کا قول جھوٹا ہوتا ہی جانا چاہئے کہ سبط یہود
اور یہودی علما ملت ابراہیمی اور دین موسوی کو خلط ملط کر ڈالنے کی تہمت سے اور اسرائیل کے دس قبیلے مجسم پرستی

ہین پڑنے کے سبب سے اور کرستانون کی قوم مین معنوی بت پرستی پھیلانے کیلیے یوسف نجار کے بیٹے کو خدا یا خدا کا شریک یا اسکا عین
ماننے کے طریقے پھیلا اسکو پوجا اس سے مرادین مانگنی اپنے عابدون کو سکھلا علاوہ بت پرستی صورت کے بھی یسوع کی اور مریم
اور انکے حیتیون کے تصویرین یا پتلے بت کر کے سے ٹھہرا اور صلیب کو بت چوبین بنا لینے کی علت سے اور تمام گرجاؤن مین لوگ بت پرستی
کو جہان مین رواج رکھنے کی جہت سے ایک پیغمبر جو ان چیزون کو برطرف کر کے ایک تازی شریعت بعد عیسی کے اللہ کی جناب سے لاوے
نہایت ضرور تھا سو اللہ نے بھیجا جنکا نام محمد احمد محمود عربی قرشی ہاشمی مکی مدنی صلے اللہ علیہ وسلم سو آپ جو شریعت
الہی لائے اسکے وقت سے آج تک چلی آتی ہین سو اللہ نے اسکے علم سے اوسط درجے پر اچھی وضع پر بہتر طور پر بعون اللہ تعالی جاری
کیا اسکے ضمن مین کسی شریعت کی افراط و تفریط موقوف ہو جاے کچھ مضایقہ نہین کوئی کسی کی اسکو خلاف سمجھنا ضرور نہین
کرنا اسکی مثال ایسی ہے جیسا آفتاب کا نور دنیا اگرچہ اس مین کسیکو کچھ نقصان بھی ہو لیکن فایدہ عام ہے اسیطرح بارش کا
آنا اور مینہہ کا برسنا اگر بعضون کو ضرر دیتا ہے کچھ مضایقہ نہین کہ نفع عام اسکا بے نہایت ہے اور جو لکھا ہے کہ مسیح نے کہا
کہ فریسی اور کاتب موسی کے تخت پر بیٹھے ہین اسلئے جو کچھ وے تمھین فرماوین تم ان پر عمل کرو یہ لکھا ہے متی کی انجیل کے تیئیسوین باب
کی دوسرے فقرے مین ہے یہ تمھاری گمراہی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ فریسی لوگ ۱۳ تو تمھارے دین کے واضعون کو شرایع اقدس اور شرایع
تطہیر اور شریعت ختنہ وغیرہ فرمایا کرتے اور مردار خواری وغیرہ سے منع کرتے چلے آے پھر ان کے برخلاف تمھارے آئین کے اختراع کرنے
والون نے کیونکر ان سب کو چھوڑ چھاڑ کر مردار خواری اختیار کی معلوم ہوا کہ وہ اور تم عیسی کے مخالف اور ملحد ہو اگر عیسی
سے ظاہر مین فریسیون اور کاتبون کے فرمودے پر عمل کرنے کا حکم کر کے خفیہ کہہ دیا ہو کہ احکام توریت کو منسوخ کر ڈالو
تو تمھارا دین منافقی ٹھہرا چنانچہ لوقا نے بیسوین باب کے آخر مین لکھا ہے کہ عیسی نے اپنے شاگردون سے کہا کاتبون
سے حذر کرو جو لمبے خرقون مین راہ چلنے کے مشتاق ہین اور بازارون مین سلام علیک کے اور مجمعون مین بالا
مقامون کے اور مہمانیون مین صدر جا کے عاشق ہین اور بیوون کے گھرون کو نگل جاتے ہین اور دکھانے
لیئے نمازون کو طول دیتے ہین یہی کو زیادہ عذاب ہوگا انتہی اسکے سوا دوسرا قول نسخ جایز نہونے پر کچھ دلیل نہین
ہو سکتا بالفرض اسکو نسخ جائز نہونے پر دلیل گردانتے ہو تو مسیح کی اصل رسالت مین خلل آجاتا ہے
اغلب کہ یہ قول مسیح کا نہو کیونکہ مسیح تو حلیم ہے معلوم ہوا کہ فریسی اور کاتب جو کہین سو اس پر عمل کرو
حالانکہ فریسی اور کاتب یسوع کو ساحر اور جھوٹا رسول بھی کہتے تھے تو ضرور ہوا کہ فریسیون اور کاتبون

۱۳ اور کاتب لوگ

کا اس بات کو بھی مانا ہے اور جب مانین تو یسوع کی رسالت ہوا پر جاتی ہے اگر یسوع علیہ السلام ابن خدا ہون تو
اپنے پاؤں پر آپ تیشہ مار لیا۔ اور جو لکھا ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ نوشتوں کو ڈھونڈھو کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ ان میں تمہارے لیے حیات
ابدی ہے اور وے مجھ پر گواہی دیتے ہیں سو یہ قول یوحنا کی انجیل کے پانچویں باب کے انتالیسویں فقرے میں مرقوم ہے پر یہ کلام بھی نسخ کیے جانے
سے مجھ پر دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ مسیح کا یہ حکم ان ہی صحف کی بابت ہے جو ان دنوں میں موجود تھے سو جو یہود یا ان نسخوں کا انکار کر دیا
تھے تو انہوں کی تعلیم کے لیے تھا چنانچہ وہ عبارت جو صاف اس بات پر گواہی دیتی ہے اور ہم جو کہتے ہیں کہ تمہاری کتابوں میں تغیر
و تبدیل و تحریف و تصرف ہو گیا ہے بسبب [illegible] اس بات پر بہت سی سندیں تمہاری ہی کتب سے جو چوتھی شرط کے جواب
میں لکھ چکے ہیں پھر بھی چند دلیلیں اس مقام میں لکھ دیتا ہوں متی کے بارھویں باب کے پہلے فقرے میں لکھا ہے کہ اس وقت یسوع سبت کے دن
کھیتوں میں سے گذرا اور اسکے شاگرد بھوکے تھے وہ بالیں توڑ توڑ کے کھانے لگے تب فریسیوں نے دیکھ کر اسکو کہا کہ دیکھ تیرے شاگرد وہ کام جو سبت
کو کرنا روا نہیں کرتے ہیں پر اسنے انہیں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ داؤد نے جب بھوکا تھا اور انہوں نے جو اسکے ساتھ تھے کیا کیا
وہ کیونکر خدا کے گھر میں داخل ہوا اور نذر کی روٹیاں جنہیں کھانا اسکو اور اسکے ساتھ والوں کو سوا فقط کاہنوں کے روا نہ تھا کھایا
اور کیا تم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ کاہن سبت کے روز ہیکل میں کیونکر سبت کی حرمت نہیں کرتے اور بے گناہ ہیں انتہی اور مرقس کے
دوسرے باب کے تیئیسویں اور ستائیسویں فقروں میں لکھا ہے کہ اور یوں ہوا کہ وہ سبت کو کھیتوں میں گذرتا تھا تب اسکے شاگرد راہ چلتے
ہوئے بالیں توڑنے لگے اور فریسیوں نے اسکو کہا دیکھ کس لیے تیرے شاگرد سبت کے دن وہ کام کرتے ہیں جو روا نہیں اسنے انہیں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا
کہ داؤد نے جب وہ محتاج اور بھوکا تھا اور انہوں نے جو اسکے ساتھ تھے کیا کیا وہ کیونکر ابیاتار سردار کاہن کے ایام میں خدا کے گھر
میں گیا اور نذر کی روٹیاں جنہیں کھانا سوا کاہنوں کے کسی کو روا نہ تھا کھایا اور انہیں بھی جو اسکے ساتھ تھے دیا اور اسنے
انہیں کہا کہ سبت آدمی کے واسطے بنایا گیا ہے نہ آدمی سبت کے واسطے انتہی اور لوقا کے چھٹے باب کے پہلے اور چھٹے اور پانچویں
فقرے میں لکھا ہے اور پہلے کے بعد دوسرے سبت کو یوں ہوا کہ وہ کھیتوں کے بیچ میں سے گذرنے لگا اور اسکے شاگرد کھیتوں
سے بالیں توڑتا اور ہاتھوں سے مل کے کھانا شروع کیا تب بعضے فریسیوں نے انہیں کہا تم کیوں وہ کام جو سبت کو کرنا روا نہیں
کرتے ہو عیسی نے انہیں جواب دیا انتہی پس ایسی ہو یوں کہ انہوں نے عیسی کے شاگردوں کو سبت کے دن کھیتوں سے گیہوں کی
بالیں توڑتے اور ہاتھوں سے مل کے کھاتے دیکھا تو ایسی حرام خواری پر خصوصا سبت کے دن بطور اعتراض کی تب عیسی نے بقول ان
انجیل نویسوں کے اپنے شاگردوں کی حرام خواری کا عیب دفع کرنے کو جواب دیا کہ کیا تم نے نہیں پڑھا یعنی صموئیل کے پہلے سفر کی

اکیسویں باب میں کہ داؤد نے جب بھوکا تھا اور اسکے رفیقوں نے کیا کیا وہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر تقدمہ کی روٹیاں لیں اور کھائیں
اور انہیں بھی جو اسکے ہمراہ تھے دیں حالانکہ انہیں انکا کھانا روا نہ تھا مگر فقط کاہنوں کو انتہی آپ انصاف کی نظر سے دیکھیے کہ سموئیل
علیہ السلام کی پہلے سفر کے اکیسویں باب میں لکھا ہے جو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام جب شاؤل یعنی طالوت بادشاہ کے
ہاتھ سے اپنی جان بچا کے تنہا بھاگ نکلا تو اخیملک کاہن کے پاس بیت اللہ میں داخل ہوکر روٹیاں مانگیں اس حیلے سے کہ مجھے بادشاہ نے
خفیہ کسی کام کو بھیجا ہے میں نے ہمراہیوں کو ادھر ادھر بھیجا ہے آج تین دن کا بھوکا ہوں تب اخیملک نے اسکو پانچ باسی روٹیاں نذر
تقدمہ کی اپنی رضامندی سے اسکے اور اسکے ہمراہیوں کی طہارت کی شرط لیکے دیں تھیں ان روٹیوں کو فقط داؤد نے لیا تھا اور نہ کسی ہمراہی نے
کو لیا دیا کیونکہ اس سفر میں اسکا ہمراہ تو کوئی نہ تھا پھر ہمراہیوں کو تقدمہ کی روٹیاں کھلانا اور دیر تک رہنا اور متی مرقس لوقا کی
نہیں لکھا اور کیا ہی صحیح ہے کہ پہلے سفر کے انیسویں باب کے دسویں اور گیارھویں فقرے سے ظاہر ہے کہ جب داؤد نے ستم سے شاؤل بادشاہ کے
ایذا سے بچا کے نوبت کے مقام سے جو اسکے تعلقے میں ہی بھاگ کے یونا تان بن شاؤل سے جا ملا چنانچہ اسی سفر کے اکیسویں باب کے پہلے
فقرے سے نویں فقرے تک کو یہی قصہ بیان ہے یعنی داؤد نوب کے مقام میں جو بنیمین کے ملک میں ہے اخیملک کاہن کے پاس جا پہنچا اسنے اسکو
دیکھ کے تعجب کیا اور پوچھنے لگا کہ کیوں تنہا آئے اور تمہارے ساتھ کوئی نہیں داؤد نے جواب دیا کہ بادشاہ نے مجھے ایک کام فرمایا اور کہا ہے
کہ کسی کو اس بات کی خبر نہو سو میں نے اپنے ساتھ کے جوانوں کو ادھر ادھر متعین کر دیا ہے اب اگر تم پاس کچھ حاضر ہو تو پانچ روٹیاں
مجھے دو یا جو کچھ تمہارے پاس موجود ہو اخیملک نے کہا کہ مجھ پاس ایسی روٹیاں نہیں ہیں جنکا کھانا تمہیں حلال ہو سوا مقدس کی روٹیوں
کے جو یہاں ہیں اگر وے جوان آپ کو بیر میں رکھتے ہوں خصوصاً عورتوں سے تو داؤد نے کہا کہ اگر عورتوں کی بات ہے تو سچ ہے
ہم کل اور پرسوں جب سے کہ ہم سفر نکلے ہیں عورتوں سے بچے ہوئے ہیں اور جوانوں کے باسن بھی پاک ہیں اور روٹیاں ایک طرح سے
عام ہو چکی ہیں خصوصاً آج کے دن جو دوسری مقدس روٹیاں انکی عوض رکھی گئی ہیں اس جہت سے اخیملک نے داؤد کو وے
مقدس باسی کہ جنکو پہنچنے کی روٹیاں دیں کیونکہ وہاں کچھ روٹیاں حاضر نہ تھیں سوا ان تقدمہ کی روٹیوں کے جو کہ خداوند کے حضور سے
اٹھائی گئی تھیں بعد ان کے عوض گرم روٹیاں رکھی گئی تھیں انتہی ملخصاً جب اصل قصہ معلوم ہو چکا تو نظر انصاف سے دیکھیے کہ
مرقس اور متی کی عبارت سے تو یہی ظاہر ہے کہ فریسیوں نے سبت کے توڑنے کی تقصیر کی بابت یسوع سے خطاب کیا تھا شاگردوں سے
اور لوقا کی عبارت سے ظاہر ہے کہ فریسیوں نے یسوع کے شاگردوں کو ڈانٹا تھا اور لوقا نے تصریح کی ہے کہ وہ سبت پر سبت کے بعد کا
تھا لیکن مرقس اور متی کے قول میں کوئی قرینہ پایا نہیں جاتا کہ سبت بعد سبت کے تھا چنانچہ مرقس نے کہا ہے اور یوں ہوا

اور کہا اپنا سو بنایا وغیرہ جا جتنے انسان کی سبب سب میں موجود تھیں اور ایک مدت تک اُسنے معجزہ نہ دکھلایا مگر
جب تیس برس کا ہوا تب یحییٰ اصطباغی سے تعمید پائی اور بقول لوقا کے روح القدس جسم کی صورت میں کبوتر کی مانند اسپر
اترا اور اسنے معجزے بتلائے آخر ممات بقول ہے چلا تا چلا تا قتل بھی کیا بھلا ایسے کو کون دانا الٰہ سمجھیگا اگر مسیح کو بن باپ
پیدا ہونے کے سبب الٰہ کہتے ہو تو آدم کو بطریق اولیٰ الٰہ کہا چاہیئے کیونکہ وہ تو بن ماں اور باپ کے پیدا ہوا تھا اور حوا کو بھی الٰہ کہا چاہیئے
کیونکہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئی تھی بلکہ اناج وغیرہ میں کیڑوں کو بھی جو آپ سے آپ پیدا ہوا کرتے ہیں سبحان اللہ قادر مطلق
نے محض بندوں کی ہدایت کے لیئے یہہ سب کچھ اپنی قدرت دکھلائی ہے تا نہ سمجھیں کہ ہر چیز کے پیدا کرنے کو اسباب ہی
چاہیئیں اور بدون اسکے پیدا نہیں کر سکتا بلکہ ہاں لیکن کسی کا پیدا کرنا اسکے پاس کچھ اسباب پر موقوف نہیں کہ سبب کو بھی
اسی نے پیدا کیا ہی سو خالق کو سبب اور مسبب بنے سب آفرینش ہیں چہ عجب ہے اور اگر مسیح معجزے بتانے کے سبب سے اسکو
الٰہ کہتے ہو تو دوسرے انبیا کو بھی الٰہ کہا چاہیئے کہ وہ بھی معجزے بتلاتے تھے کچھ تخصیص مسیح کی نہیں ہو سکتی اور اپنے شاگردوں
کو کرامتوں کی قدرت دینا بھی اسکی الوہیت کی دلیل نہیں بن سکتی چنانچہ عزیمت اور تعویذ اور تکسیر اور سحر و طلسمات
والے ایسی باتوں کی قوت اپنے شاگردوں کو بخشتے ہیں جسکو عرفی زبان میں اجازت کہتے ہیں اور عوام کی بولی میں استاد
کا حکم چنانچہ اسکا بیان انجیل میں بھی آیا اور اسی قصے سے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ یوشع پر رکھا تھا تو اسکو
اللہ تعالیٰ نے روح حکمت سے لا مال کر دیا چنانچہ اسکا بیان سفر الاستثنا کے چونتیسویں باب کی نویں سطر میں مذکور ہی جا ہو
دیکھ لو سوا اسکے موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بہت سے بزرگان صاحب کرامت ہوئے ہیں باوجود اسکے موسیٰ علیہ السلام
کو حالت ترکیہ کسی کا [illegible] عیسیٰ علیہ السلام کو [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تو ہزاروں بزرگان
صاحب کشف و کرامات ہو گئے اور آج بھی ہیں [illegible] کرامات صادر ہوتی ہیں [illegible] مشہور ہی حتی کہ ان لوگوں سے
بھی ستون [illegible] ان بزرگوں کا امتحان کیا چاہیئے تم لوگ ان بزرگوں کو [illegible] یہ ہی انجیل سے یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں کو فقط مسیح کی بیعت سے اعتقاد [illegible] نہ تھا چنانچہ متی کی انجیل کے سترھویں باب
کی چودھویں سطر میں لکھا ہے کہ ایک شخص مسیح پاس آکے گھٹنے ٹیکے اور اسے کہا کہ ای خداوند میرے بیٹے پر رحم کرو کہ مصروع
اور بہت رنج میں ہی اور کبھی پانی میں گر پڑا ہی اور میں اسکو تیرے شاگردوں پاس لایا اسے چنگا نہ کر سکے تب عیسیٰ نے جواب
دیا اور کہا کہ ای بے اعتقاد اور [illegible] قوم کب تک میں تمہارے ساتھ رہوں اور کب تک تمہاری برداشت کروں اسے یہاں

۲ آگ میں اور کبھی

فقرے میں لکھا ہے کہ اے پروردگار اسرائیل کے اله کوئی اله تیرے مثل نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں اور داؤد کے مزامیر کے سترھویں مزمور کی
اٹھارھویں سطر میں لکھا ہے کہ کوئی اله بھی سوا رب کے اور آیا کوئی دوسرا اله ہے سوا ہمارے اله کے انتہی سو ان کے بہت
سے شہادات ایسی ملتی ہیں اب اگر تم ان کے خلاف اپنا اعتقاد رکھیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا جانیں اور وحدت الوہیت
میں تثلیث فرد قرار دیویں تو ان کتب کے منکر ہو گئے اور تمہاری انجیل سے بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے چنانچہ یوحنا کی
انجیل کے سترھویں باب کے تیسرے فقرے میں لکھا ہے کہ حیات ابدی یہ ہے کہ وے تجھکو سچا اله واحد جانیں اور عیسیٰ کو جسے تو
نے بھیجا ہے اور مسیح کو انجیل میں کہیں تو انسان کا بیٹا اور کہیں یوسف نجار کا بیٹا اور کہیں داؤد کا بیٹا لکھا ہے پس
جو کہ تم نے مسیح کو اله ٹھہرایا سو اپنی کتاب کا خلاف کیا اور جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں سو وہ بات بھی تمہاری انجیل سے ثابت
نہیں ہو سکتی ہے بلکہ اسکے بعضے مواقع میں مسیح کو ابن اللہ لکھا ہے جیسے متی کی انجیل کے تیسرے باب کے سترھویں
فقرے میں مرقوم ہے کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں راضی ہوں انتہی لیکن ہم نے پہلے ہی ثابت کیا ہے کہ تمہاری انجیل
خاطر خواہ تغیر و تبدیل ہو گئی ہے اب اس مقام میں بھی سن لیجئے کہ مسیح نے آپ کون ہوں پوچھا تھا تو پطرس نے کہا
کہ تو مسیح ہے پھر اس قول کو پطرس کے ایک انجیل میں تو مسیح اللہ اور ایک انجیل میں مسیح حی قیوم کا بیٹا بنا چکے پھر چار
میرا اللہ ابیتا یا ابن اللہ کہنے سے مسیح کا بیٹا بنا اور اللہ کا باپ بنا نہیں پوچھا جاتا لیکن بلکہ اس محاورے میں سب کے خالق
کو باپ اور اللہ تعالیٰ کے مطیع فرمانبردار کو ابن اللہ کہتے تھے سو تمہاری ہی انجیل میں بہت سی جگہ آیا ہے چنانچہ متی
کی انجیل کے پانچویں باب کے چوالیسویں فقرے میں لکھا ہے پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر
لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے عداوت کریں ان سے نیکی کرو اور جو تمہیں ستاویں اور دکھ دیویں ان کے لئے
دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو اور چھٹویں باب کے نویں فقرے میں مرقوم ہے تم نماز اسطرح سے
کرو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہووے اور تئیسویں باب کے نویں فقرے میں لکھا ہے اور زمین پر کسی کو اپنا باپ
مت کہو کہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے اور یوحنا کی انجیل کے بیسویں باب کے سترھویں فقرے میں لکھا ہے کہ عیسیٰ نے اسے کہا
میرے بھائیوں پاس جا اور انہیں کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں
اور رومیوں کے رسالہ کے آٹھویں باب کے چودھویں فقرے میں مرقوم ہے کیونکہ جو خدا کی روح سے ہدایت پاتے ہیں خدا کے بیٹے
ہیں انتہی اور توریت و دیگر کتب عہد عتیق کے بیچ ان میں بھی ایسی ہی بہت سی جگہ مرقوم ہے چنانچہ توریت کے

بادشاہ انھین جو اسکی داہنے ہاتھ طرف ہین کہیگا کہ ای میرے باپ کے سعادتمند لوگو ادھر آؤ اور وہ مملکت جو بنا عالم سے
تمھارے لیے تیار کی گئی ہی میراث مین لو اسلیے کہ مین بھوکھا تھا اور تمنے مجھے کھانا دیا مین پیاسا تھا اور تمنے مجھے پانی دیا
مین پردیسی تھا اور تمنے مجھے پناہ دی ننگا تھا تمنے مجھے پہنایا بیمار تھا تمنے میری عیادت کی مین قید مین تھا تم میرے پاس آئے
تب راستباز اسے جواب دینگے اور کہینگے ای خداوند کب ہمنے تجھے بھوکھا دیکھا اور کھلایا یا پیاسا اور پلایا کب ہمنے تجھے
پردیسی دیکھا اور پناہ دی یا ننگا اور پہنایا اور ہمنے کب تجھے بیمار و قید مین دیکھا تیرے پاس آئے تب بادشاہ انہین جواب دیگا اور انسے کہیگا
مین تم سے سچ کہتا ہون جبکہ تمنے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیون مین سے ایک کے ساتھ کیا تو تمنے میرے ساتھ کیا تب انھین جو بائین طرف ہین
کہیگا ای ملعونو میرے سامھنے سے آتش ابدی مین جاؤ جو ابلیس اور اسکے لشکر کے لیے تیار کی گئی ہی کیونکہ مین بھوکھا
تھا تمنے مجھے کھانا نہ دیا مین پیاسا تھا تمنے مجھے پانی نہ پلایا پردیسی تھا تمنے مجھے پناہ نہ دی ننگا تھا تمنے مجھے نہ پہنایا بیمار
تھا اور قید مین تم میرے پاس نہ آئے تب وے بھی اسے جواب دینگے اور کہینگے ای خداوند کب ہمنے تجھے بھوکھا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا
بیمار یا قید مین دیکھا اور تیری خدمت نکی تب وہ انھین جواب دیگا اور کہیگا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون جبکہ تمنے ان چھوٹون مین سے
ایک کے ساتھ نکیا تو تمنے میرے ساتھ نکیا اور یہ عذاب ابدی مین جاینگے اور راستباز حیات ابدی مین انتہی۔ اعمال صالحہ
دو قسم پر ہین پہلے دل کے نیک عمل دوسرے بدن کے نیک عمل دل کے نیک عملون کا سردفتر ایمان ہی اللہ تعالی کی ذات مقدس پر
اور اسکی صفات کمال پر اور اسکے ملائکہ اور انبیاء برحق پر اور اسکی سچی کتابون پر جو تحریف و تصحیف سے پاک ہین اور
تقدیر الہی پر اور آخرت مین نیکون کے ثواب اور بدون کے عذاب پر اس ایمان بغیر باقی اعمال قلبی و بدنی ہرگز مقبول
نہین اور بے ایمانون پر فضل الہی آخرت مین نہوگا ہرچند انھون نے نیک عمل کیے ہون اور مومن بدعمل کو عذاب کے بعد مغفرت کی
امید اور شفاعون کی شفاعت کی توقع ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی باتون کی دعوت اور وصیت اور تاکید فرمائی
ہی اور انہی باتون کا ذکر تمھاری کتابون مین بھی صاف صاف ہی پھر سب تعجب ہی کہ کیون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودے
سے انکار کرتے ہو بلا اسکے سمجھے کہ کونسی کتاب مین فرمایا ہی کہ عیسی کو خدا کا بیٹا مان کے جھکلے پلتے مردار کھاتے فسق و
فجور کرتے شرک بکتے پھرو تو بھی نجات پاؤگے یا عیسی قربانی ہوکے تمکو نجات دیگا البتہ نجات غیر ممکن تھی نصارون کا
عقیدہ ہی جو بکہ تشبیہ اپنے انجیل کے متی باب ۵ ایکسوین فقرہ سے تیسوین فقرہ تک عیسی سے تمہارے کے خلاف
روایت کی ہی یہ روایت ہی ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی

عقیدہ ۱۴

جو میرے باپ کے ارادے کے موافق عمل کرتا ہے بہتیرے اُس دن مجھے کہینگے کہ اے خداوند اے خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے دیوؤں کو
نہین بھگایا اور تیرے نام سے بہت کرامتین ظاہر نہین کین اور اسوقت مین ان سے صاف کہونگا کہ مین تمسے کبھی واقف
نتھا اے بدکارو مجھ پاس سے دور ہوؤ انتہی دیکھو نصاری ویسے بدکار عیسیون کا محروم ہونا آسمان کی بادشاہت
سے اور اپنی بیزاری ان لوگون سے جو قیامت کے دن ہوگی سو صاف ظاہر کررہا ہے پھر عیسوی بدکار کی نجات کہان ہوگی
اور اگر عیسی کا قتل ہونا کفارے کے لئے صحیح ہوتا تو عیسیون اعمال بد کی گرفت و گیر مین گرفتار ہوجانے کی خبر عیسیٰ علیہ السلام اور
اسکا جواب تیسرے شرط کے جواب کے ضمن مین بخوبی مذکور ہوچکا ہے دیکھ لو اور جو تمنے لکھا ہے کہ قرآن مین فرمایا ہے
کہ گنہگار اپنے اعمال سے یعنی روزہ و نماز و حج وغیرہ سے نجات پاوینگے سو محمدیون کو اس سے نجات خدا کی بخشش نہین ٹھہری
بلکہ ادا دین ٹھہرتا ہے انتہی سو اس بات سے بھی تمھاری حماقت ثابت ہوتی ہے کیونکہ تم عیسویون کا عقیدہ ہے کہ عیسی
مسیح اپنی جان گنہگارون کے کفارے مین دینے سے انھون کو نجات دے چکا چنانچہ تمھین نے یہ بات کئی جگہ لکھی ہے پس یہ نجات
بھی خدا کی بخشش نہین ٹھہری کیونکہ بخشش کامل وہی ہے جو بے بدلے بخشے بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوچکا کہ اللہ تعالی
نے تمام خلق اللہ کے گناہون کی سزا عیسی کو دیکے انھون کو نجات بخشی ہے پس یہ بھی بالکل ادا دین ٹھہرا نہ اللہ کی
بخشایش اسواسطے کہ یوسف نجار کے بیٹے کا خون بہا بزعم نصاری اللہ کے ذمے پر ثابت ہوچکا تھا اگرچہ ایک وجہ سے
انکے عقیدے مین یوسف نجار کا بیٹا الہ وابن اللہ ہے لیکن دوسری وجہ سے بحیثیت ابن الانسان پھر اسی وجہ سے سب انسانون
کا خون بہا ثابت ہوا کیونکہ انھین کی مغفرت کے واسطے بقول نصاری کے اس ابن الانسان کا قتل ہوا ہے پھر
ادا اس خون بہا کی اللہ پر لازم تھی اسنے ابن الانسان کے بنی نوع کی بخشایش کی پس ادائے قرض کی نہ نری بخشایش اب یہان
سے جو حرف کہ نصاری محمد علیہ السلام کے قول پر اپنے عقیدے سے رکھتے تھے سو بری طور سے نصارون پر لوٹ گئے
آیا حقیقت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یون ثابت ہے کہ بندے کو اللہ کے فرمائے ہوئے اعمال اور رسول کی متابعت
ضرور مگر اسکی نجات اور مغفرت محض فضل الہی ہے اور بندے کا عذاب سراپا عدل الہی ہے اسواسطے بغیر فضل الہی
کے کوئی نجات پانیوالا نہین چنانچہ یہ بات حضرت بی بی عائشہ کی اور ابو ہریرہ کی اور جابر کی صحیح حدیثون سے ثابت ہے
اور وہ حدیثین یہ ہین اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنْ اَحَدٍ
یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰہِ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی

قُلتُ وَلَا اَنتَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی ھَامَتِہٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَن یَتَغَمَّدَنِیَ
اللّٰہُ مِنہُ بِرَحمَتِہٖ ترجمہ نکالا بیہقی نے روایت سے عائشہ کی کہ آپنے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بھلا کوئی
ایسا نہوگا کہ بے فضل و رحمت خدا کے بہشت میں جاوے آپنے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں بے فضل و رحمت خدا کے بہشت میں
جاوے حضرت نے اس بات کو تین بار فرمایا تب میں بولی اور نہ آپ بھی یا حضرت سو کہا آپنے اپنے دست مبارک کو اپنے
سر مبارک پر پھیر فرمایا اور نہ میں بھی مگر یہہ کہ ڈھانک لے مجھکو اللہ اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھہ اخرج البخاری
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ
قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمۃ فسددوا
وقاربوا واغدوا وروحوا وشیء من الدلجۃ والقصد القصد تبلغوا ترجمہ نکالا
بخاری نے ابوہریرہ کی روایت سے کہ انھوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نجات نہ دیگا تم میں سے کسی کو
عمل اسکا لوگ بولے اور نہ آپکو بھی یا حضرت فرمایا اور نہ مجھکو بھی مگر یہہ کہ ڈھانک لے مجھکو اللہ اپنی طرف سے اپنی
رحمت کے ساتھہ سو تم لوگ عمل میں مضبوطی کرو اور نزدیکی ڈھونڈھو اور رات دن سیر کیا کرو یعنے نیک عمل میں
اور کچھہ تھوڑی رات سے اور میانہ روی چاہو کہ پہنچ جاؤ یعنے اپنی منزل مقصود کو اخرج مسلم عن جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا
الا برحمۃ اللہ ترجمہ نکالا مسلم نے روایت سے جابر کے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ داخل
کریگا تم میں سے کسیکو بہشت میں عمل اسکا اور نہ بچاویگا اسکو آگ سے اور نہ مجھکو مگر فضل اور مہر اللہ کی یعنے اسی کے
فضل اور مہر سے بہشت ملے یہاں سے صاف معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر کے ارشاد میں عمل جو ہی بندگی اور فرمانبرداری ہے
اور مغفرت و نجات فضل و رحمت جناب باری ہے دوسرا یہہ کہ گنہگار لوگوں کے گناہ کی سزا میں اپنے بے گناہ بیٹے کو مار ڈالنا
یہہ وہی نقل ہے جرم از طرف غیر و ملامت ہمہ بر من ؛ گوہی سر انگشت ندامت نہ دگا تم ؛ اور کسی شاعر نے کہا ہے
رقیب سے رس کے مجھکو گالی گناہ کی کس کا عذاب کسکو + یہہ ضعیف تمنے نئی نکالی گناہ اسکا عذاب اسکو تیسری بات یہہ کہ
نصاری کا اعتقاد ہے کہ ساری اولاد آدم آدم اور حوا کے گناہ میں گرفتار ہیں سوا اپنے عمل سے نجات پا نہ سکینگے مگر یسوع
کی قربانی سے انتہی اب ہم کہتے ہیں کہ سفر التخلیق کے تیسرے باب سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے گناہ کی سزا یہہ مقرر ہوئی کہ اپنے

عمر بھر اپنی محنت اور مشقت کا پھل کھاوے اور زمین سے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگیں اور منہہ کے پسینے سے روٹی پاوے اور حوا کو
سزا یہہ مقرر ہوئی کہ حوا اور حوا کی اولاد میں اور سانپ اور سانپ کی اولاد میں دشمنی رہے اور جننے کا درد اسپر زیادہ
ہوا اور مرد اسپر زبردست رہے پھر یہی سزا آدم کی اولاد نسل در نسل مقرر ہوا اور ابتک جاری ہے ساری ہے اگر یسوع خدا کا
کے بیٹے کو مار ڈالا جانے سے بقول نصاری کے بنی آدم کو نجات حاصل ہوئی تو یہہ سزائیں موقوف ہو جاتیں سو تو نہ ہوا
اور نہ کرسٹانوں ہی میں یہہ سزائیں موقوف ہوئیں پھر کیونکر یقین کیجیے کہ اس شخص کا خون آدم و حوا کے اصلی گناہ کا
کفارہ ہوا اور انکی اولاد کی نجات کا سبب ہوا۔

خادم آئین کرسٹان کا قول

شروع میں

جب محمد چالیس برس کا ہوا اور خدیجہ بیوہ سے شادی ہونے کے سبب مال و دولت کا مالک ہوا تب اسنے فرمایا کہ اللہ
تعالی نے مجھے رسول کر کے بھیجا کہ اگلے بزرگوں کے دین کو یعنے آدم اور نوح کے اور ابراہیم کے اور موسی کے اور عیسی کے دین
کو تعلیم کے طور سے جاری کروں اور اسی طرح کئی برس تک لوگوں کو نصیحت کرتا رہا مگر جب مکے کے باشندے اسکی دشمنی
کرنے لگے اور مدینے کے لوگوں نے اسکے معتقد ہونے کا اقرار کیا اور اسے مدینے میں بلایا تب محمد مکے سے روانہ ہوا اور جب
مدینے میں بہت سے لوگ اسکے معتقد اور تابع ہوئے تب اسنے فرمایا کہ اللہ تعالی کا اب حکم ہوا کہ شمشیر سے مذہب اسلام کو
جاری کرو اور اسنے لوگوں کو بہت سی دنیاوی طمع دی یعنے اس جہان میں دشمنوں کے جورو لڑکے اور مال و اسباب لیجیے
اور اگر مارے جائیں تو بہشت میں شہادت کا درجہ پاوینگے وہاں حوریں اور شراب طہور پاوینگے عقل کے نزدیک اسمیں
تعجب نہیں ہے کہ لوگ لاوے کریں اور ہزاروں بلکہ لاکھوں فراہم ہوویں اور انھوں کو جو ایمان نہ لاویں تیغ سے
ہلاک کریں اور گمراہ لوگ اپنی جان کے خوف سے مذہب اسلام کو قبول کریں اسطرح سے تاریخوں سے ثابت ہے کہ عرب سے
ولایت اور افریقا اور فارس اور ہندوستان تک محمدی مذہب پھیلا اس بات سے عقل کے نزدیک محمدی مذہب خدا
کا مذہب نہیں ہو سکتا بلکہ نفسانیت اور زور زبردستی اور طمع کا ٹھہرا ہے کیونکہ خدا کی نیکی کے یہہ خلاف ہے اور عقل
سے بعید ہے کہ اللہ تعالی زبردستی سے مذہب حق دنیا میں جاری کرے اور اسکے سبب سے لاکھوں کو ہلاک کرے اور ابتدا
زمانے سے خدا کے کسی کلام سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ اس نے کسی نبی یا بادشاہ کو کبھی فرمایا ہو کہ میرے مذہب کو دنیا میں زور
ظلم سے جاری کرو بلکہ جیسا انجیل میں فرمایا ہے کہ تمام روے زمین پر جاؤ اور انجیل کی خوشخبری ہر ایک مخلوق کو سناؤ
جو کوئی ایمان لاتا ہے حیات ابدی پاویگا اور جو ایمان نہیں لاتا سو حیات کو نہ دیکھیگا اسیطرح عقل کے نزدیک بھی

ثابت ہی کہ یہہ اللہ تعالیٰ کی نیکی کے لائق فرمان ہی کیونکہ اس طور سے نہین لوگ دل و جان سے معتقد ہوتے ہین مگر محمد کے طور سے
لوگ ظاہر مین تو فرمان بردار ہوتے ہین پر باطن سے منکر رہتے ہین انتہی

محمدی کا جواب

تمنے یہہ تقریر صرف جھوٹہہ اور نیت بناوٹ کی لکھی ہی کیونکہ اول تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس ۲۵ برس کے سن
مین بی بی خدیجہ کو نکاح کیا تھا نہ چالیس برس کے سن مین دوسرا یہہ کہ آپ نے اس بی بی کو مال کی طمع سے نکاح نہین
کیا تھا بلکہ بی بی خدیجہ آنحضرت مین نبوت کی علامتین جو تھین سو سنکے اور مسافرت مین آپکے سر مبارک پر
ابر کا سایہ اپنی آنکھون سے دیکھکر اپنی رغبت سے حضرت سے نکاح کی طالب ہوئی تھی جب حضرت نے اسکو
نکاح سے شرف بخشا تو کچھہ دنیا کا مال و متاع ہاتھہ نہ لگا تھا جو بھلا اسکی بدولت نبوت کا دعوی کیا کہہ سکین
اگر مراد دنیا کے لئے نکاح کیا ہوتا تو البتہ بہت سامان جمع کر لیا ہوتا بلکہ حضرت کے کہنے سے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا
نے اپنا اثاثۃ البیت سب کا سب محتاجون اور مسکینون کو دے ڈالا اور اس نکاح کے پندرہ برس کے بعد محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے نبوت کا دعوی کیا اور بہت سے معجزے دکھلا اور بتون کی مذمت اور قریش کی ضلالت بیان کرنے
لگے تو دشمندون نے چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیائے ناپاک کی لالچ دکھلا کے اس کام سے باز رکھین
سو آنحضرت سے یہہ تقریب کی کہ ای محمد اگر تجھے مال منظور ہو تو ہم ہین کہ ہم سب ملکے اتنا کچھہ دیتے ہین کہ تو سارے
اہل مکہ سے زیادہ تر مالدار ہو جاوے یا تجھے اچھی عورتین منظور ہون تو تیرے پسند کے موافق دس عورتین حاضر کرتے
ہین یا تجھے سرداری کا رتبہ ہو تو ہم سارے سب کا سردار تجھے بناتے ہین اور جس سے چاہے لڑتے ہین پر تو اپنے
اس دعوے سے باز آ سو اب جواب یہہ ہی کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا منظور ہوتی تو ان باتون سے
کوئی ایک بات قبول کر لیتے تیرہ برس تک انہون کو اپنا دشمن جانی بنا کر انواع و اقسام کی ذلت و ایذا کھینچتے
اور اپنا وطن چھوڑ کر پردیسی بن جاتے اور جب بہت سے شہر فتح ہوئے اور ملکون سے خراج آنے لگا اور بحرین کے نصارا
جزیے دینے لگے حتی کہ لاکھون کے سردار ہو گئے اور روم کا بادشاہ آنحضرت سے خوف کرنے لگا تو بھی حضرت کی
پہلی کچھہ طور نہ بدلی سب مال حاجتمندون پر تقسیم کی اور کبھو پیٹ بھر کھایا اور نیند بھر سوئے نرم بچھونے پر کبھو آرام
نہ پانے کا تو کیونکر شب و روز لوگون کی ہدایت اور خدا کی عبادت مین مشغول ہے بھلا اس سرور عالم
کو دنیا منظور ہوتی تو البتہ اپنے عیال و اطفال سمیت فراغت سے کچھہ تو گذران کیا ہوتا اور بستر نرم پر نیند بھر سویا

ہے تو چنانچہ تاریخون مین مرقوم ہی دیکھ لو اور تم عیسائیون بھی تو آنحضرت کی ان صفتون کے قائل ہو اور تمنے اپنی معلم
مین لکھا ہی کہ تب اسنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے رسول کر کے بھیجا کہ اگلے بزرگون کے دین کو یعنے آدم کے اور نوح
کے اور ابراہیم کے اور موسی کے اور عیسی کے دین کو تعلیم کے طور سے جاری کرون انتہی اور پانچوین شرط کے بیان مین
لکھا ہی کہ مگر محمد نے خدا کے اگلے کلامون کو جائز نرکھا بلکہ صرف قرآن کو جائز رکھکے خدا کی اگلی کتابون کا
ابطال کیا انتہی پس تمھارے دعوے مین سراپا تناقض ہی کہ دروغ گو را حافظہ نباشد دوسرا یہہ کہ مکے مین نازل ہوئین

۳ سچ ہی ۴

سورتون سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے نیک اعتقاد رکھتے تھے اور سب دین
والون کو اسلام کے دین کی طرف بلاتے تھے اور مدینے مین اتری ہوی سورتون سے بھی یہی ظاہر ہی اور حدیثون اور سیر کی
کتابون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور پچھلی تاریخ کی کتابون مین بھی ایسا ہی مذکور ہی پھر اے کرسٹانون کے پادری
یہہ کیا بات کہتے ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین انبیا کے طور پر طرف بلانے کی کرتے رہے اور مدینے مین
کچھ اور سو یہہ تمھارا دعوی غلط ہی بلکہ ہمارے پیغمبر یہان بھی اسلام کی طرف بلاتے رہے وہان بھی اسلام ہی کی طرف اور
حکم الہی سے جو جہاد تھا جبر کچھہ مسلمان کرنے کے واسطے نتھا بلکہ کفر کے مواد فاسد کو دفع کرنے کے لئے تھا سو جس
سے حسب ملک شام کا وعدہ ہوا تھا تو انکو وہان کے کافرون کو نیست و نابود کرنے کا حکم سخت ہوا تھا یہان تک کہ
وہان کے جاندارون کو بھی مار ڈالنے کا حکم تھا حضرت سے تو اللہ تعالی نے اکثر ربع مسکون کے ملکون کو عنایت
فرمانیکا وعدہ کیا تھا سو وہان کے کفر کو عدل و حکمت سے نیست و نابود کرنیکا کیونکر حکم نکیا جاتا اور جو تمنے لکھا ہی
کہ محمد نے لوگون کو دنیا کی طمع دے کے اپنے دین مین ملایا سو یہہ بات صرف بناوٹ کی ہی کیونکہ بڑے بڑے بادشاہان
باوجودیکہ لاکھون کروڑون روپے خرچ کرکے اور بڑی خاطرداریان منظور رکھکے فوج کو اپنی کر رکھتے ہین جب
تنخواہ دینے مین کچھہ دیری ہو جاوے تو فوج بگڑ بیٹھتی ہی اور کام کے وقت کام نہین آتی یعنے لڑائی کے دن جان
نثاری نہین کرتی بلکہ غنیم سے موافقت کرکے اپنے خداوند کے مارنے کو مستعد ہو جاتی پھر کیا ممکن ہی کہ ایک غریب مفلس
کے غیب کی بات پر یعنے غنیمت یا بہشت ملنے کی طمع دکھلانے سے ایک ادنی شخص بھی جان پر کھیل سکے اور اپنے جان مفت
باتون پر دے سکے بجز بڑے سرکشون اور عالمون اور عقلمندون اور مالدارون اور دولتمندون کا تو کیا ذکر ہی شیخ سعدی نے
کیا خوب کہا ہی سند نہی جاہ و فرمان کس نگند بہر تو عبث جنگ بے جامہ و نان لشکر شطرنج لند مشہور ہی کہ ہو کہ

علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے بہت سے معجزے دیکھے تھے یا ان جب موسیٰ نے کنعان کی زمین کو فتح کرنے لشکر کھینچا اور جاسوسون
نے آگے خبر دی کہ وہان کے لوگ بہت زور آور ہین تب موسیٰ کی قوم یعنے ان کے امتیان یہہ سنکے جنگ سے ہٹ گئے
اور مصر کو بھاگ جانے کی تجویز کرنے لگے ہر چند کہ یوشع اور کالب نے قوم کو بہت سی طمع دلائی پر انہون
نے نمانا چنانچہ یہہ قصہ بتفصیل توریت کی سفر العدد کے تیرھوین چودھوین باب مین مذکور ہے دیکھ لیجیے اب
یہان قیاس چاہتا ہے کہ موسیٰ کی قوم ظاہر مین فرمانبردار تھی پر باطن سے منکر اور یہودا اسکریوطی حواری نے
رشوت لیکے عیسیٰ کو پکڑ دیا تھا اور عیسیٰ کے سب شاگردان عیسیٰ کو چھوڑ بھاگ گئے اور بہت سے اسکے باتون کو نمانکے
پھر گئے چنانچہ متی کی انجیل کے چھبیسوین باب کے چھپنوین فقرے مین مرقوم ہے کہ اور اسی وقت عیسیٰ نے ان جماعتون کو
کہا کہ مین تم سے پکڑنے کو جیسے چور کے لئے تلوارین اور سونٹے لیکے نکلے ہو مین تو روز روز تمہارے بیچ ہیکل مین
بیٹھکے وعظ کہتا تھا اور تم نے مجھے نہ پکڑا پر یہہ سب ہوا تاکہ نبیون کی کتابین تمام ہون اس وقت سب شاگرد اسے
چھوڑ کے بھاگ گئے انتہیٰ اور یوحنا کے چھٹوین باب کے چھیاسٹھوین فقرے مین لکھا ہے کہ اس دم اسکے شاگردون مین سے بہت
الٹے پھر گئے اور بعد اسکے اسکے ساتھ نہ چلے انتہیٰ بنص ظاہری کے وہ سب عیسیٰ سے باطن سے صاف منکر تھے مگر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو ادنیٰ لوگ کا تو کیا ذکر بلکہ بڑے بڑے عالمان و عقلمندان اور سرکشان اور مالداران اور دولتمندان
اگلی کتابون کی بشارت کے رو سے اور ان مین نبوت کی علامتین پانے سے اور ان سے ہزارون معجزے دیکھنے سے رسول
برحق جانکے ان پر دل سے ایمان لائے تھے کہ سبھون نے مردار دنیا کے مال و متاع پر تھوک کے اپنے عزیز لڑکے بالون اور ان
باپ بھائی بہن اور خویش و یگانہ کو چھوڑ کے لذت دنیا سے ہاتھ دھو کے پتھر پیٹ پر باندھ کے درختون کے پتیان کھا کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و متابعت نچھوڑی یہان تک کہ اپنے جان کو فدا کیا ہے اگر دل سے مومن اور
فرمانبردار نہوتے اور دنیا سے وون کی طمع رکھتے ہوتے تو ایسی فرمانبرداری نکرتے اور جان تک کی بلا کی نکھینچتے
اور بعد رحلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب آنحضرت کی پیروی کو عین ایمان سمجھ کے اپنی جانون
کو آرام ندیکے دین محمدی کی ترقی کے لئے بڑی بڑی مصیبتین اٹھاتے اور اپنی جانون کو کھوتے سیر و تاریخ کی کتابین
دیکھیں تو حقیقت تمکو کھل جاویگی اور شمشیر سے مذہب اسلام کو جاری کرنے کا جواب جو بیس شرطون کے جواب
مین مذکور ہو چکا ہے پھر یہان بیان اسکا ضرور نہین ہے اسکے سوا تمہارا جارج سیل قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ

۲ بجھی ص

کے پہلے صفحے مین لکھا ہی کہ بعضے لوگون نے بڑی غلطی کی ہی کہ جنھون نے خیال کیا ہی کہ دین محمدی فقط تلوار ہی سے رواج پایا ہی
انتہی بس میان خادم آیئن آرستان تمھارا اعتراض صرف بیجا ہی اور جو تمنے لکھا ہی کہ از عقل بعید ہی کہ اللہ
تعالی زبردستی سے مذہب حق دنیا مین جاری کرے اور اسکے سبب سے لاکھون کو ہلاک کرے الخ ان باتون
سے دو مطلب معلوم ہوا ہے ایک یہ کہ اللہ تعالی مذہب حق کو زبردستی سے جاری کرنا بعید از عقل ہی دوسرا یہ
کہ دین کے واسطے مردم کشی ہونا جائز نہین پہلے مطلب کا جواب یہ ہی کہ عقل دو قسم کی ہی ایک تو عقل
ایمانی دوسرا گمراہی اگر ایسی عقل ایمانی ہو تو واجب جانتی ہی کہ اللہ واجب الوجود ہی یعنی سب سے بڑا قوی اور سب سے زبردست
کا ہر ایک زبردست اور تمام سرورون کا سردار اور سارے عالم پر جبار اور قہار ہی اسلیے غالب ہی مالک مختار ہی جو چاہے سو
کرے اسکو چون و چرا کا مجال نہین پس ایسے زبردست قوی غالب جبار قہار مالک مختار بادشاہ فعال علی الاطلاق کا دین
اگر زبردستی سے زبردستون سرکشون پر جاری ہو تو عقل ایمانی سے کیون بعید ہی مگر عقل گمراہی کو یا گمراہ
بعید ہو تو عقلمند مومنون کو کیا نقصان کیونکہ ویسی عقل کے پاس خداوند تعالی کا ہونا بھی بعید ہی اور دوسرے مطلب کا
جواب یہ ہی کہ دین حق کے جاری ہونے اور باقی رہنے کے لیئے اللہ تعالی نے انبیا کے ساتھ اور دوسرے بندون کے ساتھ
ہو کر لاکھون بلکہ کروڑون کافرون کو طوفان اور قحط اور وبا اور شمشیر اور دوسری بلاؤن سے ہلاک کر دیا ہی
نوح علیہ السلام کے زمانے سے عیسی کے زمانے تک توریت اور نبیا کی کتابون اور تاریخون سے ظاہر ہی اسکا انکار
کرنا ان کتابون کو جھٹلانا ہی لیکن تم جھٹلاتے چلے جاؤ کیونکہ تمھارا ایمان جاتا رہا ہے تمھاری بات کہین نہ جائیگی ہم
پوچھتے ہین کہ ابراہیم نے جو بادشاہون سے جہاد کرکے غنیمت لی اور لوط کو مع سامان کے پھیر لایا اور موسی اور یوشع
اور داود وغیرہ نے جو جہاد کیئے ہین سو خدا کی مرضی سے یا خلاف اسکی مرضی کے خلاف مرضی الہی تو ایسے پیغمبر
پیغمبرون سے غیر ممکن ہی یقینا موافق مرضی الہی کے کیئے ہونگے پھر یہ سارے جہاد جب مرضی الہی سے ہیں تو بیشبہ
جائز ہوئے جب جائز ہوئے تو ان جہادون مین کافر کشی بھی ہوئی سو بھی جائز اور مرضی الہی سے ٹھہری پھر جہاد
دنیا کے واسطے یا دین کے واسطے یا دونون کے واسطے غرض تینون صورتون مین انکار جواز ثابت و ظاہر ہی کہ موسی اور
یوشع کے جہاد محض شام کے لینے کے لیئے تھے سو جہاد دنیا کے واسطے ہو جب دنیا کے واسطے اتنی مردم کشی مرضی الہی
سے روا ہوئی تو دین کے واسطے کیونکر روا نہوا اور کفار اور فجار کو جبر اور قہر الطریقہ اقرب ضلال اور فسق سے باز

رکھنے کے سبب تہذیبات سے اور ہدایت کی راہ پر چلانا حکماے اور حکام عادل کے پاس کمال حکمت اور سیاست مدنی
کے موافق ہے اللہ تعالی تو بڑا حکیم ہے اسکی سیاست اور سلطنت ہر سیاست اور سلطنت سے بہت بہتر ہے جو
کفار اور فجار کہ باوجود دلیلوں اور معجزوں کے سرکشی اور عناد پر مصر رہکے دین حق کے مانع اور دینداروں کے خون
کے پیاسے اور اُن کو راہ حق سے پھیرنے کو قیام کیے فتنہ و فساد کرتے ہوویں اگر حکم الہی ایسے کفار اور فجار کے قتل کرنے
اور [illegible] اُن لوگوں کو ان سب برائیوں سے باز رکھکے حق طریقہ پر چلانے وارد ہوا ہے تو عقل سلیم کے پاس کیونکر
خلاف نیکی الہی ہوگا اور خدا پر یہ بات واجب ہے کہ بندوں کو ایک وجہ سے ہدایت کیا کرے اگر دوسری وجہ سے
کرے تو وہ دعویٰ اللہ کی نیکی کے خلاف ٹھہرے اور ہمنے جو لکھا ہے کہ اسنے یعنے محمد نے لوگوں کو بہت سی دنیاوی طمع
دی الخ تو اپنا ہوا ہے ویسکی نسبت بتلا دے دنیوی اور اخروی جیسے دنیوی وعدے یعنے فتح و نصرت اور کفار اور
دین کے دشمنوں کی شکست ہمارے پیغمبر کی پیشین خبری کے بموجب ظہور میں آچکے اس سبب سے صحابہ کو اور سب مسلمانوں
کو آخرت کے نعمتوں کے وعدوں کی سچائی بھی یقین ہوئی اور انکا ایمان نہایت مضبوط ہوا اسکو کوئی عقل ایماندار
والا طمع بتلا سکیگا بھلا موسی نے جو بنی اسرائیل کے ساتھ لالچ بھری دی کو دنیا کے فائدوں کی امید بتلا کر یعنے
دشمنوں کی بندگی سے چھڑانے کی اور دودھ اور شہد ابھتی ہوئی زمین ان کو دلانے کی اور ان کے مخالفوں کو ان کے
سامھنے سے بھگانے کی امیدیں بتلائیں تھیں سو تو بہت ہی جا بجا مذکور ہے اگر کوئی شبہ لانے والا تم سے پوچھے
کہ کسی قوم کا اشراف یعنے دولتمند آدمی عالم یا فاضل اپنے لوگوں کو ایسے مژدے دینے لگے تو کیا صحیح عقل میں لوگوں کا اسپر
جمع ہونا اور اپنے نفعوں کے حصول کے واسطے اسکو بڑا بزرگ بنانا اور دوسروں کی ترغیب کے واسطے اسپر خرق
عادت کے خیالی تودے بنانا نہیں ہو سکتا تو کیا جواب دوگے خصوصا کہ موسیٰ کے وعدے سارے دنیائی ہیں سب کھانے پینے
خوش گذرانی کرنے کے چنانچہ سفر الاستثنا کے ساتویں باب کے بارھویں فقرے سے سولھویں فقرے تک لکھا ہے کہ سو اگر تم
ان حکموں کو سنوگے اور یاد رکھوگے اور اُن پر عمل کروگے تو یہواہ تیرا خدا اس عہد اور رحمت کو جسکی بابت اسنے
تیرے باپ دادوں سے قسم کی ہے یاد رکھیگا اور تجھے پیار کریگا اور برکت بخشیگا اور زیادہ کریگا وہ تیرے صلب کے پھل اور تیری[۲]
بھیڑوں کے گلے میں اس زمین پر جسکی بابت اسنے تیرے باپ دادوں سے قسم کرکے کہا کہ تمکو دونگا برکت بخشیگا تجھے
ساری قوموں سے زیادہ برکت دی جائیگی اور تم میں اور تمہاری مواشی میں سے کسی نر یا مادہ میں بانجھ پن نہوگا

[۲] یعنی کھیتی غلہ اور انگوری شیرہ اور تیل اور گائے بیل اور بھیڑ بکریوں

اور سوا اسکے ایک قسم کی بیماری تجھ سے دور رکھیگا اور مصر کے سب برے روگون مین سے جنھین تو جانتا ہی کوئی تجھے نہ لگاویگا
بلکہ ان کو دیگا جو تیرا کینہ رکھتے مین اور تو ان سب گروہون کو جو تیرا خداوند خدا کے کرم سے تیرے ہاتھ مین گرفتار ہونگے
نگل جاویگا الی آخر   اور توریت کے تمام پانچو سفرون مین کہین آخرت کی وعدہ نظر نہین آتا ہے سبب وہ ہے ایسے
جیسے عمر رسیدہ بڑے بڑے باپ دادے والے بادشاہ زیرامیر اپنے چھوٹون سے کیا کرتے ہین وہان بندون کے چھوٹون پر خدمتگاریان
اور فرمانبرداریان بجا لایا کرین لاکن یسوع بن یوسف نجار نے جو اپنے کو ماننے والون سے حیات ابدی کا اور سارے گناہون سے
بخشش دینے کا دم دیا تھا اور اپنے دوبارہ آنے کے بعد آخر زمانے مین اپنے بارہ رفیقون کو بارہ تخت پر بیٹھا کر بنی اسرائیل
کے بارہ قبیلون پر حکمرانی کرنے کی طمع دی تھی اور جو کوئی اپنے واسطے ایک چیز چھوڑ دیگا تو تو یسوع کی بادشاہی مین
اسکے اضعاف مضاعف پانے کا بھی سبز باغ دکھایا تھا اور ایسی بہت ساری چیزین انکو دکھلائی تھی سو خصوصا اباحت
یعنی سب حرامون کو حلال کر دیا تھا اور سب شرعی کامون کو چھوڑ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا علی الخصوص اپنے یادگار مین
شراب کو تبرک اور روٹی کھانے کھلانے پینے پلانے کی رسم ٹھہرائی تھی اور ایسی بہت ساری باتین سکھلائی تھین جنسے عقل
بھی حکم کرتی ہی کہ عوام اور سفلی اور بے تمیز اور بے قید اسکی راہ و رسم کو جلد اختیار کرلین جیسے کہ ہر
ملک مین بکثرت ہوا کرتے ہین تو یسوع بن یوسف نجار کا طریقہ ان دنون مین پھیل گیا بالتخصیص اسکے یاران کو
حاجت روای خلق قرار دیا تھا اور یہ رسم قدیم ہی کہ عوام جس شخص کو پاتے گویا روح کو حاجت روا یا مراد دینے
والا کر کے سمجھتے ہین تو بکثرت اسکے معتقد ہوتے ہین اور اسپر پھر [illegible] تعین اور کرامات و خرق عادت کے تو وہ
طوفان بے سر پا لادھتے ہین اور تمنے جو لکھا ہی کہ ابتداء زمانہ سے خدا کے کسی کلام سے ثابت نہین ہوسکتا ہی کہ اسنے کسی نبی
یا بادشاہ کو کبھی فرمایا ہو کہ تیرے مذہب کو دنیا مین زور ظلم سے جاری کیو انتہی ہم کہتے ہین کہ تم کسی کتاب الہی سے نص صریح
لاؤ کہ فرمایا ہو کہ میرے دین کو زور شمشیر سے جاری مت کرو بلکہ توریت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قواعد نبی کو شمشیر
کے بل جاری کرنا اور بت پرستون کو بیخ و بنیاد سے نکالنا فرض ہی چنانچہ سفر الخروج کے اکیسوین باب کے پندرھوین فقرے
سے سترھوین فقرے تک لکھا ہی کہ اور وہ جو اپنے باپ یا اپنی ما کو مارے البتہ مار ڈالا جاوے اور جو آدمی کو بہکا لیجاوے اور اسے بیچ ڈالے یا وہ اسکے ہاتھ
سے پکڑا جاوے تو وہ البتہ مار ڈالا جاویگا اور وہ جو اپنے باپ یا اپنی ما پر لعنت کرے البتہ مار ڈالا جاوے اور پینتیسوین باب
کے دوسرے فقرے مین لکھا ہی کہ جو کوئی اسمین یعنے روز سبت مین کام کریگا مار ڈالا جائیگا انتہی اور سفر الاستثنا

کہ تیرھویں باب کے شروع سے پندرھویں فقرے تک لکھا ہی کہ اگر تم میں کوئی نبوت یا خواب کا دعوی کرنے والا ظاہر ہو اور
تمھیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلاوے اور وہ نشان یا معجزہ جو اُسنے تمھیں دکھایا سچا نکلے اور وہ تمھیں کہے
آؤ ہم اُنکے معبودوں کی پیروی کریں جنھیں تم نے نہیں جانا اور اُنکی بندگی کریں تو ہرگز اُس نبوت اور خواب دیکھنے والے کی بات
پر کان مت دھرو کیونکہ یہوواہ تمھارا خدا تمھیں آزماتا ہی تا دریافت کرے کہ تم یہوواہ اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنے
سارے جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہیں تم چاہیے کہ یہوواہ اپنے خدا کی پیروی کرو اور اُس سے ڈرو اور اُسکے حکموں
کو حفظ کرو اور اُسکی بات مانو تم اُسکی بندگی کرو اور اُسی سے لپٹتے رہو اور وہ نبی اور خواب دیکھنے والا قتل کیا
جایگا کیونکہ اُسنے تمھیں کہا کہ یہوواہ اپنے خدا سے جو تمھیں مصر سے باہر نکال لایا جسنے تمھیں قید خانے سے چھڑایا
برگشتہ ہو جاؤ تا کہ تمھیں اُس راہ میں سے جو یہوواہ تمھارے خدا نے تمھیں ہدایت کی ہی خارج کریں سو تجھے لازم
ہی کہ تو یہہ بدی اپنے درمیان سے نکال دے اگر تیرا حقیقی بھائی اور تیرا بیٹا یا بیٹی یا تیری ہمکنار جورو یا تیرا دوست جو
تجھے تیری جان کے برابر عزیز ہو تجھکو پوشیدہ میں ورغلاوے اور کہے کہ آؤ اور معبودوں کی بندگی کریں جنھیں تو اور تیرے
باپ دادے واقف نہیں اُن لوگوں کے معبودوں میں سے جو تمھارے گرداگرد تمھارے نزدیک یا دور ہیں زمین کے اِس سرے
سے اُس سرے تک ہیں تو تو اُس سے موافق نہونا اور نہ اُسکی قبول کرنا تو اُس پر رحم کی نگاہ نرکھنا تو اُسکی
رعایت کریو اور نہ اُسے پوشیدہ مت رکھیو بلکہ تو اُسکو ضرور قتل کیجو اُسکے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے اور بعد اُسکے
قوم کے ہاتھ تو اُسے سنگسار کرنا تا کہ وہ مرجاوے کیونکہ اُسنے چاہا کہ تجھے یہوواہ تیرے خدا سے برگشتہ کرے
وہ خدا جو تجھے زمین مصر سے قید خانے سے نکال لایا تو سارے بنی اسرائیل اُسکو سنکے ڈرینگے اور تمھارے درمیان پھر ویسی
شرارت نکرینگے اگر تو اُن شہروں میں جو یہوواہ تیرے خدا نے تجھے سکونت کے لیے بخشے ہیں سنے کہ بعضے لوگ یعنے شیطان
کے فرزند تمھارے درمیان سے نکل گئے اور اپنے شہر کے لوگوں کو یوں کہکے گمراہ کیا کہ آؤ چلیں اور دوسرے معبودوں کی جنھیں
تم نہیں پہچانتے بندگی کریں تو تو جستجو کیجو اور خوب تحقیق کرنا اور دیکھ اگر یہہ بات سچ ہو اور یقین کو پہنچے کہ ایسا
نفرتی کام تم میں کیا گیا تو تو اُس شہر کے باشندوں کو سب سمیت جو اُس شہر میں ہی اور وہاں کی مواشی کو تلوار کی دھار
سے قتل کرکے نیست نابود کیجو انتہی دیکھیے توریت میں جو ان لوگوں کا قتل واجب کیا ہی سو محض دینی قاعدے
جاری کرنے اور باقی رکھنے کے واسطے ہی اور گمراہ کرنے والوں اور بدعت پوجنے اور پجوانے والوں کے قتل کرنے کا بھی

نہیں ہوئی ہے چنانچہ سفر الاستثنا کے بیسویں باب کے دسویں فقرے سے لکھا ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزدیک ہو
تو پہلے صلح کا پیغام کر تب یوں ہوگا کہ اگر انہوں نے صلح قبول کی اور دروازے کھول دیے تو ساری خلق جو اس شہر
میں ہے تیری خراج گذار ہوگی اور تیری خدمت کریگی اور جو تجھ سے صلح نکریں بلکہ تجھ سے قتال کریں تو تو اسکا محاصرہ
کر اور جب یہوواہ تیرا خدا اسے تیرے قبضے میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر مگر عورتوں اور لڑکوں اور
مواشی کو اور سب کچھ جو اس شہر میں ہو لوٹ لے اور تو اپنے دشمنوں کی لوٹ کو جو یہوواہ تیرے خدا نے تجھے دی ہے
کھائیو تو ان سب شہروں سے جو تجھ سے بہت دور ہیں اور ان قوموں کے شہروں میں سے نہیں ہیں یونہیں کیجیو لیکن ان قوموں
کے شہروں میں جنہیں یہوواہ تیرا خدا تیری میراث کر دیتا ہے کسی چیز کو جو سانس لیتی ہے جیتا نہ چھوڑیو بلکہ تو ان کو
یک لخت نابود کیجیو یعنی حتی اور اموری اور کنعانی اور فرزی اور حوی اور یبوسی کو جیسا یہوواہ تیرے خدا نے تجھے حکم کیا
ہے تاکہ وے اپنے سارے کریہہ کام جو انہوں نے اپنے معبودوں کے لئے کئے تم کو نہ سکھلاویں کہ تم یہوواہ اپنے خدا کے گنہگار ہو جاؤ
انتہی یہاں سے معلوم ہوا کہ دین اسلام میں جو مشرک کشی عام کا حکم ہوا سو توحید کے بچاؤ اور رواج کے واسطے اور
موحدوں کے ایمان اور جان کو حفاظت کرنے کے لئے ہی مگر فرق یہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو کافر کشی خاص کا حکم
تھا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام مشرک کشی کا حکم کیونکہ موسی کی دعوت خاص بنی اسرائیل
کو تھی پر آنحضرت کی دعوت عام سب خلق کو پس موسی کی دعوت اور دین کو بنی اسرائیل سے وہ نسبت تھی جو آنحضرت
کی دعوت اور دین کو بنی آدم کے ساتھ ہے یہاں اگر کوئی شک کرے کہ باوجودیکہ بنی اسرائیل کے جوان چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس
سوا لیویوں کے تھے چنانچہ سفر العدد کی پہلی فصل میں مرقوم ہے کیوں موسی اور بنی اسرائیل کو پہلے سے حکم نہوا تھا کہ
مصریوں سے جہاد کر کے بیچ نکلیں جسطرح سے شامیوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم مصر سے بعد کا ہے بلکہ بھاگ نکلنے اور فرعون
اور فرعونیوں کے ڈوب جانے کے بعد آیا اور کسواسطے نزدیک راہ سے بنی اسرائیل کو نہ لیجا کر ملک شام کو جانے کا حکم
نہوا تو جواب اسکا یہ ہے کہ موسی علیہ السلام کی قوم نہایت بے ہمت و بے جرأت تھی اور فرعون سے بھڑ کر جنگ کرنے کی طاقت
نہیں رکھتی تھی چنانچہ سفر الخروج کے تیرھویں باب کے سترھویں فقرے میں مرقوم ہے کہ جب فرعون نے ان لوگوں کو یعنی
بنی اسرائیل کو جانے دیا تو یوں ہوا کہ خدا نے انہیں راہبری نکی کہ وہ فلسطین کی راہ سے جاویں اگرچہ وہ
نزدیک کی راہ تھی کیونکہ خدا نے کہا کہ مبادا کہ وے لوگ بسبب اتفاق لڑائی دیکھکے پشیمان ہو ویں اور مصر کو

پھر جاویں بلکہ خدا نے اُن لوگوں کو دیکھا کہ فارس کے دشمن کی طرف بھی انتہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یار ان سب کی جان باز
ہو جانے پر تیار تھے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے انھوں کو تلوار سے جنگ کرنے کا حکم کیا سوائے اسکے توریت کی چوتھی سفر کے اکتیسویں
باب کے تیسرے فقرے میں لکھا ہے کہ موسیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ بعضے تم میں سے قتال کے لئے ہتھیار باندھیں اور مدیانیوں کا سامہنا
کریں تا کہ یہوواہ کے لئے مدیانیوں سے انتقام لیں بنی اسرائیل کے ہر فرقے سے ایک ایک ہزار جنگ کرنے کو بھیجو سو ہزاروں
بنی اسرائیل میں سے ہر فرقے سے ایک ہزار سپرد کئے گئے سو بارہ ہزار جو لڑائی کے لئے مسلح تھے اور موسیٰ نے ان کو العازر
کاہن کے بیٹے فینحاس کے ساتھ کر کے لڑائی پر بھیجا اور مقدس کے ظروف اور پھونکنے کے نرسنگے اسکے ہاتھ میں تھے انھوں
نے مدیانیوں سے لڑائی کی جیسا یہوواہ نے موسیٰ کو فرمایا تھا اور سارے مردوں کو قتل کیا اور انھوں نے ان مقتولوں کے
سوا اوی اور رقم اور صور اور حور اور رابع کو جو مدیان کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام
کو بھی تلوار سے قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کیا اور ان کے مواشی اور چارپایوں اور ان کا
اور سب اسباب کچھ لوٹ لیا اور انکے سارے شہروں اور گھروں اور محلوں کو پھونک دیا اور انھوں نے ساری غنیمت
اور سارے اسیر انسان اور حیوان لئے اور موسیٰ اور العازار کاہن اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت پاس خیمہ گاہ میں موآب کے
میدانوں میں لے آئے جو اریحا کے مقابل ہیں قیدی اور غنیمت اور لوٹ لائے تب موسیٰ اور العازار کاہن اور جماعت
کے سارے سردار ان کے استقبال کے لئے خیمہ گاہ سے باہر گئے اور موسیٰ لشکر کے رئیسوں پر اور ان پر جو ہزاروں کے
سردار تھے اور ان پر جو سیکڑوں کے رئیس تھے جو جنگ کر کے پھرے تھے غصہ ہوا اور ان کو کہا کہ تم نے سب عورتوں
کو جیتا رکھا دیکھو یہ بلعام کے کہنے سے فغور کی بابت یہوواہ کے آگے اسرائیل کے گنہگار ہونے کا باعث ہوئیں جس کے سبب
یہوواہ کی جماعت میں وبا آئی سو ان بچوں کو جیتے لڑکے ہیں سب کو قتل کرو اور ہر ایک عورت جو مرد کے ساتھ سوئی ہو
ہی جان سے مارو لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کے ساتھ سونا نہیں جانتی ہیں ان کو اپنے لئے زندہ رکھو اور اسی باب کے چھبیسویں
فقرہ میں لکھا ہے کہ تو اور العازار کاہن اور جماعت کے سردار مل کے سارے انسانوں اور حیوانوں کا جو غنیمت میں آئے ہیں
شمار کرو اور غنیمت کے برابر دو حصے کر کے ایک ان کو جو جا کے لڑے اور ایک ساری جماعت کو دو انتہی ظاہر ہے کہ محمد نے تو
عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کروایا تھا اور گھروں کو جلانا جائز رکھا تھا پس میاں خادم آپ ہی کے ہندوستان تمہارے
ہی قول سے لازم آتا ہے کہ یہ جنگ بھی دنیا کی طمع کے لئے تھا اور بڑی بیدادی تھی سو موسیٰ کی رسالت بھی باطل

اوی و رقم

ہو گئی طرفہ یہ ہے کہ تمہارے یہان کے مورخون نے بھی لکھا ہے کہ عیسوی بادشاہون نے باوجود انجیل مین کسی کا قتل جائز نہ ہونے
کے یہود کے ساتھ جنگ و جدل کر کے اپنے دین کو رواج دیا پس معلوم ہوا کہ دین عیسوی کا رواج بھی جنگ ہی سے
ہوا ہے اور تمہارے مسیح نے بھی لوگون کو بڑی طمع دکھلا کے اپنے دین مین ملایا تھا کیونکہ جو کوئی بیمار اپنی شکایت
انکے پاس لاتا تھا تو پہلے اسکو کہدیتا کہ اپنے پر ایمان لا جب ایمان لاتا تو اسکو چنگا کرتا چنانچہ انجیل کے بہت سے مقامون
مین یہ تقریر مذکور ہے لوگ تو بیمار ہی سے صحت پانا بڑی نعمت جانتے اور طبیب کے گھر دور سے جا کے اپنا حال ظاہر کرتے
اور اسکے کہے کو مانتے ہین کیونکہ جیسا خوف جان کا ہے ویسا ہی مرض سے بھی ہے پس اس طرح سے تمہارے مسیح
پر ایمان لائے ہین پس تمہارے مسیح کا دین بھی خدا کا دین نہین ہو سکتا کیونکہ ظلم و طمع کا ٹھہر گیا ہے مگر جبان بعد موسی اور عیسی
علیہما السلام کی نبوت کے قائل ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر بن جانا صرف گمراہی
ہے اور ادنی شعور مند پر ظاہر ہے کہ کافران محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے باوجود سبب ان پر ایمان
لانے تو سب طرح سے فرمانبردار بلکہ اپنے خویش و اقارب کافرون کے قتل پر بھی مستعد ہو جاتے تھے پس یقین
باطن ہی سے دین پر قائم تھے اگر باطن ہی سے منکر ہوتے تو البتہ قابو پا کر ان کو مار ڈالنا ممکن نہین تھا بلکہ
آسان تھا کیونکہ ہر شخص بے اٹکے آپ کی حضور تنہائی مین حاضر ہو سکتا تھا اور آپ تنہا گھر یا اور کسی کے ساتھ
تشریف فرماتے تھے اب میان خادم آئین کرستان سنا چاہئے کہ تمنے اپنے رسالے کو چھ حصے کرکے پانچ حصون مین
اعتراضات مذکورہ کو بیان کیا اور چھٹون حصے مین انہی باتون کے خلاصے کے ساتھ اور کچھ بڑھا کے لکھدیا ہے
اسلئے ہم بھی صرف انہین زائد باتون کا جواب لکھدیتے ہین خادم آئین کرستان کا قول عیسائی
سارے نبیون کے معتقد ہین اور انکے صحیفون کو خدا کا کلام سمجھ کر انپر عمل کرتے ہین اقول یہ بھی تمہارا صرف
جھوٹھا دعوی ہے کہ تم اپنی انجیل ہی پر عمل نہین کرتے پھر دوسری کتابون کا کیا ذکر ہے کہ انجیل کے پانچوین باب کے
انتالیسوین فقرے مین لکھا ہے پر مین تم سے کہتا ہون کہ شر سے مقابلہ نکرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ
مارے تو دوسرا بھی اسکی طرف پھیر دے اور اگر کوئی چاہے کہ عدالت مین تجھ پر دعوی کرکے تیری قبا اتار لیوے کرتہ بھی
اسے دے ڈال اور جو کوئی تجھ سے قرض مانگے اس سے منہ نہ موڑ انتہی بھلا ان نصیحتون مین سے کسی ایک نصیحت پر بھی
تمہارا عمل ہے سو بتلائیے بلکہ برخلاف اسکے اور ہی کچھ کرتے ہو اور توریت کے سفر التکوین کے سترھوین باب

کے نوین فقرے مین مرقوم ہی کہ پہر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو جو ہی میرے عہد کو قایم رکھ اور تیرے بعد تیری اولاد نسلاً بعد نسلٍ
سو میرا عہد جو میرے ساتھہ اور تیرے بعد تیری نسل کے ساتھہ ہی جسے تم قایم رکھو گے یہہ ہی کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ ختنہ
کروائے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کٹواؤ اور وہ میرے اور تمھارے بیچ عہد کی علامت ہوگی اور تم مین آٹھہ دن کے لڑکے
کا یعنی تمھارے قرنون مین ہر ایک لڑکے کا خانہ زاد ہو یا زر خرید اور ان سب پردیسی لڑکون کا جو تیری اولاد نہین
ہی ختنہ کیا جائیگا لازم ہی کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمھارے جسمون مین عہد ابدی
ہوگا اور وہ فرزند نرینہ جو نامختون ہو جسکے بدن کی کھلڑی کٹی ہو وے اپنے قوم سے کٹ جاوے کہ اسنے میرا
عہد توڑا انتہی دیکھیے اللہ تعالی نے ابراہیم کو ختنہ کے لیے کیسی تشدید کی ہی اور ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم
کو اپنے اور فرزندون پر جاری کیا اور موسی علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو ختنہ کے لیے تاکید کیا ہی پر تمنے اسکے خلاف
ختنہ موقوف ہی کر ڈالا پہر دعوی یہہ کہ اگلی کتابون پر ہمارا عمل ہی اور سفر الاحبار کے گیارھوین باب کے ساتوین فقرے
مین لکھا ہی اور خنزیر کہ کھر اسکا چرا ہوا ہی پر وہ جگالی نہین کرتا وہ تمھارے لیے ناپاک ہی اسکے گوشت تم مت
کھاؤ اور اسکے لاشون کو نہ چھوؤ کہ یہہ ناپاک ہی تمھارے لیے اور اسی باب مین بہت سے جانور جنکا کھانا حرام ہی مذکور
ہین پر تم کسیکو حرام نہین جانتے اور سفر الخروج کے بائیسوین باب کے پچیسوین فقرے مین لکھا ہی کہ اگر تو میرے لوگ مین
سے جس کسی کو جو تیرے آگے محتاج ہی کچھہ قرض دیوے تو اس سے بہت تقاضا مت کر اور اس سے سود مت لے انتہی مگر تم
عیسویان سود کو شیر مادر سمجھتے ہو اور جس معاملت مین سود کا داخل نہین تو اسکو ترک کرتے ہو یعنے [illegible]
قبول نہین کرتے اور پینتیسوین باب کے دوسرے فقرے مین مرقوم ہی کہ چھہ دن تک کاروبار کیا جاوے اور ساتوان دن تمھارے
لیے روز مقدس یہوواہ کی راحت کا سبت ہوگا جو کوئی اس مین کام کریگا مار ڈالا جائیگا تم سبت کے دن اپنے گھرون
مین آگ مت جلاؤ انتہی تمنے تو سبت کی حرمت کو برخلاف توریت کے اٹھا دیا ہی غرض توریت مین بہت سے
احکام ہین کہ جن پر عیسویان عمل نہین کرتے اور نسخ کے بھی قایل نہین تعجب کہ باوجود اسکے عہد عتیق کو بطلان پذیر اور
عیب دار ٹھہرایا ہی چنانچہ پولس نے عبرانیون کے مکتوب کے ساتوین باب کے اٹھارھوین فقرے مین لکھا ہی کہ پس اگلا حکم
اسلیے کہ کمزور اور بے فایدہ ہی بطلان پذیر ہی اس شخص کے ایسے بے ادبانہ کلام کو اور اسی طرح اسکی بے ڈھنگی
باتون کو جو آگے مذکور ہونگی دیکھیے اور یہہ بھی جانیے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ صاحب شریعت

جدید مین قدیم شرعون کے حق مین کبھی ایسا نفرمایا بلکہ ایسا کہنے سے منع کیا اور اسکو نکما کہنے ...
کیا ہے کہ اگلی شریعتون کی حکمون کی مدت ہوچکی اب میری شریعت کا حکم ہی اور آٹھوین باب ...
مین لکھا ہی کہ اگر وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو دوسرے جگہہ کی تلاش نہوتی اور تیرھوین سطر مین لکھا ہی کہ
جب اسنے کہا کہ ایک نیا کرتا ہی تو اسنے پہلے کو پرانا کیا اور جو پرانا اور کہنہ ہوا سو فنا کے نزدیک ہی ...
یہی کہ ... مین ... شرعون فقرے کی رو سے یعنی توریت اور دین موسوی ... ناسخ ہی ...
انبیا کی کتابون کے چنانچہ اس بات پر تمام نصاری کا اجماع ہی باوجود اسکے بے شرعی اور بے دینی ...
... عہد عتیق کی کمزوری اور بطلان بدیہی و عیب دار ہی اور قابل فنا ہونے کو ظاہر کرکے دعوی آپ دلیل
رکھتے مین کہ نصاری کو عیسی کی وساطت سے آیا عہد جدید ملا ہی کہ شریعت موسوی پر عمل کرنے کی مطلق حاجت
نہین چنانچہ پولس کے مکتوبون مین یہہ بات جابجا مندرج ہی اور وہ عہد جدید کا مذکور انبیا کی کتابون مین آیا
ہی سو صاف دلالت کرتا ہی کہ وہ عہد عتیق کا ناسخ ہوگا چنانچہ پولس نے عبرانیون کے آٹھوین باب کے آٹھوین
فقرے سے بارھوین فقرے تک ... ہوتا سیا کے اکتیسوین باب سے نقل کیا ہی سو عبارت یہہ ہی دیکھ وے دن آتے ہین
کہ ... اسرائیل کے گھرانے اور یہودا کے خاندان کے لئے ایک نیا وثیقہ ٹھہراؤنگا اور یہہ اس وثیقہ کی مانند ہوگا جو
... کیا تھا اس دن جب مین انکا ہاتھ پکڑ کے انھین مصر سے نکال لاؤن ٹھہرایا اسواسطے کہ وے
میرے وثیقہ پر قائم نرہے ... مین نے انکا اندیشہ نکیا خداوند یون فرماتا ہی بلکہ یہہ وثیقہ جو مین اسرائیل
کے گھرانے ... ان دنون کے بعد ٹھہراؤنگا کہ مین اپنے قانونون کو انکے فہمون مین ڈالونگا اور انھین انکے دلون کی
لوحون پر لکھونگا اور مین انکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور کوئی اپنے ہمسایہ کو اور کوئی اپنے بھائی
کو نہ کہیگا کہ تو خدا کو پہچان کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک سب مجھے پہچانینگے مین انکی برائیون پر رحم کرونگا اور انکے
گناہون اور انکی بے دینی کو کبھی یاد نہ کرونگا انتہی اس عبارت کے تامل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عہد جدید
نصرانیت نہین کیونکہ نصرانیت تو تابعداری عہد عتیق کی ہی کیونکہ عیسی اپنے ہی قول سے توریت کے ناسخ نہین
بلکہ تابع ہین چنانچہ اپنی عمر بھر دین موسی کے تابع رہے اور خادم آئین کرستان خود دعوی کرتا ہی کہ عیسائی
... نبیون کے معتقد ہین اور ان کے صحیفون کو خدا کا کلام سمجھکر ان پر عمل کرتے ہین پھر یہہ عہد جدید

ہی وہین کلام ہی جو تابع ہی دین موسوی کا جو توریت اور انجیل کا

خادم ائین کرہستان کا قول

محمد گناہ کی بخشایش کے متعدین عاصیون کو بغیر سزا
کے چھوڑ دینے سے اللہ تعالی کو غیر منصف ٹھہراتا ہی اگرچہ خدا کے کلام سے ثابت ہی کہ گناہون کی سزا سے فرشتے نہ
بچے بلکہ بہشت سے دوزخ کی تاریکی کے عذاب مین ڈالے گئے اور اگرچہ اللہ تعالی نے گناہ کے سبب سے نوح کے
زمانہ مین طوفان سے جہان کو غارت کیا اور کنعان کی ولایت کے کئی شہرون کو آسمان سے آگ و گندھک برسا کے
خاکستر کیا سو باوصف ان سبھون کے محمد نے گنہگارون کو بغیر سزا کے بخشا کر خدا کی صداقت کو باطل کیا مگر
شریعت کو اللہ تعالی پورا کرے تو وہ صادق القول کیونکر ٹھہرے مگر انجیل مقدس مین خبر دی ہی کہ اللہ
تعالی نے کیونکر صادق ہی اور کس طرح وہ گنہگارون کو بخشیگا کیونکہ گلا . الی کے ۳ باب ۱۳ مقام مین لکھا ہی
کہ عیسی مسیح گنہگارون کی عوض لعنتی ہوا کہ ہم لوگ اسکے سبب خدا کے آگے راستباز ٹھہرین انتہی ـ

محمدی کا جواب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم گناہون کی سزا پانیکے باب مین اپنی امت کو بہت سا ڈرایا ہی بلکہ آیات و احادیث
جو اس باب مین وارد ہین سو اسکا ہزارون حصہ بھی تمہاری انجیل مین مذکور نہین لیکن جو گناہ کہ کفر سو اسکی
سزا عذاب ابدی ہی اور کفر کے سوا دوسرے گناہون کو اللہ تعالی مختار ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے اور تمہاری
تقریر سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کفر اور غیر کفر کے سب گناہون پر سزا ہی دیتا ہی سو اللہ تعالی کی صفت
جو غفور و رحیم ہی اسکا تم انکار کرتے ہو حالانکہ تمہاری ہی توریت کے سفر العدد کے چودھوین باب کے اٹھارھوین فقرے
مین مرقوم ہی یہوواہ بڑا صابر اور بڑا رحیم ہی گناہون اور خطاؤن کا بخشنے والا اور انجیل کے بیان سے بھی پایا
جاتا ہی کہ بعضے گناہ ان بخشے جاوینگے اور بعضے نہین چنانچہ متی کی انجیل کے بارھوین باب کے اکتیسوین فقرے
مین لکھا ہی کہ اسلیئے مین تم سے کہتا ہون کہ لوگون کا ہر طرح کا گناہ اور کفر بخشا جائیگا مگر کفر جو روح قدس
کے مقابلے مین ہو آدمی کو بخشا نجائیگا اور جو کوئی ابن آدم کی بدگوئی کرتا ہی یہہ اسے بخشا جائیگا پر جو کوئی
روح قدس کی بدگوئی کرے یہہ اُسے بخشا نجائیگا نہ اس جہان مین نہ آنے والے جہان مین انتہی اور جو تمنے
لکھا ہی کہ شریعت اور انجیل مین فرمایا ہی لعنت اس شخص پر جو خدا کی ہر بات پر عمل نہین کرتا انتہی مسیح

ہی کہ تمہارے مسیح نے شریعت کے برخلاف جو سب گنہگاروں کے کفارے میں لعنتی ہو گیا سو تمہارے قول سے وہ بھی لعنتی
ہی کیونکہ کسی دین میں یہ نہیں کہ ایک کی سزا دوسرے کو دے کر گنہگار کو چھوڑ دیں چنانچہ حزقیل کے اٹھارھویں فصل
کے مضمون کا خلاصہ یہہ ہی کہ بیٹا باپ کے ظلم کے گناہ میں گرفتار نہیں اور باپ بیٹے کے گناہ کے ظلم میں گرفتار
نہیں راستباز کی راستی وہی راستباز کو ہی گناہگار کی بدکاری گنہگار ہی کو ہی انتہی یہہ ترجمہ ہی عبری عہد
عتیق کا اور عقل کے رو سے بھی بڑی بے انصافی ہی پھر وہ عادل و حکیم مطلق جل شانہ و تقدس بے حساب خلقت
کی سزا ایک فرد کو کس طرح دیتا خصوص نبی کو جو اہل ضلالت کی ہدایت کے لیے پیدا کیا گیا ہی پس تمہارے مسیح اور
تمہیں نے اللہ تعالی کو ظالم اور نا انصاف بنایا ہی اور نادان بھی معاذ اللہ جب امت کا نبی لعنتی ہو تو اسی کی
نجات متصور نہیں پھر اسکے امتیان بطریق اولی ملعون ہونگے سو کیونکر نجات پا سکینگے اور تمہارے ہی عقیدے کے موافق
وہ تو لعنتی ہو کے سبھوں کو نجات دے چکا پھر یہہ لعنتی صورت قیامت کے دن جہان کی نجات کے لئے آنا کیا
فائدہ جو تمہاری انجیل میں اور تمہارے اگلے قولوں میں مذکور ہی پایا جاتا ہی کہ ابلیس ملعون ہی مسیح کے روبرو
میں آکے تم عیسویوں کو ان باتوں میں جو لکھا دے کے برے ملعون بنا چکا ہی افسوس صد افسوس تم لوگ جیسا
دنیاے مردار کے حاصل کرنے میں عقل کامل رکھتے ہو ویسا دین کی تحصیل میں بھی عقل سلیم رکھے ہوتے تو
اسقدر گمراہ نہ بن جاتے اور سوا اسکے محرفوں نے عوام کو دھوکا دینے کے لئے ایسی فریبی باتیں لکھے ہوتے
تا تمہارے بھید نہ کھلتے اور اپنے ہاتھوں سے آپ فضیحت و رسوا نہ ہوتے تمنے یوسف نجار کے بیٹے کو ملعون ٹھہرا
کے اپنے ہی نجات کی راہ نکالی ہی سو اسمیں تین قباحتیں لازم آتی ہیں ایک تو تمہارے ہی زعم سے وہ بیچارہ بے گناہ
ہی باوجود اسکے تمنے اسپر ملعونی کا اطلاق کیا دوسرا یہہ کہ اللہ تعالی نے تمہارے عقیدے سے گنہگاروں کے واسطے
اسی بے گناہ اکلوتے بیٹے کو صلیب چڑھوا کے تین روز دوزخ میں ڈالا گنہگاروں کے عوض میں بے گناہ کو
عذاب دینا ظلم صریح ہی تیسرا یہہ کہ وہ تشخص درمیان آکے بات جاتی بلا اپنے سر پر ڈال لیکے گنہگاروں کو بے
عذاب چھڑا دیا یہہ بھی بقول تمہارے بے انصافی ہی چنانچہ تمنے کہا کہ محمد نے گنہگاروں کو بغیر سزا اسکے
بخش کر خدا کی صداقت کو باطل کیا واہ رے خادم آئین کرستان یہہ وہی مثل ہی کہ ہاتھوں مینہدی
پانوؤں مینہدی اپنے لچھن اوروں دینہدی اب ذرا انصاف سے غور کیجیے کہ تمہارے ہی کتابوں کے رو سے

تمھارا عیسیٰ مسیح وہی ہے کہ کنواری کے پیٹ سے نہیں جنا گیا اور اسکی ماں یوسف نجار سے بیاہی گئی تھی سخن مختصر کہ
وہ یوسف نجار کا بیٹا تھا چنانچہ یونی تیرین کرستان اور یہودی صاف کہتے ہیں اور متی اور لوقا کی انجیل
بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہی اور اُن کے حیلے حوالے کچھ کام نہیں آتے باوجود اسکے وہ شخص خدا کا بیٹا
کہا یا تھا اور صلیب پر کھینچا جا کے چلا چلا کے ڈر سے عذاب سے اپنی جان دی اور شریعت کے خلاف گنہگاروں
کے عوض آپ لعنتی ہو کے نجات دیچکا لہذے ابلیس کا سا دھوکھا دے کے تم سبھوں کو جہنم کے بیچ کندے
کر ڈالا ہی بلکہ وہ لعنتی ابلیس ہی ہوگا جو ایسا بڑا دھوکھا دے گیا ہی اور تمھاری مقدس کتابیں بھی تحریف
و تصحیف سے بھری ہوئیں اور مختلف الاقوال ہیں اور سچے عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے ہمیں جنکے اوصاف ہمکو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں اور ہمنے اُن کی تصدیق کی اور اسی مسیح نے اپنی امت کو محمد پر ایمان
لانے کا اشارہ بشارہ کیا ہی چنانچہ سیل نے ترجمہ قرآن میں برنا باس کی انجیل سے اس مذہب کے مضمون
کی روایت لائی ہی لیکن تمھارے بڑوں نے اس برنا باس کی انجیل کو چھپا ہی ڈالا اور جہاں اسکو پاتے
ہیں تو اسکا انکار کرتے ہیں پس تم سچے مسیح کے امتی ہو تو مسیح علیہ السلام کے فرمانے موافق بجا لاؤ یعنے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق جان کے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ پڑھ کر اور دل سے تصدیق کرکے مومن پاک بن جائیے اور اپنی
عاقبت اچھی کر لیجئے اور قرآن مجید جسکا ایک شوشہ تک نہ بدلا گیا ہی اسکو اللہ کا کلام جانئے اور اللہ و رسول
کے کلام پر عمل کیا کیجئے نہیں تو سیدھے جہنم میں چلے جاؤگے اور وہاں نپٹ گر گڑا کے پچتاؤگے تمھارا لعنتی
مسیح وہاں کچھ کام نہ آویگا کہ وہ خود ایک بڑا سا لعنتی جہنم کا بن جاویگا سنو میاں دم آئین کرستان ہم تو
اپنا حق ادا کر چکے یعنے حق بات تھی سو کہہ چکے اب آگے تم مختار ہو چاہو تو مانو چاہو نہ مانو اگر مانوگے تمھارا ہی بھلا
ہوگا نہیں تو اپنے تئیں کھوؤ گے ان سے دین محمدی کا کچھ نہ بگڑیگا - الٰہی اپنے سب بندوں کو دین حق کی توفیق دے
آمین یا رب العالمین بحرمت سید المرسلین خاتم النبیین -

تمت بالخیر

اور سبھوں
کو معلوم رہے کہ عیسائی ہمیشہ اپنی کتابوں کو بدل بدل کے مارے مارے ترجمے کر چھپوایا کرتے ہیں تو پھر چند روز
کے بعد وے اگلے نسخے نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور جس نے ان نسخوں سے سندوں کو نکال لکھ دیا ہی سو وہ جھوٹھا

ہین یا ہلی اسلئیے ہمنے مسیحیون جن جن نسخون کی سندون کو اس رسالے مین ذکر کیا ہی سو ان نسخون کی فہرست بھی لکھ دی ہی تاکہ جو چاہے
ان کتابون کو بہم پہنچاکر دیکھ لے۔ فہرست ۔ اول توریت مقدس اور نوشتے انبیا یعنے عہد عتیق اور
عہد جدید کا ترجمہ جو عربی زبان مین چھاپا گیا ہی سنہ ۱۸۱۱ عیسوی کا۔ دوسرا عربی ترجمہ انہین کتب کا لندن مین چھاپا
گیا ہوا چھاپے خانہ مین چارلس واطس کے سنہ ۱۸۲۲ عیسوی مین۔ فارسی ترجمہ توریت کے پانچ سفر کا جسکو ٹیلر صاحب
نے عبرانی سے فارسی زبان مین ترجمہ کیا ہی اور کلکتے کے چھاپے خانے مین سنہ ۱۸۳۳ مین چھاپا گیا ہی۔ ہندوستانی ترجمہ
پہلی جلد کا یعنی پیدائش سے ملوک تک جو عبرانی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا گیا ہی اور سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین کلکتے مین چھاپا ہوا ہی۔
عربی ترجمہ عہد جدید کا سنہ ۱۸۳۶ مین چھاپا گیا ہوا اور دوسرا ایک عربی ترجمہ سنہ ۱۸۱۶ عیسوی مین کلکتے کا چھاپا ہوا۔
فارسی ترجمہ عہد جدید کا جو ہنری مارٹن قسیس نے اعانت سے میرزا سید علی شیرازی کے دار العلم شیراز مین اصل یونانی سے ترجمہ کیا ہی
اور سنہ ۱۸۱۶ عیسوی مین مطبع ہندوستانی مین چھاپا گیا ہوا۔ ہندوستانی ترجمہ عہد جدید کا ہنری مارٹن قسیس نے اعانت سے میرزا فطرت کے
اصل یونانی سے زبان ریختہ مین ترجمہ کیا ہی اور سنہ ۱۸۱۹ عیسوی مین چھاپے خانہ مین چارلس واطس کے چھاپا گیا۔ عربی ترجمہ زبور کا
جو سنہ ۱۸۲۶ عیسوی مین چھاپا ہوا۔ ہندوستانی ترجمہ زبور کا جو بیبل سوسیٹی کی اعانت سے اصل عبرانی سے اردو زبان مین ترجمہ
ہو سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین سیرامپور کے چھاپے خانہ مین مطبوع ہوا۔ فارسی ترجمہ زبور کا جو ولیم گلن قسیس نے عبرانی سے فارسی مین ترجمہ کیا اور
لندن مین سنہ ۱۸۳۰ عیسوی مین مطبع چارلس واطس کے چھاپا ہوا۔ فارسی ترجمہ اشعیا نبی کے صحیفے کا جو سنہ ۱۸۳۴ عیسوی مین لندن مین چھاپا ہوا
صلوۃ الجماعت کی کتاب اور دسکریمنتون کے دستور اور دوسری رسمین اور تکلیفات کلیسیا کی جو اردو زبان مین کلکتے کے بیچ ترجمہ ہوئی اور
حکیم مولوی عبد المجید کے اہتمام سے سنہ ۱۸۳۶ عیسوی مین تیسری بار مطبوع ہوئی۔ صلوۃ الجماعت اور سکریمنتون کے دستور جو
انگلستان کا ستانا فارسی مین اعانت سے میرزا علی رضا کے ترجمہ کرکے سنہ ۱۸۳۳ عیسوی مین کلکتے کے چھاپے گئی۔ رسالہ مختصر
گرجے مین نماز و دعا کا لندن مین چھاپا گیا ہوا سنہ ۱۸۱۲ کا۔ مجموعہ چار انجیل کا جو ہندوستانی مین بابت قسیست مسیح
او ٹیری سوسیٹی مین کلکتے کی سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین چھاپا گیا ہوا۔ انکے سوا اور کئی کتابین کرستانون کی انگریزی
مین جو انکی بیبل کی شرحین اور فرہنگین اور تاریخین اور جو اشتہار ہین سو ان کے سمجھنے والون کی اعانت سے مناسب
مقامون کی تحقیقات تیسرے کرکے اس کتاب مین داخل کر دیے جنکی تفصیل طول طویل ہی منصف کو اتنا ہی بس ہی نا منصف
کم بختون کو سمجھانے کا قصد محض ہوس ہی